ذخیرہ محمد موسیٰ

۲۳/۶۶

زبدۃ المعاصرین

اثر

سید میر حسین الحسینی شیرازی

باہتمام

محمد باقر

لاہور، ۱۹۹۶ء

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ

پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



Marfat.com

39254

فہرست مندرجات

شمارہ	موضوع	نویسندہ	صفحہ
۱ -	معرفی زبدۃ المعاصرین	محمد باقر	۱—۱۵
۲ -	زبدۃ المعاصرین	سید میر حسین الحسینی شیرازی	۱۹—۲۰۰
۳ -	خطبۂ صدارت (بتقریب یوم تاسیس سال ۹۶)	ملک خدا بخش وزیر تعلیم	۱—۱۳

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

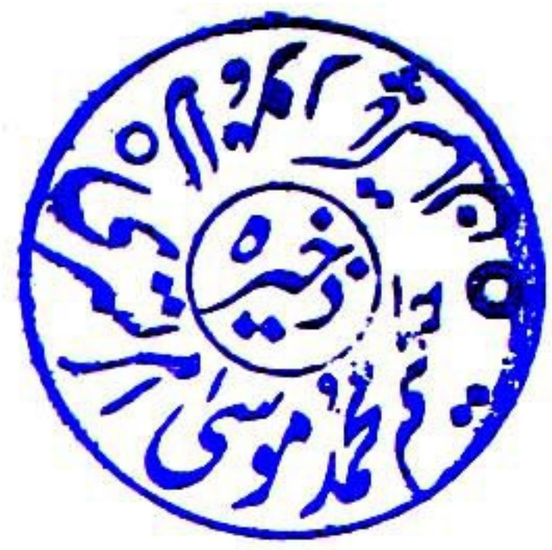

زبدة المعاصرین

اثر

سیّد میر حسین الحسینی شیرازی

باہتمام

محمّد باقر

لاہور، ۱۹۶۶ء

Marfat.com

PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

تعارف

احوال سید میر حسین الحسینی

وادی سندھ صدیوں سے گوناگوں ثقافتوں کا گہوارہ بنی رہی ہے اور معروف ماضی قریب تک اس سرزمین میں ایرانی زبان اور ایرانی طرز معاشرت کو جو مقبولیت نصیب ہوئی اس کا واضح ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ سندھ کے عوام سے لے کر اہل دربار اور تاجداروں نے فارسی زبان کو اپنے خیالات کے ذریعۂ اظہار کے طور پر استعمال کیا ۔ مورخوں نے سوانح اور تاریخ فارسی میں ترتیب دی ۔ ادبا نے نثری کاوشیں اسی زبان میں پیش کیں اور شعراء نے ادبی ذوق کی تسکین کے لئے فارسی میں شعر لکھے ۔ چنانچہ اس وقت تک سندھیوں کا ترتیب دیا ہوا فارسی نظم و نثر کا گرانبہا ذخیرہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ شکل میں محفوظ ہوچکا ہے۔ فارسی زبان اور ایرانی معاشرت کی عوامی مقبولیت کا دور سندھ کے آخری آزاد حکمرانوں کے عروج کے ساتھ ترقی کی انتہا تک پہنچا اور جب ان

Marfat.com

کی حکومت کا چراغ ٹمٹمانے لگا تو اس ادب و معاشرت کی حیات درخشاں کی لو بھی تھرتھرانے لگی ۔

یہ حادثہ اُنیسویں صدی عیسوی کے نصف اول میں پیش آیا جب انگریزوں نے سندھ کے آخری آزاد حکمرانوں کو شکست دے کر سندھ کو ملکۂ انگلستان کے مقبوضہ ہندوستان کے ساتھ ملا لیا۔ واقعات کی تصویر کچھ یوں ملتی ہے کہ سندھ کے کلہوڑا حکمران خاندان کے بعد سندھ پر تالپروں کی حکومت کا آغاز ۱۷۲۳ عیسوی میں ہوا ۔ اس خاندان کی شاہی سلطنت کے بانی **میر فتح علی خان تالپر** نے تخت نشینی کے بعد خیرپور اپنے چچا **میر سہراب خان** اور میرپور خاص اپنے چچیرے بھائی **میر تھارو خان** کو بخش دیا ۔ سندھ کا بیشتر علاقہ اس نے اپنے پاس رکھا اور اپنے تین بھائیوں **میر غلام علی خان**، **میر کرم علی خان** اور **میر مراد علی خان** کے ساتھ مل کر اس پر حکومت کرنے لگا۔ چونکہ یہ بھائی ایک دوسرے سے بڑی مہر و محبت سے پیش آتے اور ان کے عہد میں سلطنت کو بہت استحکام حاصل ہوا اس لئے یہ **چار یار** کے نام سے معروف ہوئے ۔ ان کی حکومت کی مدت یوں معین کی گئی ہے:۱

میر فتح علی خان	۱۷۸۲—۱۸۰۱ء
میر غلام علی خان	۱۸۰۲—۱۸۱۲ء
میر کرم علی خان	۱۸۱۲—۱۸۲۸ء

---

۱ - رک: مہران جو موجون مرتبہ سید حسام الدین راشدی ، ص۶۴ اور Sadarangani, Dr.H.I., *Persian Poets of Sind*, p.148.

Marfat.com

میر مراد علی خاں ۱۸۲۸—۱۸۳۳ء

ھمارے مؤلف **میر سید حسین الحسینی** کا تعلق اسی چار یاری کے آخری دو امیروں یعنی **میر کرم علی خان** اور **میر مراد علی خان** سے ھے - **میر سید حسین الحسینی** بن محمد حسن مجتہد کا خاندان دراصل قزوین سے متعلق تھا - لیکن یہ خود کربلائے معلیٰ میں پیدا ھوئے - ان کی تاریخ پیدائش کسی تذکرہ نویس نے نہیں لکھی- لیکن ان کی اپنی مثنوی **الہی نامہ** (جو ۱۲۲۹ ھجری قمری ۱۸۱۴ میلادی کی تصنیف ھے) میں یہ شعر درج ھے:

چل و پنجسالت بباطل گذشت　　بباطل پی خدمت دل گذشت

اس حساب سے ۱۱۸۴ ھجری قمری (۱۷۷۰—۱۷۷۱ میلادی) ان کا سال تولد بنتا ھے -

ان کے والد چونکہ شیراز چلے آئے اور مستقل طور پر وھیں رھنے لگے اس لئے انہوں نے اپنے خانوادہ کو بھی عراق عرب سے ایران بلا لیا اور **میر حسین** بھی شیراز چلے آئے - یہیں ان کی ابتدائی تعلیم ھوئی اور یہیں انہوں نے معقول و منقول کی معلومات سے اپنے آپ کو آراستہ کیا - تذکرہ نویسوں کا بیان ھے کہ آپ نے کافی سیاحت کی اور شیراز آ کر حاجی مرزا **ابوالقاسم** متخلص بہ **سکوت** کے ارشاد اور دستگیری سے مستفیض ھوئے - ان کے والد اب شیراز میں عالم اور مقتدا کی حیثیت سے زندگی بسر کر رھے تھے - ان کے والد کی وفات ۱۲۴۰ ھجری (۱۸۲۴— ۱۸۲۵ میلادی) میں ھوئی اور آپ ان کی جگہ رئیس اھل شریعت و طریقت قرار پائے - معلوم ھوتا ھے کہ سیاحت اور گردش کے بعد آپ

Marfat.com

کو شیراز میں زیادہ لمبی عمر بسر کرنے کا موقع نہ ملا ۔ کیونکہ ۱۲۴۹ ہجری قمری (۱۸۳۳ - ۱۸۳۴ میلادی) میں آپ کی وفات ہوئی ۔ آپ کا تخلص **حسینی** تھا اور تذکرہ نویسوں کی روایت کے مطابق اس خانوادہ کا انتساب حضرت امام حسین علیہ السلام سے نہیں تھا ۔ صرف اپنے نام محمد حسین کی رعایت سے انہوں نے یہ تخلص اختیار کیا تھا ۔

آثار حسینی

ایران میں اب تک ان کے جو آثار دریافت ہوئے ہیں وہ ایک منظوم خمسہ پر مشتمل ہیں ۔ یہ فارسی میں لکھی ہوئی پانچ عرفانی مثنویاں ہیں، جن کی تفیصل مندرجہ ذیل ہے :-

۱ ۔ اشترنامہ
۲ ۔ الہی نامہ
۳ - مہر و ماہ
۴ - وامق و عذرا
۵ - وصف الحال

اور انہیں **خمسۂ حسینی** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ ان میں سے تین مثنویاں **اشتر نامہ**، **مہر و ماہ** اور **وامق و عذرا** شیراز میں شایع ہو چکی ہیں ۔ اور باقی دو کے خطی نسخے تہران کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں ۔ **مجمع الفصحا** کا مؤلف **رضا قلی ہدایت** جو ان سے ملا بھی تھا، لکھتا ہے کہ ان کی نظمیں اور غزلیں ضائع ہو گئی ہیں ۔

Marfat.com

تذکرہٴ زبدۃ المعاصرین

تعجب انگیز امر یہ ہے کہ ایران میں حسینی کی تالیف تذکرۂ **زبدۃ المعاصرین** کا کسی کو علم نہیں ۔ اور اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس کے صرف دو ہی نسخے تیار ہوئے جو حسینی کے اپنے قول کے مطابق اُس نے **میر کرم علی خان** اور **میر مراد علی خان** کو بھجوا دیئے ۔ حسینی کی سیاحت ہند کا ذکر بھی کسی تذکرہ نویس نے نہیں کیا ۔ قیاس کہتا ہے کہ یہ سیاحت اُس کی آخری سیاحت تھی اور ۱۲۴۰ ہجری قمری میں عمل میں آئی ۔ جس کے معاً بعد وہ یہ تذکرہ لکھنے میں مشغول رہا ۔ تذکرہ کا نقشہ تیار کرنے اور تالپروں کے دربار میں پہنچنے کا ذکر وہ اسی تذکرہ کے دیباچہ میں یوں کرتا ہے :

> ”چنین گوید راوی این حکایات پراگندہ و ناقل این روایات فریبندہ اقل عبادالله **میر حسین الحسینی** که مدتی در خواطر این فقیر میگشت که نسخه ای در باب شعرای جدید فراهم آورد و ورقی چند در احوال مطابق لطایف و مقالات و غرایب حالات ایشان در سلک تحریر کشد لیکن بواسطهٔ موانع متنوع از نوایب روزگار و صوارف لیل و نهار این معنی در حیز تعویق می افتاد ۔ تا در این ایام که داخل سنهٔ هزار و دویست و چهل هجریست آنکه این ذرهٔ فنی بنا بر تقدیرات ربانی و تائیدات سبحانی از دارالملک **شیراز** صانها الله

Marfat.com

عن الافات رخت بستر سفر دریا را
عازم وجازم و بفضل ربانی خداوند قدیر
و بیادبان فضل معلم چنبر سفینهٔ وجود را
از بحر بیکران بساحل سلامت کشیده
به مضمون آنکه ، بیت :

ز شیراز سالی سفر ساختم سفینه بدریا در انداختم
ز عمان سوی سند راهم فتاد گذر بر در بادشاهم فتاد

براهنمائی توفیق و همعنانی بخت فیض خدمت
. . . . . میر کرم علی خان
و میر مراد علیخان تالپر ادام الله
ایام جلالهما و اقبالهما مشرف و
بمجلس رفیع او توسل جسته[1] . . . "

سمندر کے راستے مؤلف غالباً کراچی پہنچا ہوگا اور وہاں سے حیدر آباد پہنچا ہوگا کیونکہ تالپروں کا دارالحکومت یہی تھا۔ اس زمانے میں تالپروں کے ایران سے کیا روابط تھے اس کا ایک ہلکا سا خاکہ زبدة المعاصرین کے مؤلف نے تالپروں کا ذکر کرتے ہوئے یوں کیا ہے :

"دایم الاوقات چون شوق مطالعهٔ کتاب
و کلام الله المجید دارند هر ساله ایلچیان
صاحب الملک بجهة تمام نمودن مجلدات
کتاب و قران روانهٔ دارالعلم شیراز
و سایر ولایات ایران مینمایند "[2]

---

۱ - زبدة المعاصرین ، برگ ۴ -
۲ - زبدة المعاصرین ،برگ ۵ ب-

Marfat.com

گمان غالب یہ ہے کہ تالپروں کی معارف پروری اور ان کے دربار میں ہنرمندوں کی عزت افزائی کی شہرت ہی **حسینی** کو یہاں کھینچ کر لائی - اور جب دربار میں اُسے باریابی نصیب ہوئی تو میر کرم **علیخان** نے پوچھا : افکار ابکار ملیح گویان فارسی سے ہمارے لئے کیا تحفہ لائے ہو ؟ **حسینی** چونکہ خالی ہاتھ پہنچے تھے - اس لئے انہوں نے نہایت خوبصورت جواب دیا : جوہریوں کے بازار میں موتی اور عطاروں کی دکان پر مشکناب لے جانا مناسب معلوم نہیں ہوتا - اور صرف یہ شعر پڑھ دیا :

با دست تہی آمدہ ام زانکہ نزیبد
جز دست تہی تحفہ خداوند کرم را

لیکن مؤلف بیان کرتا ہے کہ جب میں وطن مالوف میں واپس پہنچا تو میں نے یہ تذکرہ لکھا اور میر صاحب کی خدمت میں بھجوا دیا[1] -

زبدۃالمعاصرین کے نسخے

علمی دنیا سے **زبدۃ المعاصرین** کا اولین تعارف اُستاد گرامی مرحوم پروفیسر ڈاکٹر شیخ **محمد اقبال** نے کرایا، جنہوں نے اس کا ایک خطی نسخہ اُستاد گرامی **حافظ محمود شیرانی** صاحب

---

۱ - رک : زبدۃالمعاصرین، برگ ۵ ، ۶ ؛ مجمع الفصحا، ج ۲ ص ۹۵ ؛ طرائق الحقائق، ج ۳ ص ۱۶۰ ؛ ریحانۃالادب، ج ۱ ص ۳۲۶ ؛ الذریعۃالی تصانیف الشیعۃ، ج ۲ ص ۲۸۴ ؛ فہرست کتابخانۂ سپہسالار، ج ۲، ص ۵۰۹ ؛ فہرست کتابخانۂ مجلس ج ۲ ص ۱۴۱ ؛ روضات الجنات، ص ۱۰۸ ؛ مقدمۂ آقای حاج میرزا عبدالحسین ذوالریاستین جانشین حسینی بر سہ کتاب از خمسۂایشان -

Marfat.com

کے کتابخانہ میں دیکھا ۔ انہوں نے اس خطی نسخہ میں سے چند شاعر عورتوں کے متعلق معلومات جمع کر کے نومبر ۱۹۳۳ء کے اورینٹل کالج میگزین میں ایک مقالہ بعنوان ''فارسی کی بعض شاعر عورتیں اور ان کا کلام'' سپرد قلم کیا ۔ اس وقت تک زبدۃالمعاصرین کا صرف یہی نسخہ معروف تھا ۔ اسے **اسماعیل شیرازی** نے ۱۲۴۰ھ یعنی سال تالیف میں ہی مؤلف کی درخواست پر لکھا ہے ۔ یہ ایک نہایت نفیس اور کامل نسخہ ہے جس کے ہر حصے کے آغاز میں منقش اور مذہب ریزکاری سے سر لوح تیار کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ ہر صفحے پر آبی، سنہری اور قرمزی حاشیے موجود ہیں ۔ عناوین قرمزی ہیں ۔ اس نسخے کی ضخامت ۱۹۸ برگ ہے[1] ۔ اور برگ ۱۲۶ پر تاریخ کتابت رجب المرجب ۱۲۴۰ بھی درج ہے ۔ یہ نسخہ اب دانشگاہ پنجاب کی ملکیت ہے ۔ اور ہم اس کے لئے ''نسخۂ د'' کا اختصار استعمال کریں گے ۔ راقم کا خیال یہ ہے کہ **حسینی** نے یہی نسخہ شیراز سے بھجوایا تھا ۔

اب تک **زبدۃالمعاصرین** کے صرف دو ہی نسخے معلوم ہوئے ہیں اور دوسرا نسخہ محب مکرم جناب پیر سید **حسام‌الدین راشدی** ڈائرکٹر سندھی ادبی بورڈ کی ملکیت ہے ۔ آپ نے یہ نسخہ میری درخواست پر مطبوعہ نسخہ کی تدوین اور مقابلہ کے لئے مجھے عنایت فرمایا ہے ۔ اس نسخہ کو ''نسخۂ ر'' کے نام سے یاد کیا جائیگا ۔ **راشدی** صاحب کے نسخہ سے پہلا ورق آفتاد ہے ۔ اور درمیان کے چند اوراق کو بھی صدمہ پہنچا ہوا ہے

---

۱ ۔ فی صفحہ اوسطاً ۱۴ سطر ، طول ۲۲ سانتیمتر، عرض ۱۴ سانتیمتر شمارہ ۱۵۰۲ ۔

Marfat.com

چون قطره درای اندرین بحر — خود را بمحیط آشنا کن
گر طالب گنج لایزالی — در کنج دلست دیده وا کن
مردانه ز خویشتن برون آی — رو بر در کعبه رضا کن
بگذر ز خودی خود چه منصور — رو بر سر دار این ندا کن

در کعبه و صومنات مائیم
عالم صفتند و ذات مائیم

ما مهر سپهر لامکانیم — بیرون ز جهات جسم و جانیم
مفتاح رموز گشت ما را — مجموعهٔ سر کن فکانیم
در هر نظری بصیر و بینا — گویا بزبان این و آنیم
هستیم خراب و لاابالی — از خلق کناره در میانیم
در خلوت خواص عشق همدم — با سید آخر الزمانیم
در هیچ دری رهش نباشد — آنرا که ز خویشتن برانیم
چون سایل زار با دل خویش — گوییم بهر زبان که دانیم

در کعبه و صومنات مائیم
عالم صفتند و ذات مائیم

تمت الخیر

نمونه‌ی صفحه‌ای از کتاب زبدة‌المعاصرین
نسخه‌ی خطی متعلق بکتابخانه‌ی دانشگاه پنجاب

Marfat.com

Marfat.com

جس سے کچھ حصہ خراب ہو گیا ہے ۔ اس نسخے کی تقطیع وہی ہے جو دانشگاہ پنجاب کے نسخے کی ہے ۔ اور اس کی ضخامت ۳۸۲ صفحات ہے ۔ خط الگ ہے اور کاتب کا نام درج نہیں ۔ نسخے کے متن سے الگ خط اور روشنائی میں آخری صفحے (۳۸۲) پر یہ عبارت درج ہے :

"حسب‌الامر سرکار فلک اقتدار خورشید اشتہار عدالت شعار جہان مدار شوکت آثار امیرالاعظم و خاقان المکرم حضرت ظل اللہ میر مراد علی‌خان تالپر دام اقبالہ وضاعف اللہ اجلالہ العالی تحریر شد ۔

تحریر سنہ ۱۲۴۰ فیشہر رجب‌المرجب"

غالباً میر کرم علی‌خان تالپر کو جب حسینی کا تحفہ ملا تو دوسرے بھائی میر مراد علی خان تالپر نے اپنے لئے یہ نسخہ حیدر آباد میں تیار کرایا ۔ چنانچہ اس میں سر لوح کی تذہیب اور تشعیر سازی ایرانی نسخہ کی طرح نہ کی جا سکی ۔ حاشیوں میں بھی دو کی بجائے صرف ایک پر اکتفا کی گئی ۔ لیکن ایک اعتبار سے اس نسخہ کی اہمیت بہت ہے کہ اس کے قصاید کے آغاز میں (ص ۳۰۷) میر شہداد خان تالپر کی مندرجہ ذیل مہریں لگی ہوئی ہیں ، جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ نسخہ بھی تالپروں کے شاہی خاندان کے قبضہ میں رہا ہے :

۱ - شہداد خان[1]

۱۲۴۷ھ

---

۱ - میر شہداد خان تالپروں کی دوسری چار یاری کے سربراہ

(بقیہ فٹ نوٹ اگلے صفحے پر)

Marfat.com

۲ - خاک پای مرتضی شهداد خان
۱۲۴۰ھ

۳ - ارجمند از یاری ختم‌الرسل شد در جہان
خاک نعلین امیرالمومنین **شہداد خان**
۱۲ ہجری

۴ - ایک اور مہر بھی جو پڑھی نہیں جا سکی - اس پر ۱۲۵۴ ہجری کی تاریخ ہے -

اس نسخے کے آخری صفحے ۳۸۶ پر میر مراد علی خان کی بھی ایک مہر ثبت ہے - اور اس کے صفحات ۲۴ اور ۱۱۸ کے حاشیوں پر الگ خط اور روشنائی سے مندرجہ ذیل غزلیں درج ہیں

(پچھلے صفحے کا فٹ نوٹ)

میر نور محمد خان کے صاحبزادے اور میر مراد علی خان کے پوتے تھے- عمر کے آخری حصہ میں اُن پر انگریزوں نے یہ الزام لگایا کہ وہ انگریزوں کی فیکٹری کو حیدر آباد (سندھ) میں آگ لگانا چاہتے ہیں - اُن پر کپتان اینس (Captain Ennis) کے قتل کا بھی شبہ کیا جاتا تھا - ان وجوہ سے انگریزوں نے اُنہیں سورت ملک بدر کر دیا - لیکن ہندوستان کے اُس وقت کے گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی نے اُن پر مقدمہ چلانے کے بعد اُنہیں با عزت طور پر بری کر دیا - اس کے بعد انہیں کلکتہ بھیج دیا گیا جہاں دیگر جلاوطن تالپری میر مقیم تھے - یہیں ۱۸۵۷ء میں اُن کی وفات ہوئی - وہ فارسی کے شاعر تھے اور حیدری تخلص کرتے تھے -

(رک : مہران جو موجون، ص ۹۵ و Dr. Sadarangani, *Persian Poets of Sind p. 237*

Marfat.com

جو داشگاہ پنجاب کے نسخے میں موجود نہیں ۔

غزل میر صاحب میر مراد علی خان تالپر دام اقباله

زدل صبر برد است و آرام را
چگویم من آن نازک اندام را
بجز لعل شیرین نخواهم شکر
بگویند آن یار خوش نام را
ز رخ زلف مشکین بپالا فگن
مپوشان رخ ماه گلفام را
چنان تیر مژگان زدی بر دلم
که حسرت شود لچهمن و رام را
کرم میر روشن جهان کرم
ازو روشنی آل بهرام را
علی را حمایت شه دین بود
زنم پشت پا دور ایام را[1]
* * * * *
ماه من همچو هیر پیدا شد
دل من همچو رانجه شیدا شد
.... عشق پدم کهن گشته
رتن از باز نو هویدا شد
..... نشد وصال وی
عشق با دیگرش هویدا شد

---

۱ ۔ دانشگاہ پنجاب کے نسخے میں میر مراد علی خان کا نام مؤلف نے شعرا کی فہرست میں درج کیا ہے لیکن کتاب کے متن میں ان کے کلام کا انتخاب درج نہیں کیا ۔

Marfat.com

. . . . . ره عشق همچو مجنونم
ماه من بر مثال لیلا شد
. . . . . از جهان حکایت عشق
باز وامق شکار عذرا شد
. . . . . بدستم داد
دل ز آئینه تر مصفا شد
. . . . . بینی بچشم علی
. . . . . دو چشم بینا شد

زبدة المعاصرین کے مطالب

تذکرۂ **زبدة المعاصرین** کا آغاز ایک دیباچه سے هوتا هے جس میں مؤلف نے نہایت اختصار سے اُن شعراء کے حالات درج کئے هیں جن کا کلام وہ اس تذکرہ میں شایع کرنا چاهتا هے ۔ اور دیباچه کے اختتام کے قریب شرح احوال سے صرف نظر کر کے صرف نام لکھنے پر اکتفا کی هے ۔ کتاب غالباً بہت جلدی مین ترتیب دی گئی هے اور یہی وجه هے که دیباچه کی فہرست میں جن شعراء کے نام گنوائے گئے هیں اُن میں سے مندرجه ذیل شعراء کے کلام کا انتخاب شامل تذکرہ نہیں کیا گیا :

۱ - ترابی جہرمی
۲ - رضا قلی بیگ کاشی
۳ - میرزا عبدالکریم طہرانی
۴ - میر مراد علی خان تالپر
۵ - محمد پیر خان
۶ - آقا محمد رضایی درویش شیرازی

Marfat.com

اسی طرح بعض شعرا کا نمونۂ کلام صرف ایک آدھ رباعی[1] پر مشتمل ہے ۔ دیباچہ کے بعد دونوں نسخوں کی ترتیب مطالب میں تفاوت ہے ۔ یہاں دونوں کے مطالب کی تفصیل درج کی جاتی ہے :

نسخۂ د کی ترتیب

۱ ۔ دیباچہ : برگ ۱ ب تا ۹ ب ۔
۲ ۔ غزلیات : برگ ۱۰ ب تا ۱۲۶ الف ۔
۳ ۔ قصاید : برگ ۱۲۷ ب تا ۱۶۶ الف ۔
۴ ۔ ترجیعات : برگ ۱۶۶ ب تا ۱۷۴ ب ۔
۵ ۔ رباعیات : برگ ۱۷۵ ب تا ۱۹۷ ب ۔

نسخہ ر کی ترتیب

۱ ۔ دیباچہ : ص ۱ تا ۱۵
۲ ۔ غزلیات : ص ۱۶ تا ۲۵۵
۳ ۔ ترجیعات : ص ۲۵۶ تا ۲۷۱
۴ ۔ رباعیات : ص ۲۷۴ تا ۳۰۶
۵ ۔ قصاید : ص ۳۰۸ تا ۳۸۲

---

۱ ۔ ملاحظہ ہو : جعفر تبریزی ۔ جعفر کرمانشاہانی ۔ آقا حسین یزدی ۔ عباس میرزا ۔ آقا محسن اصفہانی ۔ آقا محسن چاپلاغی ۔ آقا محمد اصفہانی ۔ آقا محمد ابراہیم بواناتی ۔ آقا محمد ابراہیم مروی ۔ محمد تقی طہرانی ۔ میرزا محمد حسین تبریزی ۔ محمد رفیع خان مرودشتی ۔ میرزا محمد علی قوجانی ۔ محمد علی خان ۔ خواجہ محمد لاری ۔ محمد نبی خان بصرہ ای ۔ محمد ولی میرزا ۔ آقا محمد ہاشم یزدی ۔ مرتضی قلی خان گنجہ ۔

Marfat.com

دونوں نسخوں کے متن میں بھی کہیں کہیں فرق ہے - اور یہ فرق حواشی میں واضح کر دیا گیا ہے -

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اصل نسخے میں مندرجات کی ترتیب یہ ہے کہ دیباچہ کے بعد بطریق حروف تہجی ہر ایک ردیف کی غزلیات یکجا جمع کی گئی ہیں - پھر انہی یا ان میں سے چند شعرا کی ترجیعات کی ایک جگہ جمع آوری کی گئی ہے اور پھر قصاید اور رباعیات بالترتیب ایک جگہ پیش کی گئی ہیں - اس طرح نہ صرف ایک شاعر کا کلام مختلف اصناف میں بٹ گیا ہے بلکہ غزلیات مختلف ردیفوں میں بھی تقسیم ہوگئی ہیں - نتیجہ یہ ہے کہ کسی شاعر کے کلام کا کامل انتخاب کسی ایک جگہ دستیاب نہیں ہوتا-

راقم نے زیر نظر نسخہ میں اس ترتیب کو بدل دیا ہے - یعنی دیباچہ کے بعد ہر ایک شاعر کا کامل انتخاب تخلص کی الفبائی ترتیب سے درج کردیا ہے - اوو اصناف اور ان کی ترتیب میں نسخۂ دانشگاہ کی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے- یعنی انفرادی طور پر ہر ایک شاعر کا کلام غزل ، قصیدہ ، ترجیع بند اور رباعی کی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے - اور ہر ایک صنف میں اصل نسخہ کا تقدم و تاخر پیش نظر رکھا گیا ہے -

اس تذکرہ میں ۱۱۲ شعرا کا ذکر ہے - لیکن انتخاب کلام صرف ۱۰۶ شعرا کا درج کیا گیا ہے - جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :

۱ - ہندی شاعر	۷
۲ - ایرانی شاعر	۸۹
۳ - ایرانی شاعرات	۱۰
	۱۰۶

Marfat.com

Marfat.com

سیاه نامهٔ اعمال من سفید آور — مباد بیم برو بندهٔ که شد مشهور

اگر چه نیست از آنم هراس و بیم ولیک — اهانت است بمولا بضرب عبد غیور

غبار درگه تو آبروی حشمت ماست — هلد ز دست ز دامان اگر کسی ساطور

منم سوار سخن نی بزین رستم قدخش — چو زال چرخ نزاده چنین پسر پرهور

گذشته رایت بکرم ز قندهار و هرات — رسیده نوبت تسخیر کابل و لاهور

فکند غلغله در قلب قلب لشکر خصم — شکست سلم بروم و گریخت عسکر تور

باوج نظم بلندم ظهیر پس فطرت — به پیش بینش کرکس چه تنگ چشمی مور

تو را بقافیه سنجی چه کار ای احمق — چه بکر زاد تو داوست بکر باد فجور

ز شاعران جهان و سخنوران کهن — گرفته ایم بمداحی علی منشور

گهرفشان چه شود خامه ام بصفحهٔ بزم — برشتهٔ حور کشد گوش و سرشته دستور

چکد طراوت آب حیات از قلمم — صفای شیر مصفا بجام شهد شعور

بعین راستی آرد جلای کحل بصر — بچشم کج نظران جای کحل غوزهٔ شور

بجز توجه روح القدس ضمایر پاک — بگشت حاصل و پس نکتهٔ ز بحر بحور

مهیمنا به بزرگی و کبریائی و ذات — بعز احمد و حیدر بر اکفان سحور

یکی صحیفهٔ اعمال و ظلتم منکر
گرفته در شط کوثر سیاه نامه بشور

من کلام جناب سعادت مآب میرزا رحیم خراسانی تخلص بیدل

نمونه‌ی صفحه‌ای از کتاب زبدة‌المعاصرین
نسخه‌ی خطی متعلق بکتابخانه‌ی پیر سید حسام‌الدین راشدی

Marfat.com

ھندی شاعر وھی ھیں جن سے غالباً مؤلف ھندوستان کی سیاحت کے دوران میں ملا ھے یا یہ وہ لوگ ھیں جو تالپروں کے دربار سے متعلق تھے - مثلاً منشی صاحب رای آزاد جو تالپروں کے وزیر خزانہ تھے -

چند شعرا کے متعلق دیگر تذکروں سے مفید معلومات حاصل ھو سکی ھیں - اُن کو حواشی میں مختصر طور پر درج کر دیا گیا ھے -

اس موقع پر مجھے اپنے گرامی قدر دوست پیر سید حسام الدین راشدی صاحب کا شکریہ بالخصوص ادا کرنا ھے کہ آپ نے زبدۃ المعاصرین کا اپنا خطی نسخہ ایک طویل عرصہ کے لئے میری تحویل میں دے دیا - اور اس نسخہ کی مدد سے میں بہت سی مشکلات حل کرنے میں کامیاب ھوا - علاوہ ازیں آپ نے میری ھر درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ھوئے مجھے وہ کتابیں اور رسالے بہم پہنچائے جن سے استفادہ کرنے کے بغیر یہ کتاب شایع نہ ھو سکتی - میں آپ کی ان تمام نوازشات کے لئے از حد ممنون ھوں -

محمد باقر
ماڈل ٹاؤن (لاھور)
۲۵ مئی ۱۹۶۶ء

Marfat.com

Marfat.com

زبدة المعاصرين

اثر

سید میر حسین الحسینی شیرازی

با هتمام

محمد باقر

Marfat.com

Marfat.com

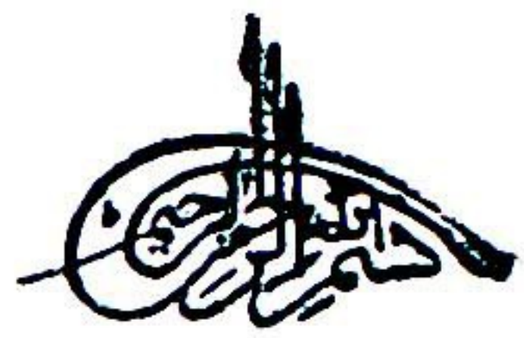

دیباچه

مطلع و مقطع هر سخن نام نامی ناظمی را در خور است که بنظمی خجسته قصاید فراید دهور و غزلیات شهور را در دیوان عالم امکان ترکیب کرده و بوجهی شایسته رباعیات فصول و مثنوی لیل و نهار بتربیت آورده ـ یگانه که سخن طرازی فصحاء را بر حسن و شمایل خوبان داعی جز وصف جمال اوست و نکته پردازی موزونان را که مشاهدهٔ شواهد جلال اوست :

گر سر جمالش نشدی رهبر عاشق
در وصف غزالان غزل خوش که سرودی

در لغت جلالش نشدی رهبر ما او
شاهان جهان را به بیانش که ستودی

Marfat.com

و درود نامعدود بر منتخب مجموعهٔ وجود و حسن مطلع دیوان شهود، خاتمهٔ کتابت رسالت، حسن مقطع بذل نبوت را خاتم الانبیاء و المرسلین، فصیح بیانی که ناطقهٔ الهام پذیرش از عالم غیب عالم سخن سراست و منطوقه و ماینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی دلیل اثبات این مدعا ـ بر دفتر جلالش تورية یک رقم و در مصحف جمالش انجیل یک ورق ـ اگرچه مایهٔ شاعری را شارعی بمشرع جاهش بیدلی و بی صاحب دیوان محشر است و رجوع خلق بمامن شفاعتش بند ترجیعی مختصر و مروضی رضی و اولاد امجاد او را که هر یک مصحف هدایت را آیتی اند و ظهور لطف ازل را بر سبیل صراحت کتابتی، این همایون نسخه که نا سخ نسخ بلغاست محسنه که باقی کتابات و فصحا گوئی بی خطا خطهٔ خطاست که غزال کلک مشکین از خطوط دلکش در او ریخته یا آسمانی را که عقد پروین را دران رشتهٔ انعقاد گسیخته مریم آسا بمسیحائی معانی دل نشین است یا مریم آسای از لولوی نکات شورانگیز شیرین شاهدیست پریوش، که عالمیان را دیدهٔ تماشایی دران حیرانست و حلاوت کلامش مصداق هذا عذب فرات سائغ و شرابه ترجمان گلزار همیشه بهاریست که آبش بواسطهٔ قلم از چشمه سار حیوان جاریست و گردش هر دائره و شکنج هر حرفی شواهد دلفریب معانی را بمنزله غمازی ـ انوار معانی در سواد سطورش چون ظلمات چشمهٔ حیوان و سواد حروفش در بیاض صفحه همچو خط پر چین مه رویان مرغزاریست که از روح پاکان هزارش لاله زار است یا شکر ستانی که از الفاظ نمکین مسیر طوطیان شیرین گفتار، بیت :

Marfat.com

سخن کوته از زادهٔ طبع شاه
که ذاتش مآب است و عرفان پناه

همایون کتابی که درجی ز در
شده از گهر های تحقیق پر

درو هم غزل درج وهم مثنوی
هم اسرار صوری وهم معنوی

شده طالع از مطلع هر غزل
فروغی بتاثیر صبح ازل

بود پایهٔ این سخن بس بلند
کی آنجا رسد وصف ما را کمند

تعریف این کلام معجز نظام که ثانی آیات سبحانیست و غیرت الفاظ ربانیست از احاطهٔ امکان ما بیرون است و از حوصلهٔ خامهٔ سیاه زبان افزون - همان به که راه عجز و قصور پوید و مناسب مقام را از گفت افسر جوید، بیت:

هر چند که این سخن بسی بی ادبیست
اما چه نظز کنی نه خود بوالعجبیست

این نکتهٔ دلکشا و فرقان را فرق
اینست که این پارسی و آن عربیست

بر لؤلؤ بیان تنقیت امور بحر الدرر دانش و غواصان گوهر اندوز عمان بینش که جوهریان رشتهٔ کمالند و گوهرشناسان بحر لآلی افضال مخفی نماناد که حضرت سپهر منزلت ناظم نظم الله اموره فی الدارین در اول ریعان ریحان جوانی که اوان متابعت مواحش نفسانیست شاهد ذات را بمحامن کمالات آراسته و حسنای وجود

Marfat.com

را از خصایل رذایل پیراسته از افاضهٔ فیوضات الهی و یمن تربیت عاطفت نامتناهی مظهر جمال ازلی و مظهر جلال لم یزلی خسروی که دین نبوی از مظاهرتش قوی گشته و ذات پاکش کاشف اسرار صوری و معنوی فرد :

سلیمان حشمتی جمشید جاهی سکندر شوکتی والا پناهی

نظام الملة والدین صلی الله فی الارضین السلطان ابن السلطان

فتح علی شاه قاچار دام الله مدت خلافته :

نتوان گفت مدح ازین بیشش
که خدا خواند سایهٔ خویشش

حق بود همچو شخص او سایه
سایه از شخص می برد پایه

همچنان هر چه ء ایزد متعال
دارد از معنی جمال و جلال

پرتو ظل آن بـــود پیدا
از دل و دست آن شه والا

گر ز اطناب پرسم و تطویل
کنم او رایگان یگان تفصیل

لیکن آنجا که فکرت صافیست
این اشارت که می رود کافیست

جامع جمیع فنون هنر گشته و از هر علمی کماهی بهره ور - عبارات منثوره اش را کانهن الیاقوت و المرجان در و مرجان بهاست و کلام درر نظام منظومه اش را که قرطهٔ گوش مزد مرجان پاکان فدا ، نظم:

39254

Marfat.com

کم کسی بر سریر جاه و جلال
همچو او کرده اکتساب کمال

مشکل حکمت از کلامش حل
منطق او بیان هر مجمل

راه مشائیان ازو واضح
نور اشراقیان ازو لایح

در ریاضی چه شد قدم فرسای
شد ریاض ریاض خلد آرای

فضلا از این که توصیف را نگارش این‌گونه گذارش تطویل بلاطائل و تحصیل حاصل است خامه را طاقت تحریر نیست و ناطقه را قدرت تقریر المدح فی حقه اذ الا صفاته المدح در حقیقت خورشید را حاجت شنودن نیست و روز روشن را احتیاج بوصف نمودن نی، مآثرالفضل فیه غیرها فیه و الشمس و اکثر آن مخفی علی الامم :

این شرح بی نهایت کز وصف شاه گفتم
حرفیست کز هزاران اندر عبارت آمد

دائما طلب به امر تیغ جهانگیرش چون ابروی خوبان آخته ود و سنان دلریش او چون قامت نیامتان افراخته، دشنه‌اش با همه آبداری بخون عدو تشنه بود، زبان معجز بیانش در اسکات خصم زبان کشیده ندارد - از دشنه گرد معارک را بسی بسرمهٔ سلیمانی راحج نمودی و مناسب حال را السیف و الخنجر ریحاننا اف علی‌الرجس والاس شراسا من دم اعداء سرودی - باکثرت مشاغل جهانبانی و گیتی جدایی و فرط مهام فرمان روایی مجال نظم آرایی نداشته و بالطبع همت والا بدین فن شریف بگماشتی، ولی چون خورشید

Marfat.com

منیر در نور پاشی ناچار است و بحر ذخار در گهر رانی بی اختیار گاهی از بحر طبع کرامت میغ لـآلی نظم کامثال اللولو المکنون بکنار آوردی :

پریرو تاب مستوری ندارد
درش بندی ز روزن سر برآرد

مدتی این منظومات بدیعه مانند لـآلی منشوره پریشان بود و چون اوراق گل پراگنده و افشان، اینک آویزهٔ گوش قدسیان و تعطیر مشام روحانیان مجتمع آمد ـ همین کلام خجسته پی وصف بلاغت خویش گواهست و مستغنی از توصیف السنه و افواه : کآفتاب آمد دلیل آفتاب ـ اما بعد محمد سید الثقلین الکونین و الفریقین من العرب و العجم و بر آل و اولاد و عترت و احباب او باد ـ چنین گوید راوی این حکایات پراگنده و ناقل این روایات فریبنده اقل عبادالله **میرحسین الحسینی** که مدتی در خواطر این فقیر می گشت که نسخه در باب شعرای جدید فراهم آورد و ورق چند در احوال لطایف و مقالات و غرایب حالات ایشان در سلک تحریر کشد، لیکن بواسطهٔ موانع متنوعه از نوایب روزگار و صوارف لیل و نهار این معنی در حیز تعویق می افتاد ـ تا درین ایام که داخل سنهٔ **هزار و دویست و چهل هجریست** آنکه این ذرهٔ فانی بنا بر تقدیرات ربانی و تائیدات سبحانی از **دارالملک شیراز** صانها الله‌تعالی عن الـآفات رخت بسته سفر دریا را عازم و جازم و بفضل ربانی خداوند قدیر و بیادبانی فضل معلم چنبر سفینهٔ وجود را از بحر بیکران بساحل سلامت کشیده به مضمون آنکه، بیت :

ز شیراز سالی سفر ساختم
سفینه بدریا در انداختم

Marfat.com

ز عمان سوی سند راهم فتاد
گذر بر در پادشاهم فتاد

براهنمایی توفیق و هم عنانی بخت فیض خدمت جهانبان گیتی ستان، قدر قدره مشتری سعادت قمر طلعت بهرام صولت خلاصهٔ ماء وطین، رونق افزای شرع و دین شیرازه بند اوراق ملک و ملت، سفیدهٔ صبح صادق فتح و نصرت، ممتاز شیوهٔ ملک داری، شقه طراز علم تاجداری، جامع اصول فضل و کرم، هادی فروغ محاسن و شیم، جمشید دربانی که جم از جامداران بزم خدمت ایشانست و سکندر از آینه سازان دیار معدلت او - در دفتر خانهٔ عامرهٔ همتش افراد محاسبه حاتم‌طائی طی، کاخ قصرش شهرت عدل عدالت کسری خشتی در زیر و از عطر سایی مروتش نافهٔ مشک خانه نشین عرصهٔ هند بباد التفات سحابش دامن‌گیر، دریا و لعل بدخشان را از رشک خون دل از گلگونهٔ چهره سپید از هیبت شوکتش رنگ از روی مردم روم و فرنگ پریده و از پاس سطوتش عارض زنگ سیاه رنگ گردیده - نیزه دار کوکبهٔ جلالش سماک رامح و خنجر گذار معرکهٔ جدالش سعد ذابح از منطقه بندان خدمت اندیشش یکی دو پیکر و از کمان‌کشان سعادت کیشش یکی سعد اکبر در بیت السرور لطفش زهره بحنابندی کف‌الخضیب مشغول؛ المطلع السعدین و مجمع البحرین میرکرم‌علی‌خان و میرمراد علی خان تالپر ادام الله ایام جلالهما و اقبالهما مشرف و بمجلس رفیع او توسل جسته حقا که باوجود احتشام و حکومت دایما بفضیلت کوشیده و بارباب فضل و کمال را هم صحبت صاحب طبع کریم و ذهن مستقیم واهب‌العطایا بروزگار دراز چون ایشان مظهری سرفراز و گردون بقرنها چنین سروران را بسریر عزت بنشاند - تعریف آفتاب نمودن و در فضیلت مشک ناب اطناب کردن

Marfat.com

جهل است ـ مجلس منیع شان مقصد فضلاست و درگاه رفیع شان مرجع ضعفاء و باب کرم شان در بر رخ نیاز مندان کشاده و طبع لطیف شان متکفل مهام مسلمانان و باوجود تدبیر ملک و ملت دایماً بفضلی و علم اشتغال دارند ـ و جلیس ایشان جز نیکو طیعی و فاضلی نیست و انیس خواطر شان جز اهل دلی نه ـ بعد از صحبت بسیار استفسار فرمودند که از اشعار شعرای شیرین زبان و افکار ابکار ملیح گویان فارسی چیزی برسم ارمغان آورده‌ای که مذاق جان طوطی صفتان شکرستان هند را از شهد حلاوتش شیرین و مشام خورده بینان ممالک سند را از شمیم مشک بیز و از نکهت دل آویزش معطرسازد؟ معروض داشتم لؤلؤ در بازار جوهریان و مشکناب بدکان عطاران بتحفه بردن نیکو ندانستم و باین بیت اختصار کردم، بیت:

بادست تهی آمده ام زانکه نزیبد
جز دست تهی تحفهٔ خداوند کرم را

چون بوطن مالوف باز آمدم از هرگوشه توشه‌ای و از هر خرمنی خوشه‌ای و از هر نوع گلی دسته فراهم آورده و او را **بزبدة المعاصرین** نام نهادم که بجهة آن خداوندان فضل و کمال برسم ارمغان برده باشم ـ اکنون از نظر کیمیا اثر آن صراف سخندانی و گلچین گلستان معانی آنکه یعنی عنایت و نظر عاطفت در وی نگریسته چهرهٔ معایبش بنقاب عفو در پوشیده حمل بر استحضار این ذرهٔ بیمقدار نفرمایند ـ والسلام علی من اتبع الهدی و من الله التوفیق و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و عترته الطاهرین المعصومین سیما علی ابن ابی طالب امیر المومنین و یعسوب الدین و قاید غرالمحجلین صلوات الله و سلامه علیه وعلیهم اجمعین ابی یوم الدین ـ

مجمرهٔ اول در ذکر واشعار فصحای متقدمین و در ذکر احوال

Marfat.com

شاه و شاهزادگان هر دیار و امرای عالیمقدار وغیره و تخلص هر یک بطریق حروف تهجی نوشته شده است و بالله التوفیق ـ

پادشاه جمجاه ملایک سپاه السلطان ابن السلطان **فتح علی شاه** قاچار پادشاه ممالک ایران و در کمالات صوری و معنوی آراسته و از عمر شریفش پنج سال گذشته ـ پادشاهان جم جاهان ملایک سپاهان فریدون حشمتان **میر کرم علی خان** و **میر مراد علی خان تالپر** دایم الاوقات چون شوق مطالعه کتاب و کلام الله المجید دارند هر ساله ایلچیان صاحب کمال بجهت تمام نمودن مجلدات کتاب و قرآن روانه دارالعلم شیراز و سایر ولایات ایران مینمایند ـ نواب کامگار سپهر رکاب شاهزاده **محمد علی میرزا** حاکم کرمانشاهان متخلص **بدولت** در سنه هزار و دویست و سی و هشت بعد از مراجعت از فتح بغداد در پل ذهاب که مابین عراق عرب و عجم میباشد برحمت ایزدی پیوسته ـ نواب والا شاهزاده **علی نقی میرزا** حاکم قزوین است متخلص به **والا** و سی و پنج سال از عمر شریف او گذشته، الحال در حیات میباشد ـ نواب کامیاب **ابراهیم خان اعما** متخلص **بمینا** در دارالعلم شیراز میباشد ـ **فتح علی خان** کاشی متخلص به **صبا** ملک الشعرای ایران و از عمر او شصت سال گذشته ـ **میرزا رحیم** خراسانی متخلص **بیدل** طبیب پادشاه جمجاه ملایک سپاه میباشد ـ **حاجی اکبر نواب** متخلص به **بسمل** ندیم بندگان سکندر شان دربان **حسین علی میرزا** فرمانفرمای ممالک فارس و از عمر او چهل سال گذشته ـ **میرزا کوچک** متخلص **بوصال** مجموعهٔ کمالات است، هفت قلم را بسیاز خوب می نویسد و از عمر او چهل و سه سال گذشته ـ **آقا جونی** حاکم قیر و گازرین بسن هفتاد سالگی رسیده در سنه هزار و دویست و سی و پنج برحمت

Marfat.com

خدا رفته - **محمد مهدی خان** مازندرانی متخلص **بشحنه** داروغهٔ ولایت شیراز و از عمر شریفش چهل و پنج سال گذشته - **میرزا گلشن** اصفهانی از دارالسلطنهٔ اصفهان در دارالعلم شیراز نشو و نما یافته و از عمر شریفش هشتاد سال‌گذشته بعالم بقا شتافت - **کربلایی جعفر شیرازی** متخلص **مطبوع** و از عمر شریفش سی و دو سال گذشته در سنه هزار و دویست و سی و چهار بعالم بقا شتافت - **میرزا رضا** اصلش از قریه ترشیز محال خراسانست متخلص به **مهجور** و از عمر او چهل و پنج سال گذشته در دارالسلطنه طهران به تحصیل کمال مشغول است - **حاجی حسین** اصلش از دارالعلم شیراز **عامی** تخلص از زارعان شیراز میباشد[1] و در سنه هزار و دویست و سی و شش به عالم بقا رحلت نمود - **میرزا سید علی** اصلش از درالعلم شیراز خط شکسته را بسیار خوب می نویسد و چهل و هفت سال عمر شریفش گذشته حال ساکن شیراز میباشد - حاجی **محمد رضا** اصلش از بلدهٔ کرمان متخلص به **کوثر** و از عمر شریفش چهل و هشت سال گذشته ساکن شیراز میباشد - **میرزا رضا قلی** مازندرانی تخلص **به هدایت** غلام رکاب ظفر انتساب شاهزاده **حسین علی میرزا** می باشد و از عمر شریفش چهل سال گذشته ساکن شیراز میباشد - **آقا محمد ابراهیم** تخلص **منظور** اصلش از دارالعلم شیراز نقال شهزاده کامگار عالیمقدار **حسین علی میرزا** باشد و از عمر شریفش چهل و دو سال گذشته ساکن شیراز میباشد - **آقا مهدی** اصلش از دارالعلوم شیراز متخلص به **صابر** لاکن بزاز میباشد و از عمرش سی و سه سال‌گذشته - **پیر مراد بیگ** از قریه‌ی کاین تخلص به **مشفق** در شیراز نشو و نما یافته و از عمرش پنجاه و چهار سال گذشته آخرالامر بسبب حادثه از سوانحات روزگار

---

۱ - و هشتاد سال از عمر او گذشته (نسخهٔ ر) -

Marfat.com

کجرفتار تریاک خورده بزهر جفا شهید شده - **میرزا محمد تقی** طبیب اصلش از دارالعلم شیراز متخلص **بنهانی** و از عمرش چهل سال گذشته ساکن شیراز میباشد - **حیدر علی** از قریه ی کاین متخلص به **محجوب** و از عمر شریفش سی و دو سال گذشته و الحال ساکن شیراز است - سید **زین العابدین** اصلش از دارالعلم شیراز متخلص **به همدم** و از عمر شریفش سی سال گذشته و بشغل بزازی مشغول ساکن شیراز - دختر کاینی متخلص به **حجاب** و در شیراز نشو و نما یافته و بیست سال از عمر او گذشته ساکن شیراز می باشد - **خانمجان** متخلص به **عفت** اصلش از دارالعلم شیراز و از عمر او بیست و پنج سال گذشته و در حرمسرای شاهزاده **حسین علی میرزا** میباشد - **گوهرنساء** متلخص به **گوهر** اصلش از قریه ی فسا کاتب قرآن میباشد و تا حال ده کتابت قرآن نموده و بیست و پنج سال از عمر او گذشته و حق الکتابت قرآن اء بیست تومان میباشد - **مریم** اصلش از دارالسلطنه اصفهان و از عمر او بیست و پنج سال گذشته ساکن کاشان میباشد - **محرم** اصلش از دارالسلطنه طهران میباشد و از عمرش بیست و چهار سال گذشته ساکن طهران میباشد - **مخدومه** اصلش از بلده ی کرمانشاهان و از عمر شریفش هیجده سال گذشته و ساکن شهر خود میباشد - دختر خراسانی متخلص **به عفیفه** او را کردی بشیراز آورده و از عمرش سی و پنج سال گذشته حال ساکن شیراز میباشد - دختر مازندرانی متخلص **بحورا** اصلش از بلدهٔ مازندران و از عمرش بیست و پنج سال گذشته و در فنون شاعری گوی بلاغت از همکنان ربوده حال در شیراز میباشد - **فرامرز بیگ** اصلش از دارالعلم شیراز متخلص به **ضیائی** غلام رکاب ظفر انتساب شاهزاده و از عمرش بیست سال گذشته و از اسپ

Marfat.com

افتاده بعالم بقا شتافت - **میراز محمد** متخلص به **حیرت** اصلش از دارالعلم شیراز منشی دفتر خانه میباشد و از عمرش بیست و چهار سال گذشته ساکن شیراز میباشد - درویش **نور علی شاه** اصلش از بلده ی کرمان و در شیراز نشو و نما یافته و در فنون سخنوری گوی بلاغت از همگنان ربوده و حال مسافرت دیار فنا را اختیار نموده در سنه هزار و دویست و سی و شش - آقا **محمد رضای** درویش متخلص به **نیاز** اصلش از دارالعلم شیراز و در شباب جوانی بعالم بقا شتافته در سنه هزار و دویست و سی و شش - **آقا محمد** متخلص به **مجرم** اصلش از دارالعباد یزد و در شیراز نشو و نما یافته الحال در شیراز میباشد - **میرزا مهدی** شیرازی تخلص به **صابر** و عمر او بیست سال رسیده ساکن شیراز میباشد - **میرزا احمد** متخلص به **روشن** اصلش از دارالعلم شیراز و صاحب خط میباشد و از عمرش سی سال گذشته - **میرزا حبیب** اصفهانی جوانیست بزیور فضل و کمال آراسته و از عمر او هیجده سال گذشته - **آقا بزرگ** متخلص به **ذوقی** اصلش از دارالعلم شیراز در فنون شعر مهارتی تمام دارد و عمر او سی سال گذشته حال ساکن شیراز میباشد - **آقا لطف علی** متخلص به **فگار** اصلش از دارالعلم شیراز میباشد و در فنون شعر مهارتی تمام داشته و سی سال از عمر او گذشته و حال ساکن شیراز میباشد - **احمد خان** جهرمی تخلص **عیان** در کمال فضل و هنر آراسته و اصلش از قریه ی جهرم و از عمر او پنجاه سال گذشته در سنه هزار و دویست و سی و پنج بدار بقا شتافته - **محمود خان** شیرازی **وامق** تخلص بکمال فضل و هنر آراسته و مدت سی و دو سال از عمر او گذشته و ساکن شیراز میباشد - **آقا عبدالوهاب** اصلش از دارالعلم شیراز، کاتب قرآن میباشد و پرده ای

Marfat.com

از آواز دارد و متخلص **کاتب** و از عمر او بیست و هشت سال گذشته ساکن شیراز است - **میرزا حسین** فراهانی متخلص **بوفا** بزیور فضل آراسته و در سن پنجاه سال میباشد و ندیم شاه است و حال ساکن طهران است - **ملا جلال** اصلش از قریه‌ی داوان و از عمرش سی و سه سال گذشته و حال ساکن شیراز می باشد - **میرزا صبوری** شیرازی اصلش از دارالعلم شیراز و بزیور فضل و هنر آراسته در فنون شعر گوئی فصاحت از همگنان ربوده و در سنه هزار و دویست و سی و پنج بعالم بقا شتافته - **ترابی** اصلش از قریه‌ی جهرم و شغل او خارکشی و عمر او بچهل رسیده حال ساکن جهرم میباشد - **حاجی کریم** اصلش از بلده‌ی شوشتر و در علم و فضل ممتاز است و از عمر او شصت سال گذشته حال ساکن شوشتر میباشد - **امیر طاهر** اصلش از بلده‌ی شوشتر است و در علم و فضل ممتاز است و از عمر او بیست سال گذشته و خط نسخ را خوب می نویسد و در شیراز به تحصیل کمال مشغول میباشد - آقا **محمد کاظم** اصفهانی متخلص **بواله** و از همگنان گوی بلاغت ربوده و در کمال فضل و هنر آراسته و از عمر شریفش شصت و پنج سال گذشته و در سنه هزار و دویست و چهار بعالم بقا رحلت نموده و مدفن او در اصفهان می باشد - میرزا **محمد حسین** تخلص به **عالی**[1] اصلش از دارالعلم شیراز و متولی باشی آستانهٔ متبرکه عرش درجه سید احمد بن موسی الکاظم اعنی شاه چراغ می باشد و در سن چهل سالگی می باشد، و در کمال سخنوری گوی بلاغت از همگنان ربوده و حال در حیات می باشد - **میرزا زین العابدین** اصلش از بلاد هند می باشد متخلص به **حشمت** و دیوانی بجهت شاه تمام نموده، و حال آن دیوان در ایران و مجموع دیوان قصیده میباشد، و از عمر شریف

---

۱ - در سال ۱۲۳۶ وفات یافت (مجمع الفصحا) -

Marfat.com

او پنجاه و دو سال گذشته و حال در حیاتست - **میرزا آزاد** اصلش از ملک کشمیر و در کمال بلاغت و فصاحت میباشد و سیاحت بسیار نموده و از عمر او پنجاه سال گذشته و حال در حیاتست - **میرزا هادی** اصلش از دارالعلم شیراز است، جوانیست آراسته و بکمال شجاعت و فصاحت پیراسته، متخلص به **صابر** و از عمر شریف او سی سال گذشته و حال در حیاتست - میرزا **محمد علی** اصلش از قصبه قوچان محال خراسان میباشد و از عمر او شصت سال گذشته حال ساکن شیراز است - آقا **عبد الحمید بهجت** تخلص اصلش از دارالعلم شیراز و از عمر او بیست و چهار سال گذشته و بزاز می باشد - **سید عظیم الدین** هندی اصلش از دیول میباشد و در کمال فصاحت و بلاغت و سخن پردازی عدیل و نظیر نداشته آخر الامر بمرض سوزناک بعالم بقا رحلت نموده در سنه ۱۲۳۴ - **ولی محمد** خان لغاری جوانیست بسیار شجاع و بهادر و در کمال هنر آراسته گوی بلاغت از همگنان ربوده و مدت عمر او پنجاه و چهار می باشد و حال درحیدر آباد سند ساکن است - سید **صابر علی** اصلش از دیول است و از اشعار او چندی بنظر رسیده و در سابق برین بعالم بقا شتافته - منشی **صاحب** را تخلص **آزاد** اصلش هندو میباشد و منشی سرکاران شوکت مداران میر **کرم علی خان** و میر **مراد علی خان** میباشد و شصت و پنج سال از عمر او گذشته و در سخنوری عدیل و نظیر خود ندارد و درمیان هندو هیچ کس متصف بآن صفت نیست و ساکن حیدر آباد سند است - **آقا محسن** اصلش از دارالسلطنه اصفهان و شهر باف میباشد و از عمر او پنجاه سال گذشته و حال ساکن اصفهان میباشد - آقا **اسماعیل** اصلش کرمانشاهان و حال ساکن شیراز است متخلص **بفقری** و از عمر او سی سال گذشته و

Marfat.com

حال در حیاتست -

اسامی شعرای که در مخمس و قصاید و رباعیات میباشد نوابان حسین علی میرزا، حسن علی میرزا، تیمور میرزا، جهانگیر میرزا، محمد ولی میرزا، الله قلی میرزا چراغ علی خان نوایی، محمد نبی خان بصره ای، محمد تقی طهرانی، آقا محمد اصفهانی، میرزا محمد علی شماخی، میرزا محمد علی قوچانی، آقا محمد هاشم یزدی، ابراهیم خان زند، میرزا صبوری شمیرونی، میرزا حسین تبریزی، آقا محمد حسین اصفهانی، علی میرزا خان لزکی، شیخ علی خان لزکی، حاجی میراز هادی، میرزا عبدالباقی رضا قای بیگ کاشی، مرتضی قلی خان گنجه، آقا بابای شیرازی، محمد رفیع خان مرودشتی، آقا محمد ابراهیم مروی، میرزا رضای عجونی، آقا عبدالجواد تبریزی، خواجه محمد لاری، اسماعیل خان اسیری، میرزا عبدالکریم طهرانی -

Marfat.com

۱ - میرزا آزاد کشمیری[۱]

بغیر دیر مغان دل ندید جای را
که فرق می ننهند از شهی گدای را

سلوک وادی خونخوار عشق یکسانست
چه راه گم شده ای را چه رهنمای را

نصیب ما ز تو ناکامیست ورنه بگو
که کام دل نتوان داد بینوای را

وفا کنند که بیگانه آشنا سازند
تو را چه شد که نمی پرسی آشنای را

بدوستی که گر از چشم دوستی بینند
شرف بر آب حیات است خاکپای را

وفا بکیش تو گر جرم نیست رحمی کن
وگرنه در گذر از دوستان خطای را

---

۱ - اسمش میرزا محمد علی، از فضلا و ارباب سیاحت بوده، در غزلیات و مثنویات چندین هزار بیت منظوم داشته، مدعی تمام علوم خاصه طب میبود - در شیراز صحبتش دست داد . . . . . تا مدتی از او اطلاعی بود همانا درین سنوات در گذشته (مجمع الفصحا، ج ۲، ص ۶۵) -

Marfat.com

مرا که عاشق ومستم چه جای پرهیزاست
ز جلوه‌ی تو چه آزاد پارسای را

* * * * *

نرگس پرخمار بسیار است
سنبل تابدار بسیار است

چهره همچو گل و سمن دارد
دلبر گلعذار بسیار است

آشکارا پی شکار دلم
ترک عاشق شکار بسیار است

دیده و دل تو را هوس دارد
ورنه در شهر یار بسیار است

نقش رویت نشسته در دل من
ورنه نقش و نگار بسیار است

غم و دردت چسان شمار کنم
که غم بیشمار بسیار است

در فراقت ز وصل باغ دلم
هر طرف لاله زار بسیار است

کوهکن کند بیستون و هنوز
عشق را کاروبار بسیار است

در دیاری کشیده ام کانجا
ستم انتظار بسیار است

نار پستان یار باید دید
ورنه در باغ نار بسیار است

سگ کوی کرم علی خان را
همچو آزاد یار بسیار است

Marfat.com

۲ - من کلام دولت دستگاه منشی صاحب راه تخلص آزاد۱

یک دم ای ماه مهربانهٔ ما از کرم نه قدم بخانهٔ ما
از کفم میبری بعیاری دل ما گوهر یگانهٔ ما
هر زمان حیلهٔ دگر دارد شوخ طرار پر بهانهٔ ما
سال و ماهست کار ما آنهم آه ازین آه جاودانهٔ ما
بلبل باغ عشقم و نبود جز محبت دگر ترانهٔ ما
جز خیالات زلف و رخ نبود کار روزانه و شبانهٔ ما
همه شب تا سحر نبودت خواب گوش کردی مگر فسانهٔ ما
تیر مژگان آن کمان ابرو می رسد راست بر نشانهٔ ما
می کند وعدهٔ تورا باور این دل زار ابلهانهٔ ما
بردر آزاد دید گفت زبان چه نهی سر بر آستانهٔ ما

۳ - اسماعیل خان اسیری

دردی داریم و دیده گریانی
عشقی داریم سینه بریانی

عشقی و دلی چه عشق عالم سوزی
دردی و چه درد درد بی درمانی

---

۱ - منشی صاحب رای موهن داس ملکانی متخلص بآزاد پسر منشی نین سنگھ رام چندانی بود - در ۱۷۵۹ میلادی در حیدرآباد سنده تولد یافته‌و در همان محل علوم ادبیه را فرا گرفته است - بعداً وزیر دارایی سنده در زمان تالپوران شد - دیوان او بطبع نرسیده است (Sadarangani, *Persian Poets*, 187)

Marfat.com

۴ - الله‌قلی میرزای قاچار

ای شوخ سر نگاری نیست تو را
گاهی برین رهگذری نیست تو را
سوی من غمگین نظری نیست تو را
در حال دل من خبری نیست تو را

* * * * *

باد آمد و گل بر سر میخواران ریخت
با آمد و گل در قدح یاران ریخت
از سنبل تر رونق عطاران برد
وز نرگس مست خون هشیاران ریخت

* * * * *

خضاب بسر که باشد آن مه پیکر
سبز و نمکین چه نیکوان کشمر
خال سیهش بر رخ نیکو گویی
هندو بچه ایست خفته بر سبزهٔ تر

* * * * *

چون هر ساعت بجرم افزون آیم
چون مستحق رحمت بیچون آیم
اکنون چه به بحرمعصیت غوطه زنم
تا عاقبت از آب چه بیرون آیم

* * * * *

چون عقدهٔ مشکل بمن آید دل من
تا خون نشود حل نشود مشکل من
تا درد کشان دست فشان پاکوبند
خاک در میخانه کند از گل من

Marfat.com

۵ - نواب ابراهیم خان زند تخلص انور

نازنینی دلـــم غمین دارد
دل غم یار نـــازنین دارد

تا عیان شد مه رخش خورشید
ز آسمان روی بر زمین دارد

ساقی لاله رنگ آتش گون
در قدح آب آتشین دارد

آن کمان ابروی که از ره کین
قصد این بندهٔ کمین دارد

نکشد بی تو جام می انور
بی تو می خواطرش حزین دارد

* * * * *

جانا سر زلف یار می باید نیست
دستی و دلی بکار می باید نیست

اغیار که در بزم تو می باید هست
معشوق که درکنار می بایدنیست

۶ - (آقا) بابای شیرازی

روزی که شوم مست خراب ای ساقی
در خاک کنم بستر خواب ای ساقی

بر خاک من از ره ثواب ای ساقی
می ریز سبو سبو شراب ای ساقی

Marfat.com

۷ - نواب حاجی اکبر شیرازی تخلص بسمل[۱]

کس نخواهد داد ازین بی مهر یاران داد ما
بی اثر افغان باشد بی ثمر فریاد ما

کرده خوبان مرا دی خواطر ناشاد ما
رفته در عشق بتان آسودگی از یاد ما

آن جفا جو گر ندارد دست از بیداد ما
خلق عالم را بفریاد آورد فریاد ما

ناصح بیهوده گو ترک نصحیت کی کند
تا نگردد آگه از عشق قوی بنیاد ما

یا نوازد از وفا یا از جفا در خون کشد
کاش رحمی بر گرفتاران کند صیاد ما

گشت ما را فرصت نظاره و سویش نبود
آفرین بر بازوی مردانهٔ جلاد ما

طالع بسمل شدن ما را نبود از تیغ تو
جای آن دارد اگر گوی مبارکباد ما

* * * * *

کی شود قسمت من بوسه ز لعل لب دوست
منکه هستم همه دم در طلب مطلب دوست

---

۱ - قدوهٔ فضلا و زبدهٔ علمای معاصرین حاجی علی اکبر الملقب بنواب برادر زادهٔ آقا بزرگ مدرس مدرسهٔ حکیم و فرزند آقا علی نقیب و اصل ایشان از اصفهان و اجداد آنان در روزگار سلطنت نادر شاه افشار بشیراز آمده سکونت‌گزیده اند و معزز و مکرم بوده اند - نواب مرحوم بسالی چند ازین پیش در گذشت - خدمتش را تالیفات بسیار است مانند نور الهدایه و شرح سی فصل خواجه نصیر و حاشیه برمدارک و حاشیه بر تفسیر قاضی بیضاوی و تذکرهٔ دلکشا مشتمل بر نظم و نثر (مجمع الفصحا، ج۲، ص ۸۲) -

Marfat.com

یک‌دلی نیست که‌در حسرت این[1] دولت تو[2]
چون کنم من طمع بوسه ز لعل لب دوست

بر رخ دوست کنون دیدهٔ من روشن شد
که بهر وقت دهد در روشن کوکب دوست

دوست پرسید ز من مطلب تو چیست بگو
گفتمش مطلب من نیست بجز مطلب دوست

هوس سیب و به و روضهٔ جنت ننگست
همچو بسمل بکف هر که بود غبغب دوست

* * * * *

دل دیوانه ام گویا هوای زلف او دارد
که چون دیوانگان با خویش هردم گفتگو دارد

شوند هر چند جورش بیش مهرم بیشتر گردد
چه حالت اینکه‌من دارم چه‌حالت آنکه‌او دارد

نه من محروم و تنها از ازل از وصف او بودم
که خلقی را چو من لب تشنه بر اطراف جو دارد

نخواهم چون رقیبان مهر ولطف آن پریرو را
دلی دارم که باجور و جفای دوست خو دارد

سراغ دل ندانم از که پرسم بر سر کویش
دل خود را بکویش هر که بینم جستجو دارد

دل سرگشتهٔ ما را ندانم چون بدست آرد
دل‌آرامی که صد دل بستهٔ یک‌تار مو دارد

ز تیر غمزه اش شد آرزوی هر دلی حاصل
دل پر حسرت ما نیز زخم داغ او دارد

---

۱ - آن (ر) -
۲ - او (ر) -

Marfat.com

ز زهد و رندی عالم نیم آگه ولی دانم
که گاهی سوی مسجد گه سوی میخانه رو دارد

ز حسن این غزل کس نیست غیر بسملش آگه
که در ملک فصاحت سروری امروز او دارد

* * * *

تورا گر لعل خندانی نمی بود
کسی را چشم گریانی نمی بود

نمی بودی گر آن زلف پریشان
بعالم یک پریشانی نمی بود

مسلسل گیسویت گر کس نمیدید
گسستهٔ رشتهٔ جانی نمی بود

پی منعم غرور حسن بس بود
تو را گر زانکه دربانی نمی بود

گرت این جور بی پایان نبودی
کسی را راه افغانی نمی بود

کس از آن چاک پیراهن ندیدی
دریده جامهٔ جانی نمی بود

که گفتی این همه افسانه بسمل
اگر یار سخندانی نمی بود

ابواب جهان در ره راهت پیما
وانگاه موالید عقول دانا

یاران کلیم و مهرهٔ درد حواس
اجزای بران نام او کن پیدا

* * * *

Marfat.com

یا رب چه نخوانیم سمعنا گویم
فرمان تو را بجان اطعنا گویم
با من تو بلطف اگر غفرنا گویی
من آیم و ربنا ظلمنا گویم

* * * *

ای مایهٔ درد من زمان ننشینی
تا صورت حال دردمندی بینی
گر من بتو فرهاد صفت آشفته
عیبم مکن ای جان که تو بس شیرینی

امروز بشیراز بهر بام و دری
در هر سر کوچه و هر رهگذری
صد انجمن از سرو و گل آراسته
از قامت دختری و روی پسری

۸ ـ آقا عبدالحمید شیرازی تخلص بهجت

آنکس براه عشق بیک بار میرود
گاهی قدم بخانهٔ خمار میرود

ساقی بیار باده که در بزم عاشقان
با نغمهای نو سخن یار میرود

چندیست کز فلک بدل درد مند من
جور و جفا و محنت بسیار میرود

شکر فشاند از لب شیرین خویش یار
هر گه که میل او سوی گفتار میرود

Marfat.com

از شرم گل بزیر عرق سرو خم شود
هر گه که گلرخم سوی گلزار میرود

غمگین ازان شدم که وفا و جفای تو
برجان زار اندک و بسیار میرود

ای بیوفا طبیب ترحم بما کنون
کز جسم جان خستهٔ بیمار میرود

گر شد کسی بمیکده از مسجد ای فقیه
عیبش مکن که با دل هشیار میرود

هر ناسلایمی که ز دور زمان رسد
بر جان عاشقان دل افگار میرود

آه از درون ما ز غم درد بهجتا
گر برکشی بگنبد دوار میرود

۹ - میرزا رحیم خراسانی تخلص بیدل[1]

دردمند غم او کی طلبد درمان را
کافر عشق نکویان چکند ایمان را

---

۱ - در نسخهٔ د (برگ ۱۵ الف) اشتباهاً تخلص شاعر دولت نوشته - رک : نسخهٔ ر، ص ۱۹ -

اسم شریفش حاجی میرزا رحیم اجداد عظامش در سلک علما و حکما در نزد سلاطین صفویه حکیم باشی و ندیم بوده اند - والد ماجدش میرزا سید محمد طبیب بالتماس کریمخان از اصفهان بشیراز آمده متوطن شد - در اوایل دولت محمد شاه [۱۲۵۰—۱۲۶۴ھ] که از مکهٔ معظمه مراجعت میکرد در معصومهٔ قم مریضو فوت شد (مجمع الفصحا، ج ۲، ص۸۳) -

Marfat.com

بسرت کز سر و تاج و کله آسان گذرد
گر گدا ای درت دست دهد سلطان را

در گذرگاه صبا بس دل مجروح که هست
از چه برباد دهی طرهٔ مشک افشان را

شهسوارا من بیچارهٔ مسکین فقیر
گر نه درپای تو ریزم چکنم این جان را

عشق آسان زنخست است ولی دشوار است
مشکل افتد چه کسی سهل گرفت آسان را

عیب سربستگی حرف من ای خواجه مکن
نکته ای بس بود ار فهم بود انسان را

* * * *

اگر نالم نه از غیر از حبیب است
اگر دردی مرا هست از طبیب است

سر زلفش قراری بسته با دل
قرار بیقراران بس عجیب است

مگوئیدم چرا دل دادی از دست
رطب شیرین کودک بی شکیب است

(۳۲ ب) کتاب هفت ملت بایدت سوخت
نخستین روز اگر عشقت ادیب است

عجب نبود اگر زنار بندم
که زلف کافرش عابد فریب است

غم عشقش دلم در سینه خون کرد
ستم با آشنا رسمی غریب است

بقتل بیدل ابرویش بهر سو
تو گویی تیغ شاه گاه عتیب است

* * * *

Marfat.com

خوش بخت آنکه بخت بدامت فگنده است
آزاد بنده ای که بخیل تو بنده است

جانانش نیست هر که تمتع ز جان برد
مر دارد آن بتی که دل از دوست کنده است

حاجت بغمزهاست دل از دست دادهٔ
با ساربان بگوی که اشتر رونده است

باشد شبان تیره امیدم بروز وصل
شاید ازانکه در پس هر گریه خنده است

دنیا بصورت ار چه عروسیست دلفریب
لیکن اگرچه بنگری آن زال کنده است

دل بر گرفت بیدل ازان یار تند خو
مسکین خیال کرد که بی دوست زنده است

* * * *

ای رشک تو روی مهر انور
موی تو شکست سنبل تر

روی تو کجا و مهر تابان
موی تو کجا و مشک اذفر

در آئینهٔ فلک پدیدار
عکس رخ تست یا بود خور

من شیفته دل تویی دلآرام
من سوخته جان تو آب کوثر

من تن بجفا سپرده و جان
من دل برضا نهاده و سر

Marfat.com

از لطف و عنایت ارکنی جور
ور تلخ بگوییم چه شکر

تو تیغ کشیده من ستاده
تا در قدم تو افگنم سر

از جانب دوست جنگ نیکوست
ور صلح و صفا بود نکوتر

من بندهٔ ناتوان و مسکین
تو مولی و داد خواه داور

تا چند عتاب و خشم و پرهیز
تا چند جفا و جور آخر

ای باد صبا خلاف بگذار
برخسته دلان زِ لطف بگذر

خاک گذر تو گشت بیدل
شاید که گذر کنیش بر سر

* * * *

دیوانهٔ عشق آن نگارم
با دنیا و آخرت چکارم

نه تاب کشیدن صبوری
نه طاقت هجر روی یارم

تا در قدم تو زنده گردم
باز آیی که خاک رهگذارم

صد بار اگر برانیم پیش
من چشم امید بر ندارم

Marfat.com

جان بر سر دست ایستاده
در راه تو از پی نثارم

بر تحفهٔ این فقیر بخشای
جز این چیزی دگر ندارم

چون بی تو هنوز زنده ماندم
از خود بخدا که شرمسارم

بد بهر پرستش وجودم
ورنه بجهان نبود کارم

تو شاه ممالک نکوئی
من بندهٔ بی نوای زارم

شاهان جهان مرا غلامند
تا بندهٔ خواص شهریارم

شهزادهٔ روزگار آن کو
بیدل چه شبست روزگارم

* * * *

سهل است بریدن دل از جان
لیکن نتوان ز روی جانان

در عشق نه صادق است هر کو
جان می نه دهد بدست آسان

پروانه کجاست تا به بیند
جان دادن عاشقان بجانان

از شهد مگس چه ناگزیر است
کو مروحهٔ خود بگیردش جان

دور است اگر دیار لیلی
مجنون نهراسد از بیابان

Marfat.com

بس خسته که با کمان ابرو
چشم تو بکشت و تیر مژگان

در گردن تست خون خلقی
تا دست که گیردت گریبان

نبود خبرت ز بیدل آری
مجموع نداند از پریشان

رخسار تو با جمال خورشید
ابروی تو یا کمان خاقان

شاهنشه عهد آنکه چرخش
کمتر خدمتی است زیر فرمان

* * * *

ای باد که مشکبار داری
بوی ز دو زلف یار داری

بگذار بخاکپای او سر
گر زانکه برو گذار داری

کی آنکه چه من فتاده در بند
از هر نگهی هزار داری

در خون بکشن این رمیده دل را
گر زانکه سر شکار داری

مرغ دل ماست در هوایت
با مرغ هوا چه کار داری

گر نافهٔ مشک دارد آهو
تو طرهٔ مشک بار داری

Marfat.com

با آهوی او چه کار هستت
خود آهوی پر خمار داری

ای سرو چه قد دلستانی
گر ماه بشاخسار داری

ای ماه چه روی دل فریبی
بر سرو اگر قرار داری

ای گل تو بعارضش چه مانی
او بی خار و تو خار داری

از بیدل ناتوان چه خواهی
اکنون که چه او هزار داری

قصیده

فلک بقامت اهل هنر ز عریانی
بزیر جامهٔ گمنامی و پریشانی

کساد شوق کمالست آنچنان در دهر
بارزنی نرود خرمنش ز ارزانی

عروج عرش رسد پایهٔ کمال کنون
چه سایه گشت لکد کوب پای نادانی

صدور وحی کمال است اهل را آثار
چه جبرئیل امین و رسول سبحانی

حسد برند لئیمان بی هنر بمثل
چه موش کور بخورشید نور ارزانی

بآفتاب زیان چیست طیر عیسی دم
بنور هور منور چه دیده نتوانی

Marfat.com

گرفتم آنکه تویی بی هنر بلند اساس
چه مشت خاک بزندان خاک سیمانی

مرا لطافت دانش ترا گرانی جهل
بمن کمال و بتو بی کمالی ارزانی

بنطق ناطقهٔ بی هنر نکو بنگر
کلام منطق طیر است و نفس حیوانی

چکد طراوت کلکم اگر بصفحهٔ چین
زلال خضر شود روح در تن مانی

ز مشک خامه غزال ختن برد نافه
بچشم حور کشد سرمهٔ صفاهانی

سخن که نامه برم شد چه هدهد قاصد
مراست عرش صبا دعوی مسلمانی

منم که لطف کلامم به بلبل بستان
گهر به بخشد و شکر بکام خوبانی

سواد سرمهٔ نظمم سزد کند منزل
بدیده هنر انوری و خاقانی

حریر نظم من آرد کتان ابیض ماه
کفن ز کرم کشد شعر باف شروانی

گهرفشان چو شود خامه ام بصفحهٔ نظم
رواج مهر بگیرد در بدخشانی

بمدح ساقی کوثر غزل سرا چه شوم
فصاحتی که نیاورد هیچ سحبانی

بروح مطلع من روح عرفی آرد صدق
فدای نظم تو مار است میرزا جانی

Marfat.com

امام مشرق و مغرب علی عمرانی
که کیمیا ز قدومش کند زر افشانی

بوجه احسن آن دلبری بنازم من
که مشتبه شده ذاتش بذات ربانی

یداللهی که بدوش نبی قدم افراشت
بجای دوست خدا پا گذاشت میدانی

که سر برید ز عنتر که کرد مرحب پست
در حدید درید آنچنان بآسانی

ز در که کنده در و پل نموده بر خندق
بغیر قوت بازوی زور یزدانی

برزمش رستم دستان فگنده شش پر عجز
بحیدریش بیارد توان که دستانی

شنیده ای تو ز روح الامین بروز احد
میان گنبذ بر رفته لافتا خوانی

کشیده نیزه سر رأس بر ذنب دنبال
رود ز سهرهٔ گردون بزور ثعبانی

چو ذوالفقار دو دم از ذری برد یکرم
برد بدم دو جهان را دمی کند فانی

گر آبدار سر افشان سری کشد در دشت
ز خون خون بزند موجهای طوفانی

ز تف خشم سمندر فرو برد اخگر
ز برد لطف بپوشد سقر زمستانی

ز در فشانی کلکم بمطلع مدحش
بجای نقطه گهر پاشد انجم افشانی

Marfat.com

ز لال شستهٔ دستش برد چه نیسانی
شود به بطن صدف در طفل عمانی

چنان یگانه بحقی که در دل تحقیق
ضمیر آینه روی یگانه میمانی

نهان بچین جبینت مرا مشاهده رفت
جمال پرده عیان در کشاد پیشانی

بزیب گلشن لطفت دو باغبان دیدم
نگاهبانی رضوان صفای غلمانی

نهال نشو تو سر پنجه زد چنار آسا
بروی سدره و طوبا ز شاخ طولانی

همای قدر تو افگنده سایه بر اطلس
فگنده ظل حضیضش به هور بارانی

معلمی تو و سر عشر جوهر اول
ظهور یافته زان درس جوهر ثانی

تویی چه معنی و آدم عبارت و آیات
چو[1] مغز و پوست و یا جان بکالبد مانی

ابو تراب تویی و جهانیان چو تراب
مبرهن است تو را جمله خلق را بانی

زدی بتاج خرد گر نه نکتهٔ دانش
شدی ز مغز حروفش عطاس نادانی

بچاک پیرهن مریمت دم قدسی است
بجسم آدم خاکی روان روحانی

---

۱ - چه (د)

Marfat.com

قرار بر سر جودی گرفت کشتی نوح
بناخدایی خود کرده ای چه سکانی

تو آن یگانه بی مثلی و چسان[1] که خلیل
بخانهٔ حرمت کرده پور قربانی

شبان جاه تو گر دست عدل بکشاید
بدشت گرگ برد بره را بچوپانی

دو خوان[2] مهر و مه آرند خوان مائده ات
یکیش فرنی و دیگر نهار بریانی

بوجه احسن تو آفتاب عصر بلند
بوجه[3] آینه بنمود چهره یرقانی

دو مشعل مه و مهرند روز و شب روشن
بزیر قبه کشیده فلک چه ایوانی

بآستانهٔ گردون مماس بارگهت
یساولیست کلیم و مسیح دربانی

کشد بشمسهٔ خود مهر مشرق و مغرب
چه بارگاه تو آرد بچرخ کیوانی

نگاه گرم تو آرد تجلی انوار
بقلب کفر دهد رونق مسلمانی

منم که شوق وصال تو نقد جان دارم
خیال هجر زنم طرهٔ پریشانی

علو جاه تو آرد به لامکان منزل
نگاه مرحمت فیض بخش رحمانی

---

۱ - چگون (ر)
۲ - قاب (ر)
۳ - مغرب (ر)

Marfat.com

نمی رسد بسلیمان بملک فخر برد
سنرد بقنبر تو دعوی جهانبانی

گهر به بحر به بخشد دل و کفت زر کان
ز لعل آبحیات و شراب ریحانی

شهید لعل لب تو نمی سنرد بخدا
بخواطرش گذرد میل آب رمانی

ز بسکه نقد محبت خزینهٔ دل ماست
نماند جا که زر خسروی بگنجانی

سر نیاز نیارم بدرگهی سودن
بخوانیم چه بلطف و بقهرم ار رانی

منم غلام تو ای شهسوار بدر و حنین
بکش بفرق سرم سایهٔ نگهبانی

به بین تهمتن گردون چه میکند با من
کند بجسم حقیر من آسیابانی

بکامم ار نکند چشم پر نکال روش
بکش بفرق سرم سایهٔ نگهبانی

شها منم که بمداحیت علم شده‌ام
چه آفتاب به نصف النهار نورانی

اگرچه قنبرم و وجه معصیت قیرم
رقم کشم به ثنایت بیاض سلمانی

نه چون صحیفهٔ سلمان ساوجیست بنظم
ثنای شاه و بک و خان که شاعرم خوانی

نه چون کتاب گذشته مثل توان زدنم
که عبریش تو بخوانی و یا بسریانی

Marfat.com

بمدح حضرت تو آورم کتاب دگر
صحیفه ایست سلونی بنظم قرآنی

قصیده ایست لسان دری که اهل بهشت
بمدحت تو سرایند لحن قرآنی

بسینه ام چه بجوشد شراب کوثر تو
ز رشحه مست کنم خلق انسی و جانی

کنون بربع نشیمن مراست دست سخن
باوج تاج و به بخت شکوه سلطانی

ز داس ماه بچینم هلال انگشتش
بنظم من که زند ناخن سخندانی

مزین است چنان بکر بانوی نظمم
که نیست حاجت خال و خطش ز حسانی

کمیت خامه چه آرد توان بمنزلتت
چه ذات اقدست آورد لامکان بانی

بدست شوق مرا لقمهٔ معاصی هست
کنم باتش حبّت بحشر مهمانی

مراست جنس معانی تراست نقد کرم
بشوق حشر کنم بیع نیست نقصانی

گذشت عهد بعیدی که چشم نکشودم
بروی احسنت ای رشک ماه کنعانی

خدایرا بمن خسته دل نظر بکشای
نظر بکن که بعشقت چه میکند جانی

غلام را نسزد زد در دگر حلقه
بهندوان ببرد سر چرا بحیرانی

Marfat.com

هر آنکه رفت برون از مدینهٔ حکمت
شود چه بوم و ببوم و برید مردانی

خلاف امر تو هر ناخلف بخود بندد
صفوف کفر صفا خواهران سگبانی

حسود مسند قدر تو طوق لعنت دید
ببار گردنش اغوای نفس شیطانی

ز چار بالش بی‌اتفاق در رنجم
نگشت داروی دردم دوای لقمانی

بگیر دست من و منزل نجف انداز
مرا تو منزل جانی و جان جانانی

به بیدلت نظر مرحمت دریغ مدار
سقیم شوق خودت را رسان بدربانی[1]

* * * * *

حاش لله که من از پای تو سر بر گیرم
با من بی سر و پا گرچه سری نیست تو را

گشت افزون ز خطت حسن و وفا افزون کرد
که دگر ز آه ضعیفان حذری نیست تو را

* * * *

آزار دل از ازل مرا ساخته اند
آزرده دل و حزین مرا ساخته اند

خواهم که بگلشن آگه هستم باشم
اما چکنم مرا اجل ساخته اند

* * * *

---

۱ - فقط در نسخهٔ ر -

Marfat.com

تا بیابی حقیقت اخلاص
شو بدریای معرفت غواص

زاهد آن جا برو که باری نیست
عامیان را ببارگاه خواص

* * * *

آن مه که بود شبم بالش غبغب
گر راه دلم بعمر او از چه عجب

تا عمر بپایان نرود از همه چیز
در دست من آن زلف دراز او مسبب

* * * *

سلطان گوید که نقش گنجینهٔ من
عاشق گوید که نقش دیرینهٔ من

صوفی گوید که دلق پشمینهٔ من
من دانم و دل که چیست در سینهٔ من

* * * *

وز عاجزی و فقیری و مسکینی
وز سرکشی و تکبر و خودبینی

بر آتش اگر نشانیم بنشینم
بر دیده اگر نشانمت ننشینی

۱۰ - تیمور میرزا

رسم دلجوئی احباب که فرموده ترا
ای که دامن بچنین جرم بیالوده ترا

که بفکر دل ما غمزدگان افکندت
ای که از غصهٔ بیهوده دل آسوده ترا

Marfat.com

پیوسته غم زه بدعا میگوید
پیوسته غم خواطر ما میجوید

این لاله و گل که در چمن می بینی
از خاک بتان سرو قد می روید

۱۱ - آقا جعفر تبریزی

آن کس که دلم ز عشق او خار شدست
او جای دگر بغم گرفتار شد است
من در طلب علاج دل چون کوشم
آن کس که طبیب ماست بیمار شده است

۱۲ - آقا جعفر کرمانشاهانی

ای دلبر عیسی نفس ترسایی
خواهم که دمی برم تو پی ترس آیی
گه پاک کنی ز آستین چشم ترم
گه بر لب خشک من لب ترسایی

۱۳ - ملا جلال داوانی

از تو تا مقصود چندین منزلی در پیش نیست
یک قدم در هر دو عالم نه که گامی بیش نیست

مفتی و درویش اگر خواهی بحال خویشتن
هر که را هستی او باقیست او درویش نیست

تا تو ناکامی مسیحا کی توان این کام یافت
زانکه مرهم در مجرح جز برای ریش نیست

Marfat.com

بندگی کن عشق را از فکر دین بیرون بیا
چون جدل آماده شد هر کس که او را خویش نیست

حدت راه بیابان طلب از ما شود
تو کجا دانی که این منزل تو را در پیش نیست

ار فغان چنگ تو وز نوش مستان گوش من
آنچنان پر شد که جای پند نیک اندیش نیست

گر **جلال** از بیخودی در پرده میگوید سخن
از کرم معذور داریدش که او را خویش نیست

۱۴ - جهانگیر میرزا

کرده ام عهدی که نگذارم ز کف پیمانه را
تا به بینم گردش آن نرگس مستانه را

ای که گفتی عشق را از من دوا کن من ز عشق
آنچنان مستم که گم کردم ره میخانه را

۱۵ میرزا حبیب۱ اصفهانی

ای که این موجها که در سر تست
در نهان خنجریست در دل ما

---

۱ - حبیب اصفهانی در عقلیات مشهور زمان بود و نتایج انکار حکما را با معارف اصحاب شهود و تطبیق می نمود - در عباس آباد اصفهان بجوار رحمت الهی آسود (شمع انجمن، ص ۱۲۸) -

Marfat.com

عود و عنبر خجل ز زلف تو هست
حلقه اش حلقه ایست گردن ما
قبلهٔ مسجد است ابروی تو
چون کمندی ببند گردن ما

چون دو چشم تو کس ندیده بچشم
چون دو لعلت نیافریده خدا

در و یاقوت پیش دندانت
همچو روی حبیب گشته سیاه

* * * *

جعفر که صدای او کند غارت هوش
در وصف صدای او زبانست خموش

گر گل شنود صدای او در گلشن
دیگر ننهد بنالهٔ بلبل گوش

* * * *

ای قاضی شهر از تو پرکار تریم
با این همه مستی ز تو هشیار تریم

تو خون کسان خوری و ما خون رزان
انصاف بده کدام خونخوار تریم

* * * * *

آقا که بود ببزم خوب آرایی
که هست کسی چه او با روشن رایی

بکر سخنش گر انگبین باشد به
در شهد کجا رسد باین بکرایی

۱۶ - دختر کاینی تخلص حجاب

نمودم نالها تا نرم شد دل پاسبانش را
که یک ره داده رخصت تا ببوسم آستانش را

Marfat.com

بگوشم نالهٔ زاری رسد از طرف گلزاری
همانا بلبلی گم کرده باشد آشیانش را

نصیحت اینقدر ناصح نمیکردم ز عشق او
اگر از چشم من دیدند قد دلستانش را

هزاران خسرو آید کوهکن اندر سر کویش
چه بکشاید بشکر خندهٔ شیرین زبانش را

چه دلدارم کند هر دم فغان و ناله و زاری
که شاید مهربان سازد دل نامهربانش را

شود هر لحظه افزون در دلش میل جفا کاری
بخون خویشتن غلطان چه بیند کشتگانش را

کشیدستم بسی جور و جفا از آن ستم گستر
که دادن شرح نتوان تاقیامت داستانش را

ز شوق دیدنت آمد بلب جان حجاب آخر
بیا یکره رهایی بخش جان ناتوانش را

* * * *

شب‌قدرست‌و دست دلبرم در گردنست‌امشب
تعالی شانه، معشوق در کام منست امشب

کجایی مطرب مجلس حریفان را نوای زن
تو هم‌ساقی‌شرابی‌ده که‌بشکن بشکن است امشب

عجب بزم خوشی‌داریم و یاری‌دلکشی داریم
برغم مدعی ما را سر در سفتن است امشب

ز قهر و خشم دلدار و ز لطف بیکران او
بحمدالله والمنه که بزمم روشن است امشب

شراب صاف و یار شوخ شنگ و ساقی مهوش
حجابی‌جان‌فدا می کن‌دم‌جان‌دادن‌است‌امشب

Marfat.com

بغیر از حرف عشق استادم ایدوست
نداده حرف دیگر یادم ایدوست

نه یادم میکنی ای بی مروت
نه یادت میرود از یادم ایدوست

تو میگویی که کرده ابزد پاک
برای عشق تو ایجادم ایدوست

تو بی مهر و فلک با من بکین است
که خواهد داد آخر دادم ایدوست

فروزان کردی آخر آتش عشق
زدی بر خرمن بنیادم ایدوست

قفس بس تنگ گشته بر من زار
مگر در خون کشد صیادم ایدوست

کنم هر شب نُغان و نالهٔ زار
که شاید بشنود فریادم ایدوست

ترحم کن بجانم از ره لطف
قدم نه در خراب آبادم ایدوست

حجاب از رفتنت گوید شب و روز
که از هجرت ز پا افتادم ایدوست

* * * *

همره غیر چه آن ماه جبین میگذرد
آهم از چرخ و سرشکم ز زمین میگذرد

نه مرا طاقت امید و نه هجران وصال
آری ایام بعشاق چنین میگذرد

حاصل عمر همه صرف شد اندر ره عشق
شادم از حاصل عمری که درین میگذرد

Marfat.com

هر شب اندر غم هجران تو ای مایهٔ ناز
نالهٔ زار من از چرخ برین میگذرد

دل من برد ولی در پی جانست مرا
کار من بابت بی مهر چنین میگذرد

چیست بازی بجهان عشق که اندر ره او
عاشق سوخته دل از سر دین میگذرد

چه توان کرد بآن سنگدل مهر گسل
دل ربوده ز من و جان بکمین میگذرد

دمی از لطف نظر کن ز حمایت بحجاب
هر شب از کوی تو نالان و حزین میگذرد

* * * *

از جور یار نیست ترا جز ره گریز
ای دل بدرد خو کن و از دیده خون مریز

دل بی سبب نگشت بزندان غم اسیر
دیوانه شد ز حلقهٔ آن زلف مشک بیز

بنشین که ساخت کار مرا نیز غمزه ات
دیگر برای کشتنم از جای بر مخیز

ناصح مکن نصیحتم از عشق گلرخان
خوشتر ز عشق یار بود در جهان چه چیز

صبر و قرار و دین و دلم را بغمزه برد
دارد خیال آنکه برد جان بعشوه نیز

واعظ تو را چه کار برندان باده نوش
آگه نشد کسی ز مکافات رستخیز

با غیر مهربان شده آن یار مهربان
با من جفا حجاب کند از ره ستیز

Marfat.com

آئینهٔ حق نماست این دل
یا جام جهان نماست این دل
یا آئینهٔ جمال شـــاه است
یا جلوه گه خداست این دل
یا مرکز عالم وجود است
یا دائرهٔ سماست این دل
یا قطرهٔ بحر بیکران است
یا گوهر بی بهاست این دل
یا روی حجاب گشته طالع
یا جام جهان نماست این دل

* * * *

جانا فدای نرگس جادو فنت شوم
قربان آن دو آهوی شیر افگنت شوم
بردی بیک کرشمه دل و دین و صبر و هوش
ای من فدای شیوهٔ دل بردنت شوم
گفتی که غیر را ندهم جا بجای تو
حیران عهد بستن و بشکستنت شوم
تا کی ببزم غیر نشینی و می خوری
شیدای آن نشستن و می خوردنت شوم
تا چند گوئیم که مرو از درم حجاب
خواهم که پایمال سم توسنت شوم

* * * *

تا بکی در رخ زیبای تو حیران باشم
تیغ برکش که به پیشت همه قربان باشم
گر نه جان از تن ماهست خیال تو و بس
بهتر آنست که خود صورت بی جان باشم

Marfat.com

چونکه سودای تو را نیست سری یا سامان
خوشتر آن است که من بی سروسامان باشم

تا بجز نقش تو از لوح نظر شوید اشک
همهٔ عمر ازانست که گریان باشم

لذت درد غم تو نشود روزی دل
گر ز درد غمت اندر پی درمان باشم

کامجویی بره عشق چه نیکو نبود
لایق آن است که پس بندهٔ فرمان باشم

چون بود زخم تو را خاصیت آبحیات
زیر تیغ تو ازانست که خندان باشم

چون گدایان درهر سفله رویم از چه حجاب
در خرابات در آئیم که سلطان باشم

* * * *

از چه با دردکشان بر سر ناز آمدهٔ
بر سر ناز و تغافل ز چه باز آمدهٔ

بخرابات نشینان بحقارت منگر
ای که با دلق ملمع ز حجاز آمدهٔ

با خبر باش بهر شعبده از راه مرو
ای کبوتر که بجولانگه باز آمدهٔ

خواطر خویش بیارای باخلاص نخست
زود تر آنکه بمسجد بنماز آمدهٔ

بمراد دل خود باز رسی خوشدل باش
ز بر دوست که با عجز و نیاز آمدهٔ

پرده بردار ز رخسارهٔ چون مهر و مهت[1]
ای که رشک همه خوبان طراز آمدهٔ

---

۱ - مهی (ر) ـ

Marfat.com

ترک می کردی و گویی سخن از زهد حجاب
راستی را ز حقیقت بمجاز آمدهٔ

* * * *

نیک بختش خوانم و نیک اختری
کش بود از آبحیوان ساغری

شاهدی شیرین عذاری مهوشی
لعبتی خواطر فریبی دلبری

حور زادی محفل از وی چون بهشت
خواصه چون باشد بدستش کوثری

هر که این دولت میسر باشدش
پنج نوبت گو بزن با لشکری

تا نه بندد در بروی دوستان
کش برخ نکشاده از رحمت دری

نیک در ظلمات غم سرگشته ام
ساقیا زان آبحیوان ساغری

ماهرویا بی تو ام آرام نیست
هیچت افتد تا بجویی خواطری

چون تو نبود دیگری ور نیز هست
از تو الفت چون توان با دیگری

آمدی وز من اثر باقی نماند
صرصری بگذشت بر خاکستری

گر حجاب از غم بسوزد چون قضیب
زین چه نقصان باشدش مه پیکری

خفته بر بالین راحت را چه غم
از غمش ناید ببالین گر سری

Marfat.com

گر بکوی تو من ای یار گذر داشتمی
خاک آن کوی پی کحل بصر داشتمی

کی بکوی تو جفا جوی گذر داشتمی
گر ز خوی تو ز آغاز خبر داشتمی

مرگ زود آمد و نگذاشت عیان گردانم
آنچه در عشق تو ای ماه نظر داشتمی

کی بمحراب شدم بهر برآوردن کام
گر نه دربانی میخانه خبر داشتمی

یاد باد آنکه چو شمشیر جفا می راندی
سینه را پیش تو ای شوخ سپر داشتمی

یاد باد آنکه ز کوی تو چه بر می گشتم
درمن از اشک پراز لعل و گهر داشتمی

کی شدم خستهٔ آن ناوک دل دوز حجاب
گر چو اغیار من زار خبر داشتمی

* * * *

دل از من برده شوخ دلستانی
بلای جان و آشوب جهانی

فروزان اختری تابنده ماهی
صنوبر قامتی سرو روانی

پریرویی ظریفی شوخ چشمی
بتی حورا وشی آرام جانی

نگار تند خوی زود رنجی
بار باب وفا نا مهربانی

Marfat.com

پریشان سنبلی مشکینه موی
غزلخوان دلبری شیرین زبانی

بلورین گردنی شمشاد قدی
قیامت قامتی سرو روانی

بزلف و خال و خط غارتگر جان
برخ مانند ماه آسمانی

نیالاید اگر دل خون عشاق
ز مروارید تر دارد زبانی

ز باریکی میانش همچو مویی
میان نکته دانان نکته دانی

برفت و برد عقل و هوشم از سر
بمن بگذاشت جان ناتوانی

حجاب از هجر جانش بر لب آمد
ببالینش بیا آخر زمانی

* * * *

آخر ثمر مهر تو کین بود ای دوست
سودای تو خصم دل و دین بود ای دوست

سر قاعدهٔ محبت این بود ای دوست
نه شیوهٔ دوستی چنین بود ای دوست

* * * *

برداشته شد حجاب از دختر رز
در پرده شد آفتاب بر دختر رز

شهریست پر انقلاب از دختر رز
زیبا پسران خراب از دختر رز

Marfat.com

۱۷ - من کلام عبدالله شیروانی تخلص حسرت،

ای از تو اساس حسن برپا
وی بر تو لباس ناز زیبا

ای روی تو نور عالم افروز
وی قد تو سرو گلشن آرا

ای همچو منت هزار کشته
از کشتن چو منت چه پروا

در پای تو کاش میرم امروز
تا فرد نمانم از تو فردا

رخسار مپوش ای پری روی
زنهار ز عاشقان شیدا

بربود نگاری از نگاهی
از کف دل و دین و طاقت ما

دردیست مرا بدل که باشد
عاجز ز علاج او مسیحا

از دیدن او نظر فرو بند
حسرت تو کجا و این تمنا

۱۸ - حسن علی خان میرزای قاچار

در پیش تو هیچ رنگ را رنگی نیست
شمشیر مکش که با تو ام جنگی نیست
خواهی که اگر تمام عالم بکشی
تو پادشهی ز تیغ تو ننگی نیست

---

۱ - نسخهٔ ر -

Marfat.com

شوخی که قبای ارغوانی پوشید
گویا که بخون کشتهٔ خود غلطید
دستی نازم که دست او را نگرفت
پای بوسم که پای او را بوسید

۱۹ - آقا حسین یزدی

بیا ای ساقی زیبا بر و دوش
بیا ای با تو زیبایی هم آغوش

بیا ای رشک شام از زلف مشکین
بیا ای غیرت صبح از بناگوش

۲۰ - حسین علی میرزا

دارم من سودا زده در بزم خراب
خواهش بچهار چیز ای اهل کتاب

این چار که بر شما شمارم هر یک
تار است و ربابست و کبابست و شراب

* * * *

ای بر فلک حسن رخت ماه تمام
روی تو بمه تراست خورشید غلام

دیگر بچه دل صبر توانم که ز هجر
شد تیره و تلخ جان بکامم چه مدام

Marfat.com

۲۱ - نواب ابوالفتح خان پسر کرم خان زند تخلص حشمت

۴۰۴ بعاشق معشوق دیده میماند
بشاهباز شکار رمیده میماند

براه رفتن و اندر عقب نگاه کردن
بطرز آهوی صیاد دیده میماند

بیاض گردنی از زیر زلف او دیدم
که لمعه لمعه بصبح دمیده میماند

ز بس بمکتب غم مشق لاغری کردم
تنم چه کاغذ مصدر کشیده میماند

ز بسکه زرد و ضعیفم هر آنکه دیدم گفت
که این بعاشق هجران کشیده میماند

بگرد لعل لبش دانهای تبخاله
که قطره قطره بشهد چکیده میماند

وکیل کل مهمات حشمت بیدل
بخانه زاد نمک پروریده میماند

۲۲ - میرزا زین‌العابدین هندی تخلص حشمت

غمت تا خار دامانست ما را
فراغت از گلستانست ما را

کجا هرگز دل از شادی کند یار
دلت تا همدم جانست ما را

چرا نالیم از دردت که این درد
بسی خوشتر ز درمانست ما را

اگر چه مرگ بس مشکل بود لیک
جدا از تو بس آسانست ما را

Marfat.com

ز اشک پرده در کنز شورش او
تو گویی روز طوفانست ما را
عیان خواهد شدن رازی که اکنون
درون پرده پنهانست ما را

بدل حشمت هزاران ریش افزون
ز نیش خار هجرانست ما را

قصیده ۱۵

درود آورم بر جمال محمد
خرد نقطه‌ای از کمال محمد

کمان فلک خم برای سجودش
مسطح سپهر از نعال محمد

علوم سماوی و علم لدنی
بود نقطه‌ای از فعال محمد

بنازم بدر یتیمی که آرد
بتاج کیان دست بال محمد

بود فضله‌ی خوان احسان جودش
جهان سر بسر از نوال محمد

بیک حلقهٔ میم احمد نگنجد
گهرهای معنی است بال محمد

---

۱ - هر دو نسخه‌ها اسم و تخلص شاعر ندارد، اما در مقطع تخلص حشمت مندرج است -

Marfat.com

بحسن و صفا ماه مصری چه ارزد
بخال جمال بلال محمد

بود طیب و پاک و پاکیزه کامل
خصال محمد فعال محمد

نشاید نقاب از رخ گنج مکنون
ید الله برای جلال محمد

چه آرد کلیم الله از دست ابیض
که گردد مقابل بخال محمد

چه آرند حوا و مریم ز عفت
حضور کنیز عیال محمد

چه قطرهٔ زنگی بود آب حیوان
حضور شراب زلال محمد

بود شهد شیرین طوبای وحدت
ثماری که آرد نهال محمد

نشد کعبه مسجود ارباب بینش
نشد زیر پا تا سفال محمد

کتبخانهٔ چار دفتر نگنجد
بیک نقطه جای خصال محمد

ز سدره گذشته نشسته بکرسی
براق محمد جلال محمد

گران قدر گوهر سبک روح پرور
وقار محمد مقال محمد

درخشنده ایمان مهر منور
ببارد یقین ز اتصال محمد

Marfat.com

ز لوث صنم پاک بطن حرم شد
بدشت وغا از قتال محمد

جهان سر بسر نقش وجه سرای
بود پرتو از جمال محمد

بجز ابن عمش نیارد شدن کس
بجان محمد مثال محمد

همه طیبین و همه نور احمد
امامان دین هم سگال محمد

بجز روسپیدی چه آرد معاصی
شفاعت چه آرد سوال محمد

بیاری اگر انگبین بهشتی
حرام است غیر از حلال محمد

اگر جامهٔ مصحف آرد ببر کس
در آید اگر زیر بال محمد

بقعر سقر سرنگون جای گیرد
نیارد کسی کو مقال محمد

ندانم چه آشوب و غوغا بپا شد
که گشتند پامال آل محمد

بجای سرشک اشک حسرت ببارم
چه آرم جز این از جمال محمد

ز حشمت هزاران سلام و تحیت
بروح محمد بر آل محمد

* * * *

سپیده دم چه علم زد ز چرخ شقهٔ هور
شنیدم آیت نصر من الله از لب حور

---

۱ - دد نسخهٔ ر بمیرزا رضا قلی هدایت منسوب شده -

Marfat.com

بپای رایت اسلام تو بهم بشکست
سپاه بتکدهٔ چین چو کاسهٔ فغفور

گسیخت رشتهٔ زنار برهمن در هند
شکست خانهٔ طاغوت و معبد نسطور

بیا که در حرم قرب قدسیان به ثبات
برند ذکر جمیل ان سعیکم مشکور

صفای خلد مزین بمقدم مدحت
برقص حور و شراب طهور و جام بلور

بیا سرادق عفت همه غزالخوانان
بنوش بادهٔ شوقند هر یکی مخمور

مقام عزل بدربان دوزخست همه
نشسته بسته در او پل شکسته راه عبور

فگنده جوهر اول برات بیزاری،
بدوستان و محبان ز شرح حشر و نشور

چمن چمن همه آراسته مزین فرش
قصور جای جواهر نمانده زیب قصور

بذوق مقدم تو حوریان نشاط برند
بنوش حامل عرشند مست بادهٔ شور

کشیده خوان کرک شب چراغ چیده فلک
نجوم نقل و قمر قرص و زعفرانی هور

چه مانع است تو را ای یگانهٔ آفاق
برنج از چه دری اندرین سرای غرور

تو از دیار حبیبی بیا خرام بناز
بعیش سر ببری در قدم سرا مبرور

Marfat.com

بمیهمان نرسد در مضیف دل بستن
که میزبان بشود دل گران و خلق نفور

دو دم فزون نتوان کس نفس کشد یکدم
در آمدن بسرا و درون شدن در گور

تو رشحه‌ای بجهان جدول شراب روان
بجز ز مد محیطی شوی به بحر بحور

شراب سرخ چه جوئی درین سراچهٔ غم
چه حیض بنت عنب شد فشردهٔ انگور

شوی چه صید بچنگ اجل چه چنگ زنی
عقاب وار بمشت پری سر عصفور

کشی بکوه و کمر خلق و پا زنی خنجر
ذبیح وار بنه خنجری دم ساطور

چه بوم از چه پرئ بر سرا و بام کنشت
بیا سراچهٔ مقصود و منزل معمور

مبند دل بسرای که گور تو بکنند
کفن بپوش که پوشید جامهٔ سیفور

بگور در شوی آخر کنون چه میطلبی
چه جامه کهنه شود مندرس شود تن عور

بمشت کاه و جوی همچو چارپا در بند
کهن خرابهٔ اصطبل میکنی نشخور

بانتظار تو سکان عرش رنج برند
اگرچه رنج نگردد بگرد شان از دور

چه کار داری ازین دیر بت پرستان کار
چرا بعاشق و آزادگی شوی محصور

Marfat.com

بهرزه چند خرامی مگر خراباتی
بسر شعور بیاور بیا ببزم حضور

که بسته دل بصنم منزل کنشت خراب
نماند عاشق زاری خراب خانهٔ زور

بگفتم این نه مرا شادمانی آرد بار
بدین ترانه ننازم بدین نیم مشکور

بهشت و هر چه درو هست ارزنی نخرم
غبار درگه شاهنشه است به ز قصور

شراب سرخ ننوشم بجام لعل سپهر
سرشک شوق بریزم ز دیده رنگ هور

مراست شوق دیار حبیب چندان سر
که خاک مقدم او به ز کحل دیدهٔ حور

اگر ز پای بیفتم بروبم از مژه خاک
زنیش خار بجویم مراتب منصور

سری مراست بر آن آستانه کز ره صدق
بدیده سرمه کشم بر سر افسر فغفور

به بین ببارگهی کآفتاب از ره قدر
بنور وجه کند طوف مرقدش ما حور

ازان ز درگه او آفتاب خشت طلا
بزرگری بستاند بمزد خود مزدور

بنور لمعهٔ آن مرغ بال زرین پر
به پشت چرخ زند چرخ طایر شب کور

علی عالی اعلی امام هر دو سرای
دوتا ست بر در او قامت فلک مجبور

Marfat.com

شه سپهر شجاعت امام بیشهٔ حق[1]
امیر کل امیران سروران جهان

خمیر پنجهٔ زورش درد ز روئین تن
چه سوم روغن سیلان فشردهٔ معصور

چه این ترانه بمن شد جواب وجه حسن
بحالتی که نبودم بخویشن چون مسحور

بگوش هوش سروشم رسید دیگر بار
که ای تمام وفا در فراق ما مهجور

چشیده زهر فراقی بیا بعجلهٔ ناز
بنوش شهد وصال ای جفا کشن مهجور

بیا بیا که بود طالب تو شاهد حسن
نظر کشا رخ مطلوب و شاهد منظور

کنون چه عذر که مطلوب طالب تو بود
سمند فکر بتاز و سوار شو بستور

چو این حدیث بگوشم رسید برجستم
عنان فگنده فگندم بطرف مقصد بور

که ناگهان اثر روز جلوه پیرا شد
شگفته مطلعی آمد دگر بجلوه ظهور

سپیده دم چه شدم محرم سرایی شعور
شنیدم آیت لاتبأسو ز عالم نور

برو کشایی وجه اللهت گواه آرم
نصیر او سر دار است و نغمهٔ منصور

---

۱ - همین -

Marfat.com

لطافتی است بگلزار خوبیت کز اوج
کشیده سبزهٔ رخ خلد سایه اش از نور

بنور وجه تو خورشید گشته بدر مثال
چکد ز حسن جبین انجم عرق موفور

زلال خضر ز آب لبت حیات برد
کلام دلکش تو لن ترانی آرد نور

سرود دلکش نوروز در غزلخوانی
بمدحتت بسرایم نوای نیشاپور

ز خطبه خوانی تو منبر فلک پر نور
مقام سکنهٔ داؤد شد ز لحن زبور

نسیم لطف تو گر بگذرد دمی برخاک
غدیر وار سراپا شوند اهل قبور

چکد طراوت لطفت اگر بشعلهٔ نار
فسرده تر شود از زمهریر برف ثبور

بوسع گلشن خلقت دو باغبان دیدم
ازل کشیده بطول و ابد بارض سنور

بمصحف رخ تو خط سبز رسته چنان
که ان یکاد ببرگ گلی بود مسطور

بعلم تست عیان آنچه در قلم جاریست
بلوح سینهٔ محفوظ گوهر گنجور

بطرف عرش تو نه آسمان چو گو غلطان
بکنج گنج تو خورشید نقد عشر عشور

بمدحتت بسرایم چنان غزل از شوق
بوجد زهره زند دست رقص صدر صدور

Marfat.com

بهر لسان که ثنای تو می شود جاری
بصیرتست بدان نغمه و منم معذور

مگر ز علت غایی مآثر آمده است
یگانگیت برسز کلام من مأثور

اگر ثنای خداوندیت بیارایم
چه در دقایق ایام و در سنین و شهور

همان مقولهٔ طور است در جواب کلیم
چه چاره ای ز کلامم که آید این دستور

به ظل مرحمتت خلق را لباس حیات
اگر نه دهر ندیدی بخاک جز تن عور

هر آنکه فضل نهد بر تو جز محمد را
ز بطن مادر خود آن شقی بزاید کور

تویی که ذات نبی هر که آن نیارد صدق
گرفته مادر او شوهری دگر ز ذکور

ازان بسایهٔ تو آفتاب سیر کند
تو را نمانده چه او سایه غیر از نور

اگر نه از کف دریات گشت حامله ابر
الی النشور بماندی عقیم قطرهٔ نور

تویی مطاع و جهان در جهان بطاعت تو
کشیده رشتهٔ طاعت بگردن جمهور

ز کار عدل تو دندان گرگ میش کشید
گوزن شاخ کشد در کنار شیر غیور

دو سر کشیده کشد تیغ های شاخ بسر
به مرغزار امانت چه شیر نر شد کور

Marfat.com

ز حسن و خلق تو دلهای دوستان خرم
بهار خلد و رخ حور و یوسف مشهور

نسیم امر تو شاها سبکتگین ببرد
صبا ز صرصر بور و مسا ز تار دبور

چو آب گیری تیغت بخون شود گلنار
بلعب یاد کند آذر شراب طهور

کشد بطاعت خود آفتاب عصر بلند
یداللهیت بسر پنجهٔ دلیری و زور

شراره ای چه ز قهرت رسد باوج محیط
شود مزاج سمندر طبیعت محرور

تمام اخگر دوزخ چه لاله زار شود
گمان شود که بهشتی است فضل رب غفور

سموم خشک کشی گر به گلشن اشیا
کشد تنورهٔ خورشید از پی کافور

ز ذوالفقار دو دم خصم را دو پاره بزن
ز آب گیری، آن خلق بدکنش منجور

سنان گرفته جهان و جهان سنان دگر
دو کون بطاعت اکبر ز طاعت مامور

ز شوق شعلهٔ صمصام آبدار ز ابر
ببرد آب و بزد برق نیشتر زنبور

قضا بامر شما نازل است بر اشخاص
اگر نه بود مؤبد بحبس تا دم صور

چنان نهیب تو در جسم ظلم رعشه فکند
گمان فتد که فتاده است ارض نیشاپور

Marfat.com

بجز رضای تو تقدیر رفته شد تاخیر
چه هست بازوی تقدیر از تو پر مقدور

زعود ابیض انجم بمجمر خورشید
بکعبهٔ کرمت قدسیان کنند بخور

قمر بروضهٔ خلد آفرین بمشعل شب
کشک کشش است سر شام تا سحر ناطور

جهان بصحن مقدس چه خردلی ماند
بدور بارگهت دور نه سپهر قشور

کبوتران حریمت چو بال بکشایند
بزیر بال در آیند قدسیان چه طیور

بخوان بدرگه با حشمتت هدایت را
بآستانه کشد گردن رضایت حور

چه دسترس بودم در ولایتت بولات
بوسع ملک بجویم بکشور شاپور

رضای تست مرا گوهر خزینهٔ دل
که نیست حاجتم از خسرو زمانه کرور

بخوان دهر ز جود شماست نعمت دهر
برات رازق و جبریل کرده آن مذکور

بتار جان زده ام چنگ در ستار قلاب
مقام شوق وصال تو ساز در طنبور

محبت تو جگر پرورم چو آب انار
فراق نشتر الماس و نشتر ناسور

قسم بجان شما خورده ایم و خم غدیر
که جز شما نکند خواطر غلام خطور

Marfat.com

چنان بعهد ولایت مراست محکم دست
که جز کفت نشود چنگ تا دم ناقور

هر آنکه نیست بعهدت بگردن طاعت
فگنده طوق ملامت بگردن باعور

بلوح ناصیه ام نامهٔ محبت تو
بمهر خاتم پیغمبران بود مشهور

چکیده شیر تو در حلق من جگر پرور
ازان چکد ز لسانم چکیدهٔ انگور

بلا اله سخن صدق گفته شد کاحباب
بحب جاه بنوشند جام ماء طهور

هر آنکه نوش کند جام کوثر است سبیل
وگرنه ماء حمیمش گواه حشر و نشور

حسود مسند قدر تو خنجر آچین باد
نشسته بر جگرش نیش سودهٔ سامور

دلم بناله نایست زان جگر خواران
نفس کش است دم سوز سوزش طنبور

هزار نشتر الماس و نیش زنبوران
مذاق اکحل ناجنس باد تا دم صور

مباش عمر عدو سال و ماه و روز و شبی
بجز دقیقه ولیکن حساب آن بکسور

تو خانه زاد خدایی خدا گواه من است
ز ظل مرحمتت بندهٔ خدا مغفور

اگر نه دست شفاعت بحشر بکشایی
بنار سلسلهٔ قهر می شوم مقهور

Marfat.com

غبار معصیتی گر ز روی من خیزد
ز عکس زاغ شود بر رخ شب دیجور

بسوز هیزم غضبان من بروز جزا
بسینه ام چو فروغد محبت تو ز هور

شکست دیو درون من سیه‌کاری
زجاج سبحهٔ اعمال تا ز سنگ فتور

بود چو خازن جنت بهشت را دربان
نمی هلد بخداوند هور وحی غفور

سیاه نامهٔ اعمال من سفید آور
مباد بیم بر آن بنده ایکه شد مشهور

اگرچه نیست ازانم هراس و بیم ولیک
اهانت است بمولا بضرب عبد غفور

غبار درگه تو آبروی حشمت ماست
هلد ز دست ز دامان اگر کسی ساطور

منم سوار سخن نی بزین و رستم رخش
چو زال چرخ نزاده چنین پسر پر هور[1]

گذشته رایت فکرم ز قندهار و هرات
رسیده نوبت تسخیر کابل و لاهور

فگنده غلغله در قلب لشکر خصم
شکست سلم بروم و گریخت عسکر تور

باوج نظم بلندم ظهیر پس فطرت
به پیش بینش کرگس ز تنگ چشمی مور

تو را بقافیه سنجی چه کار ای احمق
چو بکر زاد تو دادست بکر باد فجور

---

۱ - چه زال را که نزاده چنین پسر پرزور (د) -

Marfat.com

ز شاعران جهان و سخنوران کهن
گرفته ایم بمداحی علی منشور

گهر فشان چه شود خامه ام بصفحهٔ بزم
برشته حور کشد گوش سر شه دستور

چکد طراوت آبحیات از قلمم
صفای شیر مصفا بجام شهد شعور

بعین راستی آرد جلای کحل بصر
بچشم کج نظران جای کحل غورهٔ شور

بجز توجه روح‌القدس ضمایر پاک
بکشت حاصل و بس نکته‌ای ز بحر بحور

مهیمنا به بزرگی و کبریایی ذات
بعز احمد و حیدر براکعان سحور

یکی صحیفهٔ اعمال ظلمتم منکر
گرفته در شط کوثر سیاه نامه بشور

۲۳ - دختر مازندرانی تخلص حورا (حور)

گفتم ز خط چو هاله کشد گرد ماه را
شاید دهد مراد دل داد خواه را

خطش دمید و هیچ دلش مهربان نشد
گویا خواص مهر نبود این گیاه را

تاثیر عشق بین که باین ضعف می کشیم
صد کوه غم چنانکه یکی برگ کاه را

Marfat.com

گیرم که هست آه دل خسته را اثر
آن قوتم کجا که کشم از دل آه را

گفتم باو نظر نکنم در حضور غیر
شوق از کفم ربود عنان نگاه را

جرمی نکرده ام که به تیغم زند ولیک
شادم نه آنکه می کشد او بیگناه را

زاهد ز زلف حور حکایت چه میکنی
نادیده ای تو آن سر و زلف سیاه را

* * * *

ای جلالت گشته مرآت جمال
وی جمال تو عیان اندر جلال

آفتابی چون جمالت لم یزل
خود نتابد از سپهر لایزال

ز آتش شمع دل افروز رخت
سوخته پروانه سانم پر و بال

در ثنای شکرستان لبت
طوطی طبعم شده شیرین مقال

ساکنان کوی عشقت را بس است
کثرت وحدت برویت خط و خال

ساقیم مست است و میریزد بجام
عاشقان را می ز مینای وصال

از دل و جان کیست جز نور تو حور
محترم اندر حریم ذوالجلال

Marfat.com

هر دم برنگی رخ می نمایی
جان می فریبی دل می ربایی

از سبزه بر گل پیرایه بندی
اکنون که بر خد خط می نمایی

در فتنه جویی آشوب شهری
ای در نکویی صنع خدایی

دل می کنی ریش از تیر غمزه
از چشمهٔ چشم خون می کشایی

تا بوالهوس را دل میکنی شاد
بر جان عاشق غم می فزایی

حورا چه رو داد کز آشنایان
بیگانه گشتی از آشنایی

۲۴ - میرزا محمد شیرازی تخلص حیرت

ز دست جور تو از دیده خون رود یارا
چه سرو بر لب آنجویبار نه پا را

بخاک کوی تو ام آرزوست خاک شدن
بزیر خاک برم ترسم این تمنا را

بفکر زلف تو امشب گذشت در فکرم
که بی رخت بسر آرم چگونه فردا را

سرت نگشته چه پامال غم چه میدانی
ز عشق خود غم عشاق بی سرو پا را

Marfat.com

فغان که گشت میسر وصال دل از شرم
نمیکند نظر آن طلعت دل‌آرا را

نمی ربود دلش حسن یوسفی هرگز
نه می نمود اگر روی خود زلیخا را

بخنده لعل گهربار[1] بر کشاد به بند
ز رفع بخشی آن لب لب مسیحا را

عبث ز پای دلم رشته را کنی، چه ز تن
گسست رشتهٔ جان مرغ رشته بر پا را

ربود پس چه دل از دست بهر دلداری
ببزم دیدهٔ حیرت دمی بنه پا را

* * * *

اسیرم درغم هجری چه هجری هجر یار امشب
نیامد قاصد و مردم ز درد انتظار امشب

برون چون کرد دوش از حلقهٔ خیل سگان خود
مرا انداخت پیش پاسبانان انتظار امشب

نشسته با رقیبان و همه شاد اند از وصلش
مرا در کنج تنهایی نشانده بی قرار امشب

نصحیت گویی بیحاصل نصحیت کم بگو با من
که رفته از کفم یکسر عنان اختیار امشب

دلم خون شد مسلمانان کنید از خانه بیرونش
مرا از دیده خون آید چه ابر نوبهار امشب

نفس در سینه می پیچد رفیقانم بگوئیدم
نموده مرغ روح از تن مگر عزم سفار امشب

---

۱ - شکر بار (نسخهٔ ر) -

Marfat.com

ز حال من بگوئید آن بت نامهربانم را
الهی همچو من گردی تو زار و بیقرار امشب

* * * *

به نیم غمزه بیکبار آن دو نرگس مست
قرارم از دل و جان برد و جان و دل از دست

مرا ربوده دل آن یار دلبر از دستم
که هست جان و دل خلق و عالمش نامست

بهوش باز نیاید بوقت شام ابد
که شام عشق تواش داده است زور از دست

مباد هرگزم از دام عشق آزادی
که شد اسیر تو هر کس ز قید عالم رست

ازان زمان که بدیدم دو لعل میگونت
خبر نباشدم آز آنچه در دو عالم هست

به بند پند مکن ناصحا گرفتارم
که از کمند سر زلف یار نتوان رست

ز یار رشتهٔ یاری نمیبرم حیرت
اگرچه رشتهٔ جانم ز جور او بگسست

* * * *

دلبران جمله ز عشاق وفا می طلبند
عشقبازان همه از یار وفا می طلبند

می نخواهند بجز کام دل بوالهوسان
عاشقان جمله ز معشوق رضا می طلبند

چشم کوته نظران صورت ظاهر نگرد
از رخت دیده وران نور خدا می طلبند

Marfat.com

همه خلقان ز خدا جمله سلامت جویند
ساکنان سرکوی تو بلا می طلبند

حیرتا بوالهوسان لذت جور و ستمت
چون توانند اگر مهر چرا می طلبند

* * * *

جمعی که کار نیک برای خدا کنند
کاری که میکنند بدون ریا کنند

از خلق روزگار کسی را چه حاجتست
بهر خدای حاجت او را روا کنند

هر دردمند را که بود مبتلای درد
درد و غمش بسان طبیبان دوا کنند

هر قرضدار را که شکایت کند ز قرض
قرضش ز روی لطف و عنایت ادا کنند

آن را به بند غصه که دوران فگنده است
زودش ز بند غصهٔ دوران رها کنند

بر وعدهٔ عطا که کسی را کنند شاد
نیکو بود زهی که بوعده وفا کنند

ایشان بملک خویش چه شاهند حیرتا
از فرط مرحمت نظری بر گدا کنند

* * * *

رحمی خدایرا که بمردیم ز انتظار
ای جان غم رسیده و ای یار غمگسار

دور از لب چو شکر تو ای قرار دل
نالد مدام همچو نی این جان بی قرار

Marfat.com

از جوی دیده تا بکنم اشک لاله گون
باشد روان ز عشق تو ای سرو گلعذار

آبی بر آتشم بزن از گفته ای که زد
آتش بجان ز حیرتم آن لعل آبدار

کحل بصر ز خاک در آن بمن رسان
ای خاک اگر گذر فتدت سوی آن دیار

بیمار عشق را نبود چاره غیر مرگ
دست ای طبیب من ز علاج دلم بدار

فصل بهار آنکه بنالد بروز و شب
حیرت مدام نالد و بلبل بشاخسار

* * * *

ساقی بیا که باد صبا شد عبیر بیز
آبی بر آتش دل زارم ز باده ریز

بی زلف تو شبم شب کور است در نظر
روزم جدا ز روی تو چون روز رستخیز

افگند در کمند دلم را و کشت زار
آن چشم آهوانه و آن زلف مشک بیز

باشد چگونه جان و دلم را قرار و صبر
هم غمزه جان گدازد و هم عشوه پر ستیز

مسکین ز جور هر چه پسندی بجان من
کز درگه تو نیست مرا طاقت گریز

هستی روان بمحمل ناز و نمی کنی
بانگ درا و نالهٔ زار مرا تمیز

حیرت گریختن نتواند ز دست دوست
هر چند بر سرش زند از غمزه تیغ تیز

* * * *

Marfat.com

از ساغر حیات ابد گشت باده نوش
جامی هر آنکه زد زکف پیر می فروش

مدهوش چشم مست و لب میگسار باد
هر کس که گشت باز نیاید دگر بهوش

بر کف نهاد ساقی وحدت چه جام عشق
پیر مغان ز لطف بگفتم که باده نوش

گفتم بگوئی نکته ای از سر آن دهن
گفتا که نیست جای سخن حیرتا مکوش

* * * *

چون کند از یاد هر دم خواطر جانانه رقص
می کند در سینه شوق این دل دیوانه رقص

دل برقص آمد ز مستی هر زمان در سینه ام
آری آری میکند دیوآنه از دیوانه رقص

دل بزیر تیغ او از قصد شوق خنجرش
شمع را چون سر فشاند چون کند پروانه رقص

رقص آرد دل چه بیند خال او از زیر زلف
مرغ بین آورده در دامش ز ذوق باده رقص

گوئیا افشانده دستی او بحیرت از نبیذ
کاینچنین آرد در و دیوار زین کاشانه رقص

* * * *

مرا باشد ز لعل شکرین یار چندان حظ
که دارد طوطی شکرشکن در شکرستان حظ

دلم را خوش بود در دام سر در زیر پر بردن
ندارد مرغ ما گوئی ز پرواز گلستان حظ

Marfat.com

مدام اندر قفس مرغ دل من زار می نالد
همانا باشد این مرغ خوش الحان راز افغان حظ

دل نالان من جوید مدام آن حلقهٔ گیسو
مگر این گوی خونین را همی باشد ز چوگان حظ

بیک تیر ار سپارم جان مکن رحم ای کمان ابرو
که صید عشق را باشد همی از تیر پیکان حظ

مدام این عشق عالم سوز را جا در دلم باشد
ندانم از چه باشد گنج را در جای ویران حظ

مدامم در گریبان است دست عشق از حیرت
مگر دیوانگان را دست باشد در گریبان حظ

* * * *

فراقت ای بت شیرین شمایل
قرار از جان ببرد و صبر از دل

جدا از لعلت ار نوشم می لعل
شود در ساغرم می زهر قاتل

مرا خواهد ز وصلت هر که ناکام
مبادش کام دل خود از تو حاصل

مکن منع نشستن ز آستانم
نخواهی داد اگر جایم بمحفل

بود مردن به پیش رویت آسان
نه مردن دور از روی تو مشکل

بود شمشاد با آن قد موزون
ز رشک قد سروت پای در گل

مذاق جان حیرت تلخ گردید
ز هجرت ای بت شیرین شمایل

* * * *

Marfat.com

تا ماه روی یار بر آمد ز بام ما
افتاد عکس طلعت ساقی بجام ما

روز نخست منشی دیوان سر غیب
بنوشت بر صحیفهٔ هستی دوام ما

* * * *

سرو رعنای قامت یارا
کرده جاری سرشک خون مارا

جان چه بستم بتار گیسویت
شد عنان دل از کفم یارا

* * * *

امشب ز غمت میان خون خواهم خفت
در بستر عافیت برون خواهم خفت

باور نکنی خیال خود را بفرست
تا در نگری ز خود برون خواهم خفت

* * * *

ای کاش که گردد ز کرم باده حلال
در رهگذری خاک شود آن گل چاک

وان گل که بود کلوخ با ساده رخی
بردارد و جان خود باو سازد پاک

۲۵ - درویش خادم دستشانی

ای سرو خوش خرام ز بستان کیستی
ای تازه گل گلی ز گلستان کیستی

خوبان تمام بر سر کویت نهاده سر
حیرانی تو اند تو حیران کیستی

Marfat.com

تا کی سمند ناز بجولان فگنده ای
چابک سوار عرصهٔ میدان کیستی

صبح وصال من ز فراق تو شام شد
روزم سیه تو شمع شبستان کیستی

مخدوم من بخادم خود کن نظاره ای
آخر بپرس ازان که تو گریان کیستی

۲۶ - من[1] کلام پادشاه جمجاه ملایک سپاه ظل الله فتح علیشاه قاجار متخلص بخاقان

وصف تو جز این نیافت عارف دانا
کز همه وصفی منزهی و مبرا

مدح تو گویند اگر ز غایت بیش
مدحت خورشید گفته اند بیغما

از تو که نایی نه درون و نه در وهم
حاصل خواهش یکی و بهرهٔ گویا

حکم که از تست سرکشی بچه قدرت
کار چه باتست دم زدن بچه یارا

دلبری از چشم و زلف و خال نیاید
دل تو ز ما می بری نه روی دلارا

تیغ تو دادی بترک غمزه که از خلق
خانه بتاراج برد و رخت بیغما

جلوه تو کردی ز روی خوب که از وی
دل شده آشفته و خرد شده شیدا

---

۱ - فقط در نسخهٔ "ر" -

Marfat.com

از تو نشان نی ز قربتست که دوری
ور تو بیای ز فکرتست که سودا

خود خبری بی نشان چه دور وچه نزدیک
با صفت لامکان چه پست و چه بالا

ذات تو را مدحت خرد بچه ماند
مرسلهٔ از خزف بگردن حورا

از تو چه یابیم ما که جز تو چه بینیم
ای تو بغایت نهان ز دیده پیدا

نیک و بد از ما بما رسد بحقیقت
ورنه تولا ترا چنانکه تبرا

* * * *

دور از رخ گلفام تو در سینه دارم خار ها
درد تو با جان و دلم تا حشر دارد کارها

از مهر روی گلرخان در سینه دارم خارها
آتش بجان و دل زنند این آتشین رخسار ها

بر روی ما ای باغبان بکشا در گلزار را
تا کی بحسرت بنگرم از رخنهٔ دیوار ها

وصلت کجا روزی شود روزی مرا ای دلستان
جان داده مشتاقان بسی از حسرت دیدار ها

هرگز نکردی تو وفا بر وعده ات ای بیوفا
در بیوفایی ها تو را من آزمودم بارها

مانند تو یوسف رخی دیگر ندیدم در جهان
هر چند با نقد روان گشتیم در بازار ها

بر عاشقان خسته دل زان لب به بخشا شربتی
افتاده بین بر خاک ره از هر طرف بیمار ها

Marfat.com

از حسرت کوی بتان نالان بود خاقان همی
مانند بلبل روز و شب از دوری گلذارها

ذخیره محمد موسی

* * * *

مرا که حد نبود بوسم آن کف پا را
هوس چگونه کنم دست بوس تو یارا

بوامق ار بنمایی تو آن رخ زیبا
کند فدای عذارت هزار عذرا را

اگر به طلعت یارم نظر کند یوسف
دگر هوس نکند دیدن زلیخا را

بیا به بزم من امروز کام جانم ده
مده بمن تو ازین بیش وعده فردا را

اگر بسوی زلیخائیم بسایم روی
ز قید یوسفی آرد برون زلیخا را

رسید یار چو خاقان بصد کرشمه و ناز
ربود یار سبک عشوه دل ز کف ما را

* * * *

ماه تابان است طالع گشته این یا آفتاب
یا برافکند زُ رخ چون ماه ماه من نقاب

سوختم از فضل چون آن مه دران دام آمدم
گوئیا خورشید آمد در کنارم بی حجاب

احتیاج ساقی و میخانه و خمار نیست
نیست مستی در جهان خوشتر ز ایام شباب

Marfat.com

مرغ دل از دام زلفت چون تواند شد رها
هست‌در هرحلقه‌ای از زلف تو صد پیچ و تاب
من نه تنها پای بند زلف مشکین تو ام
طرهٔ طرار تو دام ره شیخ است و شباب

قامتم چون‌چنگ‌وافغانم ز تاب‌از هجر دوست
چون کشاید دل مرا از نالهٔ چنگ و رباب

مردم از می‌مست میباشند **وخاقان** مست‌وی
عاشقان از عشق مست و بیگناهان از شباب

* * * *

پرنیان افگنده‌ای بر آفتاب
حیف باشد بر چنین صورت نقاب

عارض گلگون و چشم مست تو
رنگ از گل برد و مستی از شراب
صبحدم گر بگذری بر گلستان
از خجالت می چکد از گل گلاب

هر که دید آن چشم مست نیمخواب
خواب را دیگر کجا بیند بخواب

ماهرویان پری پیکر بسی
دید **خاقان** کرد محمود انتخاب

* * * *

بنشست ببزمگاهم امشب
برخواست غم از کنارم امشب
بکشاد میان نگارم امشب
باز آمده در کنارم امشب

از بخت مرا امید نبود
از یار امیدوارم امشب

Marfat.com

بودم چه هلال زاد ناگاه
شد ماه رخی دوچارم امشب

صد نعمت وصل باد روزی
من شاکر کردگارم امشب

از نرگس مست پر خمارش
در مستی و در جمازم امشب

از بهر نثار یار خاقان
جان دادم و شرمسارم امشب

* * * *

ای بر سر جمله دلبران تاج
ای داده به پسته‌ات شکر باج

روی تو که هست چون گل تر
زلف تو که هست چون شب داج

گلهای چمن نموده غارت
صحرای ختن نموده تاراج

ای قبلهٔ حاجت دو عالم
آن کیست که نیست بر تو محتاج

بر هر هدفی خطاست تیرت
چون سینهٔ من تراست تاراج

خط تو دمید چون شب قدر
حسن تو نهاده پا بمعراج

اندر عقبش روان دل و جان
خاقان چه برایت تو افواج

Marfat.com

نه گل چون روی زیبای تو باشد
نه طوبی همچو بالای تو باشد

کجا نور دل امیدواری
امیدی جز تمنای تو باشد

توی آن ماه بی همتا در آفاق
که نه خورشید همتای تو باشد

نهان از مردمان بنشین بچشمم
که اندر دیده ماوای تو باشد

نخواهی رفت هرگز از دل من
بغیر از دل کجا جای تو باشد

بخاقان کن نگاهی از سر لطف
اسیر چشم شهلای تو باشد

* * * *

دم تو جان بمرده بخشد باز
تو پیمبر نه‌ای و این اعجاز

دل محمود برده چشم ایاز
شد کبوتر امیر چنگل باز

سحر چشم تذرو رعنا بین
کز مژه دوخت دیدهٔ شهباز

بر دلم تیر غمزه اش بنشست.
جان بود مزد دست تیر انداز

با سپاه غمت چه چاره کنم
من بیچاره در شبان دراز

گر بخوانند این غزل خاقان
آن دو دانشور سخن پرداز

Marfat.com

نقد جان را نثار می سازند
خسرو از هند و سعدی از شیراز

* * * *

نسیما ازین ناتوان گر توانی
بصد آه و زاری پیامم رسانی

رسان و بگو بایدت بنده خاقان
گر آید برت مایهٔ شادمانی

جدا از تو تا چند ای نور دیده
ز مردم نهانی کنم خونفشانی

همه زهر و اشک ای ستم پیشه تا کی
بکامم ز چشمم چشانی فشانی

تو و خندهٔ شکر افشان نه پیدا
من و گریهٔ زهر ریز نهانی

تو و گلشن و خنده های عیانی
من و گلخن و گریه های نهانی

نسیما بکن عجز ما گر توانی
ز خاقان بخوان این عیان نهانی

قصیده من کلام پادشاه جمجاه ملایک سپاه ظل‌الله
فتح علی شاه در مدح جناب آقا محمد خان
غفرالله غفرانه،

ای بیاض گردنت مانند صبح نوبهار
ای رخت در چرخ خوبی آفتابی نور بار

Marfat.com

ابرویت در آسمان صبح همچون ماه نو
گیسویت در دلبری چون زلف خوبان تتار

کاکلت سنبل چه سنبل سنبل عنبر شمیم
دیده ات آهو چه آهو آهوی مردم شکار

خود دهانت غنچه اما غنچهٔ باغ ارم
هست دندانت در اما همچو در شاهوار

غبغبت باشد ترنج و صد ترنج از وی برنج
عارضت باشد گل و آن گل که گلها زوست خار

غمزه‌ات شاگرد اندر مکتب عاشق کشی
همچو ناز و عشوه اما هر دو را آموزگار

چشم بد دور از رخت ای دلربای هوشمند
جان فدای چشم مستت ای نگار میگسار

بسکه خون عاشقان ریزی بجرم عاشقی
محشری هر روز در عالم نمایی آشکار

از خدا دانم نمی ترسی ولی اندیشه کن
ز اجتناب مظهر و جاه و جلال کردگار

مطلع صبح جهانداری محمد شه که هست
مشرق مهر جهانگیری ز تیغ آبدار

داور انجم حشم دارای گردون احتشام
خسرو جمشید فر جمشید خورشید اقتدار

آن سلیمان حشمتی کز پاس او در بوستان
آن غضنفر صولتی کز پاس او در مرغزار

صعوه در چنگال باز جره گیرد آشیان
بره از پستان شیر شرزه باشد شیر خوار

Marfat.com

گر قضا فرمان دهد کو برخلاف اقتضاء
آن قدر قدرت خدیو آسمان فر شهریار

با دل پر خون چه ساغر شیشه خندد قاه قاه
در لب مینا چه جانان جام گرید زار زار

در نخواهد رای او تفریق هر جمعیتی
می شود چون خواطر عاشق پریشان خط یار

در پریشانی نخواهد غنچه را در شاخ گل
بشگفد گر بگذرد بر وی هزاران نوبهار

گر فروزد چهره از روی غضب از بیم او
رنگ بر خیزد زهر رخ گر چه باشد رنگ یار

گر کشد تیری ز ترکش آسمان لرزد ز سهم
ور نهیب آرد بر ابرش خار میگیر غبار

شعلهٔ سرکش حسامش را برزم سرکشان
سینه های خصم مجمر قطره های خون شرار

روز میدان بینی اندر پشت او زین سپر
همچو قرص مهر میدانش به پشت کوهسار

نیست اندر عرصهٔ میدان هماوردش برزم
گر بود خصمش سکندر ور بود اسفندیار

میکند در دست او هر تیغ کار نه سپهر
میکند در شست او هر تیر کار تیر مار

عام شد در عهد او آرام و نبود انقلاب
می ندانم از چه باشد بحر دایم بی قرار

آسمان جاها فریدون دستگاها داورا
ای ز عدلت گشته عالم تازه همچون نو بهار

Marfat.com

دوست را پاداش خدمت کن ز رحمت سرفراز
خصم را سر کوب چون مار و برآر ازوی دمار

دست بکشا چون زبردستی بسوی زیر دست
تا بکارت اندر آید روزگار آن روزگار

شکر کن آسایشی بگزین و بکشا تو میان
شاهد دولت هوایت از خدایت بر کنار

شمع سان بزم جهان را از وجودت نوربخش
عدل حفظت می نماید از هوا فانوس وار

حدخود خاقان تو را زین گفتگوها لب به بند
نزد هشیاران نصیحت گو مباش و هوشدار

پا بکش زین گفتگوها و مگو زین سان سخن
این زمان دست دعا بردار بهر شهریار

تا زمین و چرخ را باشد سکون و انقلاب
تا بود این را قرار و تا بود آن بیقرار

شوکتت بادا مدام و دولتت بادا بکام
دشمنانت پایمال و دوستانت پایدار

من کلام پادشاه جمجاه فتح علی شاه در مدح جناب آقا محمد خان

جان فدای چشم سحرانگیز تو کز ساحری
رونق از جادوی بابل برد و سحر سامری

دل اسیر کاکل پرچین مشکینت که آن
ملک جان گیرد بموی لشکر دل سرسری

Marfat.com

جلوه‌ات رنگین برنگ جلوهٔ طاؤس مست
قامتت گاه روش خجلت ده کبک دری

پیش مویت از خجالت آب خوش مویان چین
نزد رویت در تب و در تاب مهرخاوری

دست حسنت هر زمان سیلی زن رخسار حور
پای نغزت پای کوب دلبران عبقری

جمله خو در سر به پیشت جمع شد اماچه سود
شیوهٔ یاری نمیدانی و رسم دلبری

چون پس قتل اسیران خواهی از سهلی من
بگذری، برگردنت خونم گر از من بگذری

گرنخواهی ریخت خونم با دو چشم خونفشان
می برم پیش تو داد آسمان داوری

داور دوران محمد شاه که دادش کردگار
سطوت افراسیاب و دولت اسکندری

آن شهنشاهی که دارد کمترین دربان او
ننگ از اورنگ خاقانی و جاه قیصری

چاک بر پهلوی اسکندر زند آن بادگیر
بر درش دارا نهد گر رخ برای داوری

شامگاهان حرم او زین حرم گردد بحال
مهر چون با افسرش دارد هوای افسری

تیغ او باشد چه ماه نو بصورت لیک هست
آسمان فتح را تابنده ماه خاوری

گور از دادش کند جا درکنار شیرها
بره از عدلش خورد شیر پلنگ بربری

Marfat.com

دو محمد در جهان پیدا شد از ترک و عرب
هر یکی را داد حق از لطف نوعی سروری

ختم بر این کرد آخر پادشاهی را چنان
ختم بر وی کرد اول منصب پیغمبری

خسرو گیتی پناها ای که بگذشت از جلال
قبهٔ خرگاهت از این گنبد نیلوفری

گرچه دادی ای همایون فر ز روی مکرمت[۱]
بنده را در مکرمت[۲] بر چرخ هفتم برتری

لیک می‌گویم ز روی خیرخواهی یک دوبیت
مشنو آنرا بوالفضولی و مخوانش سرسری

هیچ می آبی چه شد البته میدانی چه شد
گنج باد آورد جسته ما بقوم مادری

چون توام آموزگاری چون توام پرورده ای
این کمینه بنده‌ات را هست شان قیصری

میخورم دم چون دم شمشیر هنگامم برد
میدهم داد جوانی پیش وقت داوری

زین سخن‌های بدیع ای شهریار هوشیار
نیست قصدم شاعری یا نیستم نظم آوری

لیک جوهر ریزدم بی اختیار از تیغ طبع
ز اشک چون خون از دم شمشیر لشکر میدری

خامه‌گیرم چون بکف از بهر نظم روح بخش
تیره از طبع روان سازم روان انوری

حد خود خاقان مران زین گفتگوها لب‌به‌بند
پا بکش تا سرنیاید بر زمین اسکندری

---

۱ - مرحمت (ر) -
۲ - مرتبت (ر) -

Marfat.com

بنده را آخر چه بار از گفتگو با یار خویش
در ره تاخیر کی دم در زند از خاوری

بر دعای خسرو گیتی ستان بر دار دست
تا خورد داد از تو داد تا ازا ثریا برخوری

باد ایامش بکام و باد گردونش غلام
تا زمین دارد سکون و چرخ چنبری

قصیده

ای سایه تو افسر و افسر سر آفتاب
ظل تو چتر چتر بسر انور آفتاب

گلگون آفتاب جمال تو دسته گل
یک گل شگفته خلد جمالت بر آفتاب

خورشید بخت طالع تو انجم آفرید
آرد هزار انجم و یک اختر آفتاب

مدحت نوشته نیز بلوح قمر رقم
گردون بلند منبر و مدحت گر آفتاب

گلگون احمرت نظر افگنده طرف عصر
گشته خجل شده است به بین اصفر آفتاب

هر صبح تا بشام کند طوف مرقدت
دارد همین وسیله بکف محضر آفتاب

بام تو آفتاب جهانتاب و آفتاب
از ذره های انجم تو یک زر آفتاب

اختر عرق نموده به بدر جبین مه
ای آفتاب اختر و مه پرور آفتاب

Marfat.com

یک لمعه‌ی ز گوهر این منقبت شها
آرد هزار گوهر و یک گوهر آفتاب

از پرتوی ز ذرهٔ وجه کمال تست
بر سر فگنده نور بصر معجر آفتاب

خطت کشیده مصحف و لعلت شراب سرخ
بنوشته خضر و جام کشد کوثر آفتاب

مهر تو یا علی بدلم اخگری فروخت
کآذر شدم تو را و بود آذر آفتاب

شاها بکوی کعبهٔ وصلت منم مقیم
جز آنکه بوذر است و بود بوذر آفتاب

دوزد بتار گیسوی خود مریم و مسیح
برد قبا و آوردت چاکر آفتاب

بانوی فکر من بوصألت چه زر کشید
بگداخت بوته زرگر و شد زیور آفتاب

آرم بمدحت تو چنان مطلعی کز اوج
زر آورد نثار و ثنا گستر آفتاب

از آفتاب دولت تو زرگر آفتاب
سیمت بماه سکه زند بر زر آفتاب

یک ذرهٔ ز مهر تو گر پرتو افگند
یلدا کشد بذرهٔ خود در بر آفتاب

بانوی فکر من سر شوق وصال تست
افگنده نور وجه سرش چادر آفتاب

از تابش فروغ جمال منورت
بیتاب گشته گشته یکی شپر آفتاب

Marfat.com

دست کرامتت چه زر افشانی آورد
هر ذره آفتاب شود یکسر آفتاب

خاکستری ز مطبخ و شکر طعام قاب
خاکستر آسمان شود و شکر آفتاب

گر خطبه‌ای ز منزلتت[1] تر لسان بزم
شرحش چهار دفتر و در دفتر آفتاب

بهر طواف مرقد قدر تو هر سحر
آرد فگنده عود و شهب مجمر آفتاب

بیم سنان دست قضا قدرت بلند
بنشسته پشت چار سپر ششدر آفتاب

گردد سفینه وار به نیل محیط چرخ
بهر طواف روضه کند لنگر آفتاب

خنجر کشیده صبح بصدر عدوی تو
نکشوده چشم میزندش نشتر آفتاب

مهرت هزار بدر بیک پرتو آورد
یک بدر ازو هزار قمر خاور آفتاب

بر پرتو تو روز و شب آرد صباح و شام
قرص قمر بشقه و طوق زر آفتاب

زلفت بحلقه بدر کشد گونه آفتاب
وجهت صفای صبح و نظر بر در آفتاب

بازت چه چرخ زد سر چنگل بپر زدن
طاؤس نسر صید و زبر چنبر آفتاب

لب تشنه ایم و تفته جگر شوق وصل ره
بیشم ازین و از تو می ساغر آفتاب

---

۱ - منقبتت (ر) -

Marfat.com

مدحت علم کشیده چه خاقان بچرخ پیر
رشکش نشسته صفهٔ خاکستر آفتاب

شاها منم گدای تو انگشتری به بخش
یاقوت مشتری کشد انگشتر آفتاب

در گلشن وصال تو احباب شادمان
نوشند ناب احمر و حوری در آفتاب

هر جا که دشمنان تو باشند تا بحشر
تیغ شفق کشیده زند خنجر آفتاب

* * * *

ای رای تو واقف از گنه‌گاری ما
برباد دگر حیات بدکاری ما

جز ابر عطای تو که خواهد شستن
از نامهٔ اعمال سیه‌کاری ما

* * * *

چه شکر گویمت ای رشک ماه کنعانی
که از تو گشت مرا روزگار بر من خوب

ستم که بود ز هجرت که دیدهٔ یعقوب
کنون بوصل تو آمد چه دیدهٔ یعقوب

* * * *

شنیدم که از باده شد کامیاب
چه خوش گفت آن شاه مالک رقاب

قدح درکف دلبر بی حجاب
سهیلی است در پنجهٔ آفتاب

* * * *

Marfat.com

خاقان که ز هجرت اشک گلگون میریخت
وز تیغ غمت ز چاک دل خون می ریخت
خونی که ذخیره داشت اندر دل خویش
دیدم که ز چشم بیرون می ریخت

* * * *

کافر بچه‌ای که لعل خندان دارد
دل برده ز من خواهش ایمان دارد
آورده شهان بزیر فرمان بنگر
جستن جستم حکم سلیمان دارد

* * * *

این ساده پسر که خوشنمایی میکرد
از دولت حسن پادشاهی میکرد
دیدیم که ریش خویش چون توبره ای
بر سینه فگنده و گدایی میکرد

* * * *

ما را غم تو ز شادمانی خوشتر
خاک تو ز آب زندگانی خوشتر
در پای تو ای دلبر شیرین حرکات
بیرون ز حیات جاودانی خوشتر

* * * *

شاطر پسری که چون در آید بشلنگ
خیزد بفلک به تنگ زهره بر تنگ
چنگش بنوا ز جان نموده آهنگ
زنگش بصد آهنگ برد از دل تنگ

* * * *

Marfat.com

ای دلبر سرو قد سیمین پیکر
ای از تو عیان سه معجزهٔ پیغمبر
من وصف تو را ز حسن تو میگویم
موسی کف و عیسی دم و یوسف منظر

* * * *

از حجلهٔ شاخ جلوه کردن بر گل
بلبل بنوای جان فزا دلبر گل

حمام چه صحن چمن از گلبدنان
دل بر سر دل ریخته گل بر سر گل

* * * *

آب روان و سبزه مهیاست در چمن
خوبان دران چه سنبل و نسرین و یاسمن

خاقان بنوش باده غلامی روزگار
از دست یار سادهٔ اندوه غم شکن

* * * *

ای آنکه برخ خوب تر از مهر و مهی
زان لب چه شود اگر دو بوسم بدهی

بیمارم اگرچه چشم مست تو ولی
سبب آنست که باشم بامید نگهی

۲۷ - سید زین‌العابدین شیرزای تخلص دولت

ز خورشید جمال یار بزمم روشن است امشب
گلستان ارم را رشک ماه ارمن است امشب

الا باد سحرگاهی بگو آن ماه کنعان را
که با من یوسف مصری بیک پیراهن است امشب

شکسته یار از می توبه و عهد رقیبان هم
تو هم ساقی کله بشکن که بشکن بشکن است امشب

Marfat.com

بیا زاهد ببزم ما جمال شاهد مابین
بهشت‌عدن اگرجویاشدی‌بزم من است امشب

دعا کن تا نیاید شام هجران از قفا ما را
اگر همدم نگاهت جزح خون گردن است امشب

۲۸ - نواب محمد علی مرزا تخلص دولت

زهی لعلت نموده زنده اعجاز مسیحا را
سر زنجیر زلفت کرده مجنون عقل دانا را
بگرد لعل جان بخشت خطسبز است این یاخود
خضر شد برلب آب بقا همدم مسیحا را

خوشا آن دولتی طالع که بخرید از همه عالم
ندیم نکته پرداز و حریف لجه پیما را

جز از میخانه نکشاید دل از جای مرا گویی
زصاف ودرد خم گردون سرشت آب وگل ما را

بعشرت روز کن شب ها که بسیار آسمان پیما
بر آورد از گریبان افق عقد ثریا را

مگیر ای دل بغیر از جام اگرداری خرد چون جم
که بگرفت از سکندر نیز گردون ملک دارا را

همه سرمستی دولت ازان پیروز میباشد
که یک‌ماهش بچرخ آورده است این هفت مینا را

* * * *

شیرین‌لب تو جان جهان است وین عجب
کز وی رسید جان من خسته دل بلب

Marfat.com

ای پارسی زبان تو چه شیرین و خوش ادا
ای ترک کس ندیده و نشنیده از عرب

راه غمت بسر نتوان برد جز بسر
آری طریق عشق بود سر بسر ادب

خون دلست مایهٔ شادی ما بلی
در بزم عشق نیست جز این مایهٔ طرب

جز روی تو که گشته عیان درمیان زلف
خورشید کس ندیده که تابد به نیم شب

رحم آمدش چه برد ببدنام من رقیب
بس خیر در جهان که عدم آمدش بشب

دولت بپیش آن لب‌جان بخش‌شد هلاک
جان در کنار آب بقا و ز خشک لب

* * * *

در نقاب شرم ماند آفتاب
گر تو برداری ز رخ ای مه نقاب

چین زلف تست یا مشک ختن
این عرق با عارض تو یا گلاب

ابروی تو با هلال یک شبه
جبههٔ تو یا که تابان آفتاب

آتشین رویت ز لاله برده رنگ
عنبرین مویت بسنبل داده تاب

ای که بر چشم تر من بسته ای
راه خواب از آن دو چشم نیم خواب

تا بکی باشم بداغ فرقتت
دیده پر خون، سینه سوزان، دل کباب

Marfat.com

مستی دولت ز چشم ساقی است
تهمتی بستند بیجا بر شراب

* * * *

عجب شوری میان طائران گلشن است امشب
سرود بلبلان گویا دل زار من است امشب

فروزان عارضش از تاب می چون گلشن است امشب
ز روی آتشینش آتشم در خرمن است امشب

خضابت در سرانگشتان پی رقص آستین بر دل
بفندق پسته‌ای بشکن که بشکن بشکن است امشب

سیه چشمت بیک تیر نگه در خون کشد خلقی
نگاه غمزه آلودت عجب صید افگن است امشب

بده کام دلم امشب که جانم بر لب است امشب
تعلل گر کنی خون منت در گردن است امشب

صبا با صبح گو کز روزن ما بر نیارد سر
که از صبح عذار یار بزمم روشن است امشب

چه دستان دارد این ساقی که دست افشان و پا کوبان
بهر سو زاهدی بینی ز می تر دامن است امشب

مزد گر بلبلان عبرت برند از گفته‌ای دولت
که او را در غزلخوانی زبان سوسن است امشب

* * * *

هیچ دانی دل چرا از گنج گوهر عار داشت
زانکه راه حرف با آن لعل گوهر بار داشت

من نمیدانم که از گل بلبل بیدل چه دید
این قدر دانم که دانم دیدهٔ خونبار داشت

Marfat.com

تا که دامن بر بد و نیک جهان افگنده ام
نیست غم‌گر نخل امید جهان پرخار داشت

فخر مردم نیست تاج و تخت ای‌دل‌هوش دار
ای بسا افتم که بر سر خجلت از اغیار داشت

بی وجود نقطه کی صورت نماید دزد ما
درمیان ما را ملک زان نقطهٔ پرکار داشت

در زمان هرگز بجز شکر زبان حرفی نرفت
گرچه در دل دولت از توشکوهٔ بسیار داشت

* * * *

روزعیداست‌ای خوشا روی‌تو دیدن‌هر صباح
سال نو زا بر رخ خوب تو کردن افتتاح

دیدن زلف و رخت فرخنده باشد روز و شب
هم صباح ما بتو فرخنده بادا هم رواح

بستگان دام زلفت را رهایی کی بود
نیست ما را از خم زلف تو امید نجاح

خود زبان بیدلان عشق زاهد دیگر است
کی نمایی فهم کی از دست فانوس صباح

دولتا می آتش از دست بتان سیمتن
خود صباح‌آید کنون می‌خواصه از دست فلاح

* * * *

تا که صبح ازل از مشرق هستی دم زد
ابر فیضت ز وفا برگل ما شبنم زد

آفتاب رخ خوب تو بیک جلوهٔ حسن
آتش عشق بذرات همه عالم زد

Marfat.com

کافر زلف تو بود آنکه ز دیوان ایمان
دانهٔ خال تو بود آنکه ره آدم زد

لطف شیرین تو آنجا که کند لطف کلام
عیسی از معجزه پیشت نتواند دم زد

همه کس مرتبهٔ فقر ز شاهی نشناخت
بخت این قرعه بنام پسر آدم زد

باده خور باده که دولت نتوان ایمن بود
ز آسمانی که بکین سنگ بجام جم زد

* * * *

تا چند بافسون تو در بند توان بود
در بند تو بی قید مگر چند توان بود

رفتیم ز کوی تو و غمهای تو بردیم
تا کی بدر غیر تو خورسند توان بود

افسوس کند عمر بپایان که نبردیم
یک کار که مقبول خداوند توان بود

قطع نظر از سدره توان کرد که یکدم
در سایهٔ آن نخل برومند توان بود

دانی چه بود در لب شیرین تو دشنام
شیرینی و تلخی که برو قند توان بود

یعقوب اگر یوسف ما را نگزیدی
دردا که صبوری غم فرزند توان بود

گفتم نکنم ترک خرد لیک چه دولت
با عشق تو مشکل که خرد مند توان بود

* * * *

Marfat.com

صیدها خفته بخونند درین دشت مگر
شوخ صید افگن من کرده ازین راه گذر

خود چه راهست ره عشق که بس راه شدن
عمر ها برد بسر راه نبردند بسر

گرچه در پرده نهانست رخ خوب ولیک
خود عیان تر ز عیان است بر اهل نظر

گر شود دولت وصل تو نصیبم چه شود
من و اینگونه ز خود بی خبر افتم ز خبر

یا رب از تیر تواش دل نکشاید هرگز
هر که در پیش خدنگت نکند سینه سپر

آخر ای خلوتیان حرم وصل گهی
یاد آرید خدا را ز غریبی بر در

دولت امروز دگر طرح نگاهی دارد
سوی او کرده مگر شاه جهاندار نظر

نور چشم همه آفاق محمد تقی است
که همی دیدن او هست مرا نور نظر

ای خدا تا که شب وصل بود روح افزا
درمیان من و او هجر میانداز دگر

* * * *

گرشوم خوار از غم عشق تو غمخوارم هنوز
گر دهی برباد خاکم را هوا خواهم هنوز

گر اجل سازد گریبان حیاتم چاک چاک
دست از دامان عشقت بر نمیدارم هنوز

می شود عمری که آن سرو روان بر من گذشت
بیخبر افتاده من زان قد و رفتارم هنوز

---

۱ - خاک (ر) -

Marfat.com

میتوانم یک قدم از پای خم برداشتن
ساقیا در ده یکی جامم که هشیارم هنوز

دین و دل برد از جفا و قصد دل دارد کنون
ساده لوحی بین که من چشم وفادارم هنوز

برق هجرم سوخت دولت خرمن عمرم تمام
من ز گریه دانه‌ی امید می کارم هنوز

* * * *

تا نیفتی همچو دل ای مرغ صحرا در قفس
کی شوی آگاه از حال دل ما در قفس

گاه نالم گاه زیر پر کشم سر چون کنم
مرغ باغ و گلشنم افتاده تنها در قفس

در قفس از نالهای گرم ما آتش فتاد
بس اسیران سوختند از آتش ما در قفس

نه فضای گلشن و نه آشیان خواهم که هست
گه گهی دیدار صیادم تمنا در قفس

نیستی ای سنگدل صیاد چون در صید قید
بلبلان را از چه بیجا کرده ای جا در قفس

بشنو از ما محنت روز گرفتاری که ما
با گرفتاران بسر بردیم شبها در قفس
دولت از درد گرفتاری مکن چندین فغان
صبر باید پیشه سازد مرغ والا در قفس

* * * *

چنان کرد از من آن دلبر فراموش
که جان رفته از پیکر فراموش
مرا تا در بدن جان است حاشا
کنم زان لعل جان پرور فراموش

Marfat.com

اگر دیدی رخ خوب تو کردی
خلیل آسا بت آذر فراموش

بهنگام تماشای رخ تو
شود در خنجرم خنجر فراموش

ز ذوق لعل تو در بزم مستان
حریفان کرده از ساغر فراموش

ز سحر چشم تو کردند مردم
همه ز اعجاز پیغمبر فراموش

لب جان بخشت ار زاهد به بیند
کند از چشمه‌ی کوثر فراموش

بمسجد گر روی واعظ بحیرت
کند از وعظ بر منبر فراموش

اگر خسرو لبت دیدی نمودی
هم از شیرین هم از شکر فراموش

اگر یابم ز راه شاه گردی
کنم از گنج باد آور فراموش

شهنشاه جهان خاقان که با او
جهان را شد ز اسکندر فراموش

بیاد سجده‌ی خاک در او
نمود خسروان افسر فراموش

ز من دولت که گوید حاجبش را
مکن زین کمترین چاکر فراموش

* * * *

ماه من نا مهربان شد حیف حیف
سود من یکسر زیان شد حیف حیف

Marfat.com

آنکه در راهش سبک سر دادمی
یار با من سرگران شد حیف حیف

راز عشقی را که می کردم نهان
ز اشک خونینم عیان شد حیف حیف

نو گلی کز خون دل پروردمش
زیب دستار جنان شد حیف حیف

آن که بودش چشم روشن بر رخش
باز از چشمم نهان شد حیف حیف

باغبان محروم شد از روی گل
درد گلبن باغبان شد حیف حیف

داد جان دولت نداده بوسه‌ای
نرخ این کالا گران شد حیف حیف

* * * *

پرده دار کبریا عشق است عشق
آب این نه آسیا عشق است عشق

از همه جز عشق بس دیوانگی
کاندرین ره آشنا عشق است عشق

آنچه رفت و آنچه آمد در جهان
ز ابتدا تا انتها عشق است عشق

رهروان کعبه‌ی تحقیق را
سوی مقصد ره نما عشق است عشق

در زمین و آسمان جز عشق نیست
بلکه خود ارض و سما عشق است عشق

گرچه خضری تشنهٔ آب بقا
منبع آب بقـــا عشق است عشق

Marfat.com

نیست **دولت** در هر دو عالم هیچکس
جز خدا و هم خدا عشق است عشق

* * * *

ای ز قدت سرو بستان پا بگل
وی ز رویت ماه تابان منفعل

گر بریزی خونم ای شیرین پسر
همچو شیر مادرت کودم بحل

دور شو ترسم که یابی جان من
شمه‌ای گر با تو گویم درد دل

گر کنی انکار زاری دلم
یک نفس بر سینه ام گوشی بهل

خوب تر آمد رخت از ماه تام
نیستم از تو ز روی مه خجل

ترک باده چون ندانم زاهدا
خاک پا چون زآب می گردید گل

تا رقیبت دیدم و گفتم که آه
مرگ شد با جان **دولت** متصل

* * * *

گر از فراق تو ای سنگدل بکوه بنالم
بر آید از جگر سنگ خاره ناله بحالم

ازین جمال بدیعم ربوده خسرو گردون
نه عاشق رخ و زلفم نه واله خط و خالم

بود محال که در خواب هم رخ تو ببینم
چنین که برده خیال تو خواب را ز خیالم

Marfat.com

رخ نکوی تو دیدم سزد که حیرتم آید
بخاکپات رسیدم سزد که دیده بمالم

بجان که بوسه زان لب خیال داشتم اما
کشوده لعل لب و بسته شد زبان مقالم

امید زلف و خیال دهان تست مدامم
به بین امید درازم به بین خیال محالم

فراق صبح وصالت نشد چه برق یمانی
چرا چه ابر نگریم چرا چه رعد ننالم

برفت سالی و ماهی ز روی مهر نیامد
فغان ز آمدن ما هم وز رفتن سالم

بجان سنگ در آیم **بدولت** از ره یاری
رساند از من دل داده این غزل بغزالم

* * * *

ساقی غدیر خم شد و دور فلک بکام
خم خم بیار باده کنونم نه جام جام

پر نور کن ز بادهٔ گلرنگ جام را
یعنی هلال یک شبه را کن مه تمام

امروز جرم را ننویسند تا سه روز
فتوی بدین طریق دهد شیخ نیکنام

جای که در حساب نیارند جرم را
البته باده نیز حلالست نه حرام

عیدی که می حلال شود عید پس می است
عیدی چنین و عیدی ما باد برد وام

هر چیز را هزار برابر جزا دهند
گر سود بایدت دو سه جامی علی الدوام

Marfat.com

هر روزه روز عید دگر یافت هر که شد
دولت صفت بدرگه پیر مغان غلام

* * * *

چون روی تو شب بخواب بینم
در نیم شب آفتاب بینم

چون رخ ز شراب بر فروزی
از بهر تو دل کباب بینم

از فرقت تو چه زار گریم
از گریه زمین پر آب بینم

گفتی که شبی ببزمت آیم
این وعده مگر بخواب بینم

چون زلف فتد بروی ماهیت
در دور قمر سحاب بینم

هر لحظ بکویت ای پریرو
از خوی بدت بخواب بینم

از فتنه‌ی ترک چشم مستت
آفاق همه خراب بینم

تا چند ز هجر دوست **دولت**
دل در غم و اضطراب بینم

* * * *

مرا برروی‌تو دیده چه‌خواب‌وچه‌خیالست‌این
دگر خوابیدم و آبی تو در خوابم محالست این

سوال بوسه‌ای کردم ز لعلش داد دشنامم
نباشد جای‌رنجیدن سوالست این جوابست‌این

Marfat.com

دل و هجرش مثال آتش است و پنبهٔ سوزان
من و وصلش حدیث تشنه و آب زلال است این

نه آن روی جهان آراست و نه آن ابروی زیبا
براوج آسمان حسن آن بدر و هلال است این

رخ زیبای تو یا نو گل باغ بهشت است آن
قد رعنای تو یا روضهٔ جانرا نهالست این

مرا بی تو بود هر روز ماهی هر مهی سالی
نمیدانم چه روز است و چه ماه است و چه سال است این

ز عشقت هر زمان حالی بحالی میشود **دولت**
نپرسی حال او در هیچ حال آخر چه حالست این

* * * *

بیا در آتش هجران دلم بین
تن سوزان چه شمع محفلم بین

دلم پر آتش و چشمم پر آب است
میان آب و آتش منزلم بین

ز بیداد فراقت دست بر سر
ز خوناب مژه پا در گلم بین

ز ناوک های دل دوز فراقت
بخون غلطان چه مرغ بسملم بین

شکر بی لعل شیرین تو در کام
به تلخی همچو زهر قاتلم بین

بر آر از گوشهٔ محمل سر ای ماه
چه کرد اندر قفای محملم بین

رخم زر کرد و اشکم لعل **دولت**
بیاد دلبر سنگین دلم بین

Marfat.com

گیرم که فرستاده‌ای آمد ز بر او
کی رشک گذارد که بگیرم خبر او

در کعبه و بتخانه چه او خانه خدایست
فرقی نه بهر در که رود در بدر او

عاشق نگذارد قدحی جز بره دوست
هر چند کند راه غلط راهبر او

دیگر چه نگردد ز سفر نو سفر من
یا رب بوطن میل کند هم سفر او

عار آیدش از جلوه‌ی طاؤس بهشتی
مرغی که بود ناوک تو زیب پر او

دولت خورد آن نخل که از خون جگر آب
پیداست که خیزد چه اثر از ثمر او

* * * *

خوش آنکه خرامد مه من بر گل و لاله
یکدست بدست من و یکدست پیاله

بگذر بچمن با گل و روی عرق افشان
تا تازه شود داغ کهن بر گل و لاله

افغان که دل سخت ترا رحم نیامد
بر ناله‌ی من کاید ازو سنگ بناله

فریاد که کام همه کس داد لب تو
جز من که بخون جگرم کرد حواله

مگذار ز کف جام می امروز که برداشت
گل ساغر و نرگس قدح و لاله پیاله

در عقد تو کی شاهد دنیا بدر آید
تا خود نه کنی هر دو جهانش بقباله

Marfat.com

باحسن تو بلبل دهد از دفتر گل شرح
هر سال ز نو وا کند این کهنه رساله

خط هست بگرد مه روی تو دمیده
تا حلقه زده گرد مه چارده ساله

یک بار **بدولت** ز ترحم نظری کن
ای چشم جهان بر رخ زیبای تو واله

* * * *

چو[1] ریزی از لب لعل شکر فشان گوهر
عجب که آب نگردد به بحر و کان گوهر

بود دهان تو درجی و درمیان لؤلؤ
بود بیان تو لعلی دران روان گوهر

اگر بحقه‌ی یاقوت پرورت بیند
همی روان شودش آب در دهان گوهر

بدرگهت رخ زرد و سرشک سرخ آرم
که این زر است در اهل وفا و آن گوهر

درت ز چهره بزرگیرم و ز دانه‌ی اشک
کنم نثار بر آن خاک آستان گوهر

گهی که نام خوشت بر زبان رود چشمم
همی نثار کند بر سر زبان گوهر

چنان بگویی تو دل بی حساب ریخته است
که روز جود ببزم خدایگان گوهر

یگانه فتح علی شاه بر درش هر روز
ز جان نثار نمایند قدسیان گوهر

اگر ز بحر کفش بحر آب بردارد
بجای قطره ببارد ز آسمان گوهر

---

۱ - چه (نسخهٔ ر -

Marfat.com

بهر زمین چه گذشتی چه آسمان بکفت
زیاده ریخته در راه کهکشان گوهر

چنان شکست گهر را ز جود تو بازار
که جوهری بزمین ریخت از دکان گوهر

همیشه بود چین مقتضای وضع جهان
که درمیانه‌ی دریا بردنهان گوهر

کنون ترا بمرصع کمر چنان گیرم
که بحر را بگرفته است درمیان گوهر

فزون ازان که دهد بحروکان بچندین سال
کفت عطای تو بخشد بیک‌زمان گوهر

جهان پیر جوان شد ز فیض گوهر تو
درست شد که کند پیر را جوان گوهر

ز غصه‌ی کف گوهر فشان تو گرهی
شده است در دل بحر و گلوی کان گوهر

به نیزه سهره ی پشت یلان کنی آسان
چنان که جوهری آرد بریسمان گوهر

نه کوکب است کز افلاک میشود ظاهر
فشانده دست تو بر هفتم آسمان گوهر

سپهر هشتم ازان پس برسم حد الست
بهر فلک گهری پخشش کرد ازان گوهر

ندیده کس چه تو صاحبقران بچندین قرن
چنانکه بر صفت شان گوهران گوهر

کجا شوند چه تو دیگران بسعی و تلاش
به تربیت نشود تخم ماکیان گوهر

Marfat.com

بگرد مطبخ انعام تو شگفتی نیست
که همچو ابر فرو بارد از دخان گوهر

بیک زمین همه در یکزمان ببخشی اگر
شود بفرض زمین گوهر و زمان گوهر

بحیر تم که تو این گوهر از کجا بخشی
نشد چه این همه حاصل ز بحروکان گوهر

اگرچه بود عزیز جهان همیشه ولی
بعهد جود تو شد خار همچنان گوهر

که هم به پیش تو از دست تو چه مظلومان
فغان نمودی اگر داشتی زبان گوهر

خدایگانا هرگز ز بحر فکر و خیال
نیامده بکران همچنین گران گوهر

منم که چون بکشایم لب و قلم گیرم
بزیردم ز بیان در و از زبان گوهر

ولی بصیرت گردون دون کمست چنان
که فرق می ننماید ز ناروان گوهر

ز بعد گوهرمدح آورم دعا که خوشست
به توامان چنین گوهری چنان گوهر

بود بفرق تو پیوسته افسر شاهی
همیشه تا که بر افسر کند مکان گوهر

* * * *

دوش آمد برم مهی بوثاق — مهر ورزی همه وفا و وفاق
لیلةالقدر جعد گیسویش — مطلع الفجر روی سیمین ساق

Marfat.com

رسته نار بهشت سینهٔ حور لعل نوشین لب انگبین مذ ق
شاخ مرجان بساعد پنجه ساعد خون ازان دل عشاق
کل شگفتی ز غنچه خنده دهن ببرم در بغل چه مه برواق
می شکستی ببوسه فندق تر بسته عقد موافقت بصداق
دست عشرت زده بدامن چنگ طول محشر کشید پای فراق
لیک نای نی و بساقی جام دختر باکراست طوم و طراق
کام جان حسرت عقیقش شد ساقی ناگهم در آمد طاق
دست در گردن صراحی شد طوق دستی بگردن حملاق
وه چه ساقی بدوش قرابه بکفش جام لعل جم تریاق
انجم نقل چیده نقل کرک قاض و اردک کباب شور سماق
دور شو یکدوسه میان سه تن جمله با لطف همسر اشراق
یار مدهوش گشت و ساقی مست من و مشتاق در پی شلتاق
می وصلش چو نوش جانم شد ریختم دست شوق خون فراق
سر ببردم چنانچه میدانی بر رخ ناز بالشی بوثاق
آنچنان عشرتی بگوش شنید این چنین دوره ای ندید آفاق
چیده اطراف من بیاضی چند مطلعی دیدم اندران اوراق
دور می دور دور دور نفاق بزمان شه و بملک عراق
دست عباس کز سخاوت و جود خلق حق راست قاسم‌الارزاق
بدمش جان و تن بنات النعش روح انسان دمد درین اوراق
چنگ زن یار و تار زن ساقی نالهٔ نای و پردهٔ عشاق
غزل انوری و خاقانی جان من **دولتا** بهل بر طاق
دفتر دانش شما زده شد مهر ختم رسل باستحقاق
تاج برق سخن توان بزنی ای سوار سمند نظم عراق
نور فکرت چه مهر افزاید شعر شعرا در آورد بمحاق

Marfat.com

مطلع مهر انوری آور　　بدر افروز نیر اشراق
ای بشاهی ز شهریاران طاق　　درگهت جمله خواضع الاعناق
پادشاهان بخادمان درت　　بسته در بندگی بهم میثاق
طالعت اختر شهان یافق　　برده در احتراق بی احراق
شرف گوهرت بعالم کون　　طفل روح است و کالبد قنداق
تیر تقدیر در اشارت تست　　خصم بدکیش را زند احداق
بخداوندیت جهان خرم　　خدمت خلق سر فگنده و شاق
کس نه پیچد سر از اطاعت تو　　خدمتت گردن مهان اطواق
پنجهٔ قدرتت قضا گیر است　　گشته با امر تو قدر الحاق
ریخت از سطوت تو ناخن شیر　　زهره‌اش آب و غرشش بفواق
کاه از آخور سمندت برد　　کهکشان بهر اشهبش انفاق
شام خیزد چه بارهٔ شبدیز　　بعشا مشرق آورد اطراق
آنکه از سرعت جهان گردیش　　ظهر چین تازد و پسین قبچاق
آسمان و زمین ستان گیرد　　چیست حاجت به تیغ تیز و یراق
سرسنانت کشد بچرخ بلند　　سایه اش بر زمین زیر شلاق
هندوی آسمان ازان پر چین　　صدر رماح تیغ زن شد فاق
قاف خاکستر از شرارهٔ سیف　　شعلهٔ آن نتیجهٔ ابراق
ای که آری شجاعت حیدر　　از محمد به حسن و خلق اخلاق
نو عروس جهان‌چه بستی عقد　　از شهان جهان گرفت طلاق
با کفت کان سیم و زرهم عهد　　با دلت بهر فیض بخش رفاق
کیسهٔ آفتاب زر بخشد　　دست اکسیر جودت ای مشاق
مس طلاء می ستاند از اکسیر　　کیمیا درگه تو این مشتاق
کرمت رو کشاده می باشند　　بزمان | تو بخل در اغلاق
آسمانها بگوشهٔ ملکت　　طول ملکست و عرض این اطراق

Marfat.com

آسمانهاست قصر کیوانت نه فلک نردبان صحن اوطاق
دانشت وحی آسمان آرد در گریبان فکر استغراق
آسمانی و آسمان بزرگ ذات بی مثل تو بود هم طاق
بحر امن و نسیم ساحل تو نوح و کشتی بدند استیشاق
خرمن عمر و دشمن قدرت گردش آسیای سبع طباق
توتیا برده پنبهٔ جسمش آهنی فکرتم زند خمچاق
هر که جز مدحتت سخن راند لکنتش عقد بست و حلق خناق
را شمار فرقانست ژند و پاژند شاعران از لاق
بفصاحت شکست در کلیم گوهر نظم شایگان اقلاق
شاعران راست حنظل و نحلم شهد شیرین رطب برین املاق
بر تو شاهی و شاعری بر من ختم شد می نبردم این اغراق
تو خداوندی از خدای بزرگ هیکل نظم را منم اخلاق
گردش مهر و ماه دور سرت باد پاینده روی ملکت باق
ختم شد مدحتت کنون بر من همچو قرآن بسید آفاق

* * * *

شاها قدرت بنده فرمان بادا
پیوسته قضا تو را نگهبان بادا
تا دامن حشر دامن جاه تو را
تا اطلس چرخ عطف دامان بادا

* * * *

میخواند کسی دوش بآهنگ رباب
این نیست بگوشه به پیش احجاب
دور است بصد مرحله از راه صواب
در موسم گل هر که کند ترک شراب

* * * *

Marfat.com

ما عاشق رندیم و خراباتی و مست
در پای خم افتاده ز پا رفته دست

پنداشته در جهان و هر چه که نیست
انگاشته نیست در جهان هر چه که هست

* * * *

دولت سخن از عالم جان میگوید
گر گفت نهان عیان میگوید

زین پیش ازین و آن اگر گفت سخن
اکنون همه را از آن جهان میگوید

* * * *

یارب ز تو زاهدان جنان می خواهند
رندان همه باده مغان می خواهند

هر کس بمذاق خویش چیزی طلبد
عشاق تو را از دو جهان می خواهند

* * * *

در مدرسه غیر گفتگو هیچ نبود
در مدرسه جز حرف دغا هیچ نبود

دولت چه بدیدیم بچشم حق بین
در هر دو جهان بغیر او هیچ نبود

* * * *

از یار جفا پیشه جدایی بهتر
بیگانه شدن ز آشنایی بهتر

از قید بتان بی وفا ای دل زار
جهدی کن و وا ده که رهایی بهتر

* * * *

Marfat.com

از محنت دوری تو ای مهر گسل
در آتش هجران تو ای شمع چگل
پیوسته چه من ابر بهاری شب و روز
اندرین هر مژه که تازه شد دل

* * * *

یک چند مقیم کوی می خانه شدیم
یک چند بزهد و توبه افسانه شدیم
دیدیم چه عاقبت که خواهیم شدن
کندیم دل از تمام و دیوانه شدیم

* * * *

دولت همه سنگ را بدان در خفتم
خاک در میخانه بمژگان رفتم
کردیم بجان ٔ بندگی پیر مغان
تا گوهر اسرار حقیقت سفتم

* * * *

افگنده که امشب بفلک کوکب من
یا صبح ندارد ز قفا امشب من
کردم ز غمش هزار یا رب امشب
یارب برسان بگوش او یا رب من

* * * *

هر ذره که باشد بفلک یاور دین
هستند بمهر روی آن یار قرین
دلدار نمود است رهی از همه چیز
دولت بکشادند حق این و به بین

* * * *

Marfat.com

ای دل چه فراق یار دیدی خون شو
وی دیده موافقت بآن جیحون شو

ای یار عزیز برنهٔ از یارم
بی دوست نخواهمت بدین بیرون شو

* * * *

یک بوسه ازان لعل شکر بارم ده
از قند بخروار شکر بارم ده

تلخ است مذاق جان بیکبار همه
از لطف بر آن رنگ شکر بارم ده

* * * *

پیوسته ز هجرم تن و جان فرسودی
یک ره در وصل بر رخم نکشودی

از وعده‌ی آمدن بر اندوه فراق
درد و غم و انتظار هم فرسودی

۲۹ - آقا بزرگ شیرازی تخلص ذوقی

زد روزگار قرعه‌ی دولت بنام ما
کافگند بخت چون تو همای بدام ما

زین پس بریم شکوه بر پیر میفروش
تا از غم زمانه کشد انتقام ما

با شد که باز در حق ما مهربان شود
ای باد اگر بدوست رسانی پیام ما

تا خلق بنگرند بروی تو ماه نو
چون ماه نو بر آیی زمانی بنام ما

Marfat.com

امروز خرقه کرد بمی خانه رهن می
شیخی که بود دوش بمسجد امام ما
تا ظلمت حجاب بشوئیم ز آب می
ساقی بریز جرعه‌ی دیگر بجام ما

از جور آسمان نکنم شکوه ذوقیا
چون در سرای پیر مغان شد مقام

* * * *

هر کس که بران صورت خوبش نظر افتاد
کارش همه با ناله و آه سحر افتاد
عشق تو نهفتیم بدل عمری و آخر
عشق آمد و از راز نهان پرده بر افتاد

آهنگ نی امشب ز کجا خواست که مارا
در خرمن هستیء ز فغانش شرر افتاد

آوخ که نیاموخت ره مهر زمانی
یاری که ازو رسم وفا بی ثمر افتاد

دلدار نبود اینهمه بی مهر و جفا کیش
روزی که مرا نخل وفا بار ور افتاد

از ره نتوان برد مرا پند تو ناصح
چون پیر مغانم ز ازل راهبر افتاد

زین پس نکنم شکوه ز بی مهریت ای ماه
کاین شیوه‌ی بیداد ز دور قمر افتاد

یا رب برسانش سوی مقصود که سالک
در بادیه‌ی عشق تو بی پا و سر افتاد

مپسند دگر رشته بپایش که روا نیست
مرغی که ز بیداد تو بی بال و پر افتاد

Marfat.com

آویخته این دست قضا کوه بموئی
یا کوه سرینی است که زیر کمر افتاد

ذوقی ز سر شوق شدش کلک گهر بار
تا قرعه بنام شه والا گهر افتاد

در مدح شاهزاده کامگار حسن علی میرزا فرمانفرمای فارس

خسروا اردی بهشت آمد به نیکو اختری
در چمن از شاخ گل بر سر نهاده معجری

از شگوفه شاخ را هر سو دگرگون مرسله
وز ریاحین باغ را هرجا دگرگون زیوری

صوری مستوره سرخوش از شراب نیم شب
چاک تا دامان گریبان بی نقاب و معجری

ارغوان با جام می چون ارغوانی گلعذار
یاسمین پیرامنش چون دلبر سیمین بری

چشمک نرگس بسوسن چون معاین نسترن
دید در دم از حیا آورد بر سر چادری

بر سر سرو و بر گل قمری و بلبل بهم
بذله گر، دستان سرا بنشسته چون رامشگری

گرنه سطح آسمان شد صحن باغ و بوستان
از چه طالع می نماید هر زمان نیک اختری

بلبل گوینده بر اورنگ مینا رنگ شاخ
سخت میباشد خطیب شهر را بر منبری

از پی دفع گزند چشم بر طفلان[1] باغ
لاله می سوزد سپندی گوئیا بر مجمری

---

۱ - اطفال (ر) -

Marfat.com

یا برای میکشان محفل فخر زمان
از شراب لعل فام آورده بر کف ساغری

خسرو گردون نشان شهزاده‌ی دوران حسن
آنکه از خلق حسن او راست گردون چاکری

خسروی کز هفت آبا سروری کز چار ام
در هزاران قرن شبه او نزاید دیگری

چون سکندر بر فراز تخت جمشیدش به بین
گرچه جمشیدی شنیده بود یا اسکندری

هر دری را کآسمان بندد کشاید از درش
این مبادا تا که او بندد بروی کس دری

تا سپهر هفتمین جای نیاسودی دمی
ار نه خود حکم گرانش بر زمین بد لنگری

تا نگویی کیست تا با او سگالد بی مثل
یک سو آر از جیش او بربیمثالش لشکری

روز هیجا بر سرخصم از چه تازی یک تنه
گر نه خورشید جهانتابی و مهر خاوری

نوبت عدلت بگیتی تا بلند آوازه گشت
گوسفند و گرگ باهم بر شده آبشخوری

خسروا نگذاشتی در معدن آن در عدن
لعل و مرجانی و در و گوهری سیم و زری

زانچه کردی از جفا زیب عطا بر بحر و کان
نارد این دیگر زری وز او نخیزد گوهری

مشتری از خود نماید هر شبی یاقوت زرد
تا مگر روزی بگیتی گرددت انگشتری

Marfat.com

آنچه از فر هما یابد همان یابد جهان
از عقاب رایتت هر جا که بکشاید پری

تا همایون فر همایون رایتت بکشاد پر
بر سر شیراز آید غیرت هر کشوری

در ضمیرم شاهد فکرت جمالی تازه یافت
تا که از مدح و ثنایت بست برخود زیوری

خسروا بیچاره ذوقی را بدرگه جای ده
تا کمر بندد بجان و دل پی خدمتگری

تا که باشد خرم و خندان همی فصل بهار
تا که باشد ابر گریان را همی چشم تری

دوستانت شاد و خرم همچو خندان نوبهار
دشمنانت جمله گریان همچو ابر آذری

۳۰ - میرزا رضای عجونی

تا عشق مرا فاش نمیدانستی
با من ره پرخاش نمیدانستی

در عاشقی خویش مرا شهره‌ی شهر
دانستی و ای کاش نمیدانستی

۳۱ - میرزا احمد شیرازی تخلص روشن

ای یاد تو در عالم سرمایه‌ی ایمانها
وی نام تو در گیتی پیرایه‌ی دیوانها

ای خاک ره عشقت آمیخته با جانها
وی خار سر کویت خوشتر ز گلستانها

Marfat.com

در ذات تو ای بیچون عالم همگی مجنون
حیران بخیال تو انگشت بدندانها

گر مرحمتت نبود چه سود ز طاعتها
گر بخششش تو باشد چه خیر ز عصیانها

تا درد تو روشن را جا کرده درون دل
حاشا که کند یکدم اندیشه‌ی درمانها

* * * *

در سینه چند ای دل شوریده دارمت
وقت است تا بزلف نگاری سپارمت

ای برکشیدم از تو گر از جور مدعی
از کوی یار میروم و میگذارمت

کوته ز دامنت نشود کاش دست من
چون نیست قسمت آنکه بگردن در آرمت

گویم به پیشت از ستم دیگران سخن
شاید باین سخن بسر کینه آرمت

نه کین یار کم شد و نه عزت رقیب
ای آه سرد تا بکی از دل بر آرمت

هر دم نخوانده نامهٔ من نزد منکران
بی عاریم نگر که دما دم نگارمت

روشن بوصل دوست رسیدی تو عاقبت
ز آسیب دشمنان بخدا می سپارمت

* * * *

هر جا روم ز جور تو من شکوه سر کنم
تا مایلت بجور و جفا بیشتر کنم

Marfat.com

تا کی کشی مرا تو بامید کشتنی
تیغی بکش که سینه‌ی خود را سپر کنم

گر تیغ کینه بر کشی و بسملم کنی
حاشا که از تو شکوه بر داد گر کنم

بایست گفت نکته‌ی باریکتر ز موی
آن شب که از تو وصف میان و کمر کنم

هم زانوی رقیب چه نتوان به بینمت
آن به که نا امید ز کویت سفر کنم

خواهم که نقد جان بفشانم بپای تو
شبهای هجر و قصه‌ی غم مختصر کنم

روشن شود ز بخت بدم غفلتش فزون
از حال خویشتن اگرش با خبر کنم

* * * *

سرزد نبات چون ز لب شکرین تو
شد بیشتر فغان من و خشمگین تو

ماه چهارده بود این یا که مشتری
یا زهره یا سهیل یمن یا جبین تو

آیا بروزگار مرا می شود نصیب
شاید شبی لبم بلب شکرین تو

یکباره‌اش بکش که نمیخواهد این روان
چون کشتنی است عاشق مسکین بدین تو

ظلم است کز فراق تو باشم قرین غم
حیف است تا رقیب شود هم قرین تو

با دیگران وفا و بروشن جفا کنی
فریاد از وفای تو افغان ز کین تو

Marfat.com

ناله را ای دل مگر هنگام تاثیر آمده
که جفا جو برسرم با تیر و شمشیر آمده

تا چه نیرنگ است یا رب چشم مست یار را
کز نگاهی عالمش در قید زنجیر آمده

تا شده مرغ دلم در حلقه‌ی زلفش اسیر
از چمن دل تنگ و از گلزار دلگیر آمده

ای شه خوبان ز جورت ملک دل ویرانه شد
گر ترحم میکنی معمار تعمیر آمده

ای اجل وقت مدارا نیست امدادی بکن
کان صنم از بودن من سخت دلگیر آمده

روشن امشب بوی جان می آید از باد صبا
گوئیا از موکب میر جهانگیر آمده

وارث دیهیم جم شهزاده‌ی اعظم حسین
آنکه شیر چرخ در بندش چه نخچیر آمده

* * * *

ختم است بدلدارم زیبای و رعنایی
افسوس که میباشد بازاری و هرجایی

دردا که نشد قسمت جز خون جگر ما را
یک جرعه‌ی صهبای زین گنبد مینایی

در حقه‌ی تو پنهان هست آبحیات ای جان
وز لعل لبت ظاهر اعجاز مسیحایی

این دوست چه بر مهرم هر لحظه بیفزاید
شرط است توهم بر جور هر لحظه بیفزایی

آنانکه ز عشق تو بس منع نمایندم
افسوس کشا نبود یک دیده‌ی بینایی

Marfat.com

شعری ز لسان الغیب بی روی مهت شبها
دارد بزبان روشن آن خسته‌ی سودایی

ای درد توام درمان در بستر ناکامی
وی یاذ تو ام مونس در گوشه‌ی تنهایی

خوبی و نکو نامی در عشق نمی خواهم
فخر است مرا روشن بدنامی و رسوایی

* * * *

ای قد تو سرو بوستان هاشم خان
وی روی تو ماه آسمان هاشم خان

نادیده بعالم این همه مطبوعی
مانند تو دیده جهان هاشم خان

۳۲ - آقا جونی قیری تخلص سایل

ای بیادت شادمان غمگین دل ناشاد ما
نیست فارغ از تو یکدم خواطر ناشاد ما

باوجود آنکه از یادت دمی غافل نه ایم
میکنی هیچ ای فرامش‌کار گاهی یاد ما

ناله‌ی ما کم بگوشت میرسد گویا بضعف
ورنه بی تاثیر نبود این چنین فریاد ما

بسکه طوفان‌غمت ای یار از حد درگذشت
جای آن دارد که از جا بر کند بنیاد ما

باهمه بیداد کز جور تو بر ما می رود
آشنا با لب نگردید است گاهی یاد ما

نیست آزادی چه ممکن از قفس یا رب مرا
بس بما کن مهربان یا رب دل صیاد ما

Marfat.com

ما و ذوق می پرستی و تمنای بتان
آفرین بر مرشدی سایل که داد ارشاد ما

* * * *

ای عاجز از ادای ثنایت زبان ما
ای قاصر از معانی نعتت بیان ما

مونس بما خیال تو در کنج بی کسی
دردت دوای درد دل ناتوان ما

حاجت بعرض نیست کرم با تو حاجتست
چون واقفی ز راز نهان و عیان ما

دوزخ نصیب ماست اگر با رضای تو
هست آتش جحیم گل بوستان ما

ما را چه اختیار بهر جا که می روم
چون نیست جز بدست تو دایم عنان ما

روزی قدم بپرسش ما رنجه گر کنی
صد طعنه بر سپهر زند آستان ما

غمخوار ما چه نیست بعالم جز آن کسی
سایل دگر چه غم ز غم بیکران ما

* * * *

منت خدای را که اجل شد بمن قریب
دیگر نمی کشم ز تو من منت ای طبیب

تا میرود که بگسلد از مهر او دلم
آن هم بعشوه‌ی دگرم میدهد فریب

دور از رخت چگونه شکیبم که شد مرا
تاراج عشق روی تو هم صبر و هم شکیب

Marfat.com

با آنکه سالهاست درینجا مجاورم
هستم هنوز بر سر کوی تو من غریب

صد بار بد تر است ز نادیدنت مرا
یکبار اگر به بینمت ای دوست با رقیب

آن کس که مهر روی تو ما را نصیب کرد
غیر از جفا و جور نکرد از توام نصیب

تا از چه سایل از غمت ای دل عجب مدار
آری فغان عجیب نباشد ز عندلیب

* * * *

یار من در غربت و من در وطن بی او غریب
مانده تنها دور ازو بی صبر و آرام و شکیب

گل چه رخت از بوستان بربست مانده هرچه خار
آشیان باشد شکنج دام پیش عندلیب

گرچه داغ ازفرقتت خود کرد جانم زود سوخت
هر کجا باشد مبادش جز دل خرم نصیب

آگه از حال دل پر خون من هر کس که بود
کو چه او افتاده باشد دور از وصل حبیب

در علاجم رنجه سازی چند بنما خویش را
درد عاشق را دوای نیست جز مرگ ای طبیب

از تود ور افتاده از هجر تودرغم جان بداد
این گرانجانی ز سایل نیست جان من عجیب

* * * *

اگرچه یار بقول رقیب زارم کشت
فغان نمیکنم و خوشدلم که یارم کشت
گرم نکشت برای رضای خواطر غیر
پس از برای چه جرم و پی چه کارم کشت

Marfat.com

امید بود که خون ریزدم چه آید یار
نیامد آخر و از درد انتظارم کشت،
نوید آمدنم داد تا دم مردن
اگرچه کشت ولیکن امیدوارم کشت

کجا به پیش کسی این سخن توانم گفت
که بهر خواطر غیر آخر آن نگارم کشت

بشهر من که برد از من غریب خبر
که بیوفایی یار و غم دیارم کشت
مرا به تیغ ستم کشت آن صنم سایل
گمان مدار که اندوه روزگارم کشت

* * * *

ازان ما را غم دنیا و دین است
که عاشق در خیال آن و این است

نه بینم گاهی *آن ابرو کمان را
که از بهر هلاکم در کمین است

مکن زین بیش آزار دل ما
که رسم دلبری نه این چنین است

دم مردن بسویت گفتی آیم
مرا خود آرزوی غیر این است

نباشد هیچ گه از آستینت
که اشک دیده ام در آستین است

بگیتی روی خوش وقتی نه بینم
دلی کاندر غمت اندوهگین است

مجو مهر و وفا سایل ز خوبان
که آئین نکویان غیر ازین است

---

* آستانت (ر) -

Marfat.com

گشته آزرده ز من خواطر دلبر بعبث
از من آن حور لقا گشته مکدر بعبث

تا باین مرتبه رنجیده نگردیده کسی
گرچه گردیده گهی زانچه مکدر بعبث

من دلداده که از شوق تو جان خواهم داد
بهر قتلم چه کشی این همه خنجر بعبث

نکند ترک جفا آن صنم از روی وفا
این قدر اشک مریز از مژه‌ی تر بعبث

از دروغی که باو در حق من گفته رقیب
بدگمان شد بمن آن شوخ ستمگر بعبث

دیدی ای دل که چسان ریخت بشمشیر جفا
عاقبت خون من آن ظالم کافر بعبث

از وصالش دگری کام روا شد سایل
بود آن کوشش هجر تو سراسر بعبث

* * * *

نه همین هلاک ما را شده روزگار باعث
که فزون ز دور گردون شده جویبار باعث

بجفا ز من بریدی قدم از سرم کشیدی
چه بدی ز من بدیدی چه شد ای نگار باعث

پی قتل من تغافل مکن این قدر که ترسم
نرسی تو بر هلاکم شود انتظار باعث

دل عالمی بعهدت نه چنان فسرده گردد
که شود علاج آنرا می خوشگوار باعث

بعنان غبار تن را نه ز ظرف دارم ایدل
که حجاب جان ما شد تو باین غبار باعث

Marfat.com

بوطن نرفت سایل ز درت نخواهد ای دل
نه شد این سفر مرادی هوس دیار باعث

* * * *

چون درد عاشقی نبود ممکن علاج
بیمار عشق را بطبیبان چه احتیاج

نبود بجز متاع وفا جنس دیگران
این جنس هم بشهر بتان است نارواج

اکنون تو را رسد که بگیری بزور حسن
ای ماه اوج دلبری از مهر و مه خراج

بر جا بود که تاج بری در دیار حسن
بر فرق خویش جای دهندت بجای تاج

تا گشته است نام تو در دلبری بلند
بازار دلبران شده بی رونق و رواج

بی پر تو جمال تو ای شمع دلفروز
روشن نمی شود مه من هر کرا سراج

سایل بمن نسازد اگر نیست یار من
من خاکسار و دلبر من آتشی مزاج

* * * *

دارم هوس دیدن دیدار و دگر هیچ
این است تمنای من از یار و دگر هیچ

در عشق همین حاصل من بود که دیدم
آزار دل از ناوک آزار و دگر هیچ

در آرزوی وصل تو روزی که بمیرم
در خاک برم حسرت دیدار و دگر هیچ

Marfat.com

شب گریم و روز از ستمت زار بنالم
این است شب و روز مرا کار دگر هیچ

در کنج غم از محنت هجران تو ناصح
شبها و من و دیده‌ی خونبار و دگر هیچ

ای گل ز تو دامان کسان زیر گل وصل
ما را بدل از گلشن خار تو دگر هیچ

پیوسته ز دست ستم جور دیارت
سایل دل مجروح نشد زار و دگر هیچ

* * * *

گرچه چشمت کرده صد خون صریح
میکند لعل لبت کار مسیح

نه همین زلف و رخت باشد نکو
ای سراپا جمله اندامت ملیح

از کمان ابرو و تیر مژه ای
بهر قتل عاشقان داری سلیح

ای تنم فرسوده از بار غمت
وی دلم از خنجر عشقت مسیح

علتی در وی نگنجد سر عشق
هر کرا دل باشد از علت صحیح

چند از فرخنده فالی کار قند
هر صباحش چشم بر روی صبیح

سایلا ار عاشقی از جان مترس
باش جان از عاشقی باشد فصیح

مرغ جان گر برون رود زین کاخ
می نشیند بسدره بر سر شاخ

Marfat.com

هر که دور است چون من از یاران
تنگ بر وی بود جهان فراخ

از خدنگ جفای آن دلبر
از جگر تالبم دو صد سوراخ

روی دل از تو بسکه دید آخر
رفته رفته رقیب شد گستاخ

مدفنش کاش کوی دوست شود
چون کند رخت سایل از این کاخ

* * * *

هر جا که رخش دلبری آن دلربا جولان دهد
آنجا بجای دل دمی باشد که عاشق جان دهد

من کیستم تا دم زنم این تیغ واینک گردنم
هرگه برای کشتنم آن سنگدل فرمان دهد

شمشاد می افتد ز پا قد سرو را گردد دوتا
روزی قد چون سرو را گر جلوهٔ بستان دهد

اندر بهای بوسهٔ ای جان برد این شیرین دهان
ماراست سود او زیان آنرا فراق جان دهد

کاش آن طبیب بیوفا دردم کند هرگه دوا
یا آنکه از جام فنا درد مرا درمان دهد

تیرت ز بس بد شق کمان شدد رزمین دل نهان
گر بود شاخی هم ازان بر غنچه‌ای پیکان دهد

روزی ز سالش بگذرد درد فنا من کیستم
تا در کف پای تو سر سایل گذارد جان دهد

زلفت هزار حلقه و هر حلقه صد کمند
در هر کمند او دل بیچاره ای به بند

Marfat.com

سرو قدت کجا قد سرو چمن کجا
زیبا و دلنشین بود اما نه هر بلند

جز خال چون سپند تو بر روی آتشین
ساکن ندیده بر سر آتش کسی سپند

چشم وفا و مرحمت ای مه ز من مپوش
کز چشم زخم دهر مبادت رسد گزند

ای سنگدل چو گریه بحالم نمی کنی
بر گریه های من بس ازین بیشتر مخند

سایل چه داد دل بجفا آنزمان که داد
دل را بعشوه های تو ای شوخ دل پسند

* * * *

دل نه بیجاست بزلف تو اسیر
جای دیوانه بود در زنجیر

آنچه بر من رسد از هر نگهت
کی ز صیاد رسد بر نخچیر

بی تو ای ماه کمان ابروی من
تیر آ هم گذرد از مه و تیر

خواستم دل بتو ندهم لیکن
بود تقدیر خلاف تدبیر

تا گرفتی ز من ای جان دل را
از من دلشده گشتی دلگیر

بچه تشبیه توان کرد تو را
چون نداری بجهان هیچ نظیر

ماه رخسار تو را گر بیند
از خجالت فکند سر در زیر

Marfat.com

چون ز درد تو بمیرد سایل
قدم از تربت او باز نگیر

* * * *

بر نیامد کام دل از یار خود کامم هنوز
رسم دلداری نمیداند دلآرامم هنوز

کی مرا وصلش میسر می شود کان تند خو
می شود آشفته هرکس می برد نامم هنوز

مردم و یک لحظه آزادی نشد ممکن مرا
رشته‌ی عمرم گسست و باز در دامم هنوز

گرچه عمری شد که در میخانه خدمت میکنم
جای می خون میکند ساقیش در جامم هنوز

در حریمش گشته محرم سالها اغیار من
سایل از باری بره دگر اولین گامم هنوز

گرچه عمری از غمش دورم زآرام و قرار
چون کنم آوخ که آن وحشی نشد رامم هنوز

همرهان سایل بمنزل از سبکباری من
از گران باری بره در اولین گامم هنوز[1]

* * * *

آن گل که فگند از بناگوش
از سنبل تر کلاله بر دوش

برگ گلش از هوا عرق ریز
سرو قدش از قبا قصب پوش

---

۱ - دو بیت آخری فقط در نسخهٔ ر ضبط شده -

Marfat.com

کی ناله‌ی ما رسد بگوشش
کز حلقه‌ی زر گران گران گوش

او خورده شراب و رفته ما را
از دیدن او بسر بدر هوش

دستم نرسد که پاش بوسم
دارم هوس کنار و آغوش

با میل سرشک اشک بارم
این آتش دل نه گشت خاموش

شد فصل گل و بهر که بینی
امروز بود ز باده مدهوش

وجه چه میت نماند سایل
سجاده و خرقه هر دو بفروش

* * * *

برتشنگان چگونه بود دانی آب فرض
باشد چنان بعاشق مسکین شراب فرض

از هرکه منع باده کند فصل گل تو را
باشد بقول پیر مغان اجتناب فرض

آگه ز سر باده خلایق اگر شوند
گردد طواف میکده بر شیخ و شاب فرض

در بر طپیدنم چه به بینم مگر بود
هنگام دیدنت بدلم اضطراب فرض

بر چشم ما حرام نمود آری آنکه خواست
دایم بچشم جادوی مست تو خواب فرض

در حیرتم که دیدهٔ بینا مگر بد است
روی تو را کسی که نمود آفتاب فرض

Marfat.com

سایل بقول پیرمغان سرمکش که هست
با ما اطاعت سخن آنجناب فرض

* * * *

بی گل آن زویم از رنگش چه حظ
در گلستان کرده ام مسکن چه حظ

چون مرا خالی شد ازان گل کنار
پر کنم از گل اگر دامن چه حظ

نیست چون آن مه چراغ محفلم
گر ز شمعم خانه شد روشن چه حظ

بی جمال او چه سود از زندگی
جان چه شد بیرون اگر از تن چه حظ

بی لب شیرین می آلود او
از شراب تلخ مرد افگن چه حظ

بر فغانت چون ندارد یار گوش
ای دل از بیهوده نالیدن چه حظ

هست **سایل** پیش او قدری تو را
خویش را زین قدر سنجیدن چه حظ

* * * *

ای نور خدا بر رخ زیبای تو لامع
گرد رخ زیبای تو هستیم چه مانع

پنهان چه کنم حرف غم خویش که اکنون
این قصد بهر شهر و دیاری شده شایع

ای مه ز من از بهر خدا چهره مپوشان
هستم ز نگاهی چه من آخر بتو قانع

چون عارض زیبای دلارای تو نقشی
کم کرده رقم خامه ی صنعت ز صنایع

Marfat.com

چندان که نظر دیده‌ی ایام کشاده
نادیده بدیعی ز جمالت چه بدایع
سایل تو کجا و هوس بوسه ازان لب
کم دیده گدا مثل تو کس مبرم و طامع

* * * *

سرو اگر قد تو را بیند بباغ
لاله گر روی تو را بیند براغ
خم شود آن قامتش از بار غم
دل شود خون[1] در برش از رشک داغ
روی تو و موی تو نسبت بهم
بیضه‌ی بیضا بود در پر زاغ
در سر کویت عبث من نیستم
کرده ام آنجا دل خود را سراغ
نفخه‌ی گل بوی دماغش بود
هر که بود بوی تواش در دماغ
بر دل هر کس که فروغ از تو یافت
یافت ز غیر تو بکلی فراغ
من بجز از چشم سیه مست تو
مست ندیده گهی از وی فراغ
سایل مسکین شب هجران ندید
نیمه‌ی روی تو فروغ از چراغ

* * * *

هست در بازارت ای زیبا پسر از هر طرف
صد چه یوسف هریکی بگرفته نقد جان بکف
تو شهنشاه سریر حسنی و باشد بجای
پیش تخت خوبرویان گرزنند آن مه‌دو صف

---

۱ این (ر) -

Marfat.com

ماه را با ماه رخسار تو بودی نسبتی
آری او را گر نمی بودی بعارض این کلف

تا نظر افگنده مانند تو یکتا گوهری
دیده‌ی ایام کی دیده است دور این خلف

جان من زار از بجان عاشقان دیدن ز حسن
ترسم آید تیر آه دردمندی بر هدف

خود بده انصاف گر همچو توی این گیرو دار
باده‌خوردن در گلستان روز و شب باچنگ ودف

تاتوسایل راسگ‌خود خوانده‌ای از روی‌لطف
دارد آری این زمان بر جمله‌ی عالم شرف

* * * *

در موسم گل شراب یکرنگ
با دلبر شوخ و شاهد شنگ

در پای گل و کنار دیار
می نوش ببانگ بربط و چنگ

منعت کند ار کسی ازین کار
بگریز ازان هزار فرسنگ

ای آنکه ترا ز زنگ اندوه
گردیده مکدر این دل تنگ

می خور که سحر بصیقل می
حاشا که ز دل زداید این زنگ

بر هر چه برنگ باده گوید
او را که کیاستست و فرهنگ

که دیده ز یمن باده سایل
آزاد ز نام و فارغ از ننگ

Marfat.com

ای به نیکویی میان خیل نیکویان مثل
کم کشد نقشی ز رویت کلک نقاش ازل

جان بلب آمد مراد آرزویت کم نشد
عمر من کوته شد و کوته نشد دست اجل

رفتن من جان اگر از تن رود باشد محال
در سر آن کو اگر بار دگر یابم محل

گر بگویم ترک جان هستی توام بر جای جان
ور بگویم ترک جان را کن کجا یابم بدل[1]

کند اگر از بیخ و بن بنیاد پیمانای خلیل
حاش لله در اساس عهد من باشد خلل

هر کسی در فکر کاری باشد و اندیشه ای
نیست غیر از عاشقی سایل مرا عشق ازل

* * * *

مژگان تو گر زند به تیرم
ز ابروی تو چشم بر نگیرم

محکم تر ازین مرا نگه دار
ترسم دگری کند اسیرم

در راه طلب فتادم از پا
وصل تو نگشت دستگیرم

ای رنجه نمودی ساعد خویش
از بهر هلاک من، بمیرم

گر بر تو نمی رسم عجب نیست
تو محتشمی و من فقیرم

چون در غم تو بر آرم افغان
از چرخ گذر کند نفیرم

---

۱ - محل د) -

Marfat.com

گر از همه دلبران گریزم
اما نبود ز تو گزیرم

بی روی تو هر شب از مه و مهر
ای مه گذرد شهاب تیرم

سایل ز سیاه بختی من
پیداست که من ز خاک قیرم

* * * *

دل را بمدعای دلت پاره پاره کن
از بهر کشتنم بکلام استخاره کن

چون میکنی شروع تو قاتل بکشتنم
اول دلم تو در صف مژگان قناره کن

خونم چو ریختی تو بمن باش ساعتی
یکدم بدست و پا زدن من نظاره کن

خواهی اگر که زنده کنی جسم لاغرم
بر جسم خون طپیدهٔ من یک اشاره کن

دیدی که نیست لاله رخان را وفا و عهد
سایل از آشنایی ایشان کناره کن

* * * *

داد از دو لعل باده کشش می پرست تو
فریاد از دو نرگس مخمور مست تو

هر تیر غمزه‌ای که فگندی خطا نکرد
قربان شوم به تیر و بنازم به شست تو

امروز کیست آنکه بدام تو بسته نیست
تنها نه من همین شده ام پای بست تو

Marfat.com

بستند صف به پیش تو خوبان به بندگی
در تخت دلبری چه شد ای مه نشست تو

شد بهره ور بوصل ز غیر تو هر که بود
سایل فغان ز طالع نامرد پست تو

* * * *

آنجان تنت ز جان سرشته
جانا بشری تو یا فرشته

دهقان ازل درین کهن باغ
نخلی چه قدت دگر نرشته

چون عشق تو بود سرنوشتم
تغییر نیامد این نوشته

در آتش دوری تو ما را
دل داغ بود جگر برشته

هستند مجاوران کویت
از سر هوس بهشت هشته

موئیست تن ضعیف سایل
در پیرهنش چه تار رشته

* * * *

بغیره مهربان با ما بکینی
چرا با او چنان با ما چنینی

فتد در خرمن صبر من آتش
که بینم خرمنت را خوشه چینی

اگر باری کشی بار نگاری
وگر نازی کشی از نازنینی

تو خود شوخی و بی آرامی ای شوخ
نیارامی زمانی در زمینی

Marfat.com

نه چندان در دل من کردهٔ جا
تو گویا خاتم دل را نگینی

ندانم در رهت دیگر چه بازم
نه دنیای دگر دارم نه دینی

بگویت سایل مسکین که باشد
غریبی بیکسی زار حزینی

من کلام جناب قدسی مآب در وصف جناب اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب علیه‌الصلواة والسلام

آمد بهار و وقت آن شد باز کز فیض هوا
همچون دم‌عیسی شود باد بهاری جانفزا

گه روی گل زیبا کند که جعد سنبل وا کند
که سرو را رعنا کند مشاطه‌ی باد صبا

تا از پی نظم جهان مسند نشین آسمان
یعنی شه سیارگان زد در خجل زرین نوا

شد سر بسر روی زمین مانند فردوس برین
اندوه کاه و دل نشین عشرت فزا و غمزدا

هم ابرنیسانی مطر بارید چون لؤلؤی تر
هم باد نوروزی خبر آورد از مشک خطا

بلبل ز شوق‌روی گل‌خندان و مست‌از بوی گل
افغان کنان در کوی گل چون عاشقان بینوا

---

۱ - قصیده من کلام عالیشان عزت نشان آقا جونی قیری تخلص بسایل در وصف جناب علی ابن ابی طالب علیه السلام (نسخهٔ ر، ص ۳۵۳) -

Marfat.com

مرغان دستان‌سازبین هر یک بیک آواز بین
هرسوی در پرواز بین گرد چمن صبح و مسا

در طرف راغ و بوستان قمری بر آورده فغان
از صحن باغ و گلستان بلبل شده دستان سرا

بلبل سرایان در چمن قمری بر آورده لحن
این یک بصوت خارکن آن یک باهنگ نوا

جعد بنفشه پر رخم گیسوی سنبل خم بخم
در خوبی از هم‌نیست کم‌این دلفریب‌آن دلربا

نرگس درم اندوخته سوسن زبان آموخته
لاله عذار افروخته در گلشن از فیض هوا

بگرفته نرگس جام زر در دست هر شام و سحر
کرده دماغ از باده تر وز بند غم گشته رها

سبز است در اطراف جو از آب باران‌شسته رو
باخضر کرده شست و شو از چشمهٔ آب بقا

از لاله‌ها دامان من گشته است‌گللگون‌پیرهن
پیچیده بر سر نسترن عمامه‌ی اهل ریا

بر لاله ها افگن نظر یک ره سوی گلها نگر
هر یک بیک زیب دگر از خاک رسته باصفا

یا از شگوفه پرنیان پوشیده اشجار جوان
یا کرده پیر ژنده خوان در بر لباس پارسا

شاخ از شگوفه سیم و زر افشانده درپای شجر
یا رسته در گلشن مگر یکره همه زرین گیا

بر طرف‌جو از هرطرف‌سرو و صنوبر بسته‌صف
پیوسته در ذوق و شغف‌همواره در نشو و نما

Marfat.com

عکس صنوبر بین عیان کافتاده در آب روان
چون بید از باد وزان در لرزه از سر تا بپا

گلشن ز جنت نیست کم زو هست خوشتر بلکه هم
زیرا که نبود در ارم هرگز چنین خرم صفا

هر سو در اطراف چمن از فرق ریحان و سمن
سایه فگنده نارون چون سایهٔ بال هما

درداده پیر می‌فروش از بس صلای عیش و نوش
پیر و جوان با هم بجوش افتاده در میخانه ها

در دست ساقی هر زمان خون از رگ میناروان
چون از دم تیغ و سنان در دست شه روز غزا

شاهی که شاهان زمان از حادثات آسمان
بر درگهش بهر امان آورده روی التجا

شاهی که خورشید آفرین باشدش از فتان زمین
شاهان جوز اپیکران قد کرده پیش او دوتا

کیخسرو کیوان مقام بهرام بهرام انتقام
جمشید خورشید احتشام دارای اسکندر لوا

شاها سریر سروری جعفر که از دین پروری
گردیده دین جعفری زو با فروغ و با صفا

گاهی نه پیچیده است سر از رشتهٔ حکمش قدر
ننهاده هرگز پا بدر از خط فرمانش قضا

هر جا که او گردد عیان خصمش شود در دم نهان
پیدا شود چو خور چه سان پنهان بسازد رخ سها

ای خسرو ملک عجم ای وارث کسری و جم
ای همچو گشته باب و عم برعالمی فرمان روا

Marfat.com

خورشید شمع معدلت کیوان فروز معدلت
آسان شود هر مشکلت از حدت دین و وفا

بهمن کمینه چاکرت داراست دربان درت
هر تن ز خیل لشکرت رویین تن روز وغا

کز ابر نیسانت نمی از بحر جودت یک نمی
ریزد بکشت عالمی روید زر از جای گیا

گر فتنه‌ای بود از قدیم بگریخت از ملک زمین
گردیده در عهدت امین اکنون سپهر فتنه زا

بحریست پنداری جهان معمورها کشتی روان
عزم تو آنرا بادبان جزم تو آنرا ناخدا

شاید تهی کان از درم دستت بهنگام کرم
گوهر بر اندازد ز یم طبعت بهنگام عطا

جز عدل نبود کار تو جز راستی گفتار تو
از گفته و کردار تو هم خلق و خالق را رضا

در عهدت از عدل و کرم نایاب شد نوعی ستم
کز خوبرویان نیز هم بر عاشقان ناید جفا

شخصی تو بی مثل و عدل روی‌تو خالی از خلل
قول تو توام با عمل عهد تو مقرون با وفا

روزی که آید از دو سو پولاد پوشان روبرو
از یک دگر پرخاش جو با یک دگر زور آزما

هر سو تن رویین تنان در بحر چون شیر ژیان
هر سو سر کج افسران غلطان بخاک از تن جدا

رخسار خور گردد نهان از گرد سم مرکبان
گوش فلک گردد گران ز آواز کوس و کرنا

Marfat.com

از های هوی پردلان در شور و غوغای یلان
در جوش آه خستگان آفاق گردد پر صدا
شور قیامت در جهان گردد همان ساعت عیان
ز آشوب محشر بیکران آن لحظه برخیزد ز جا

صد جوی خون سازی روان چون آب چون گل آنزمان
جولان دهی چو سر دران آتش عنان باد پا

مشکین دم و آهو روش آهوسم و صرصر برش
بر چیده ناف و کم خورش موزون قد شیرین ادا
صحرا و پیرامون نورد دریا شگاف و کوه گرد
آهوتگ ضیغم نبرد کوچک سر و باریک پا

در جلوه و شوخی پری داند روش کبک دری
گاه سبک چون صرصری در دشت آهوی خطا

کوتاه پشت آگنده ران فربه سرین لاغر میان
نازک بدن کوچک دهان مالیده مو زیبا لقا

هست آن سمند تند رو هنگام حمله پیش رو
چون یوز و آهو در جلو چو آهوی یوز از قفا

در دست بیجای اگر ناشاد گردد هم سفر
از باد باشد پیشتر در روز حبس دستکا

از عهده‌ی مدحت چو من بیرون نخواهد آمدن
پس باشد او بی انجمن گر ختم می سازم دعا

چندانکه خور با تاج زر آرد سر از مشرق بدر
تا میکند جرم قمر از قرص خور کسب ضیا

پاینده باد ایام تو فرخنده صبح و شام تو
باقی بماند نام تو تا هست عالم را بقا

Marfat.com

ای آنکه طلب کنی خدا را
آئینهٔ حق شناس ما را

رندانه در آی در خرابات
جامی بکشی و به بین صفا را

پشمینه‌ی زهد را قبا کن
وانگاه بمی ده آن قبا را

بیگانه ز خویش تا نگردی
دیدار نه بینی آشنا را

هرگز نرسی بگنج الا
تا نشکنی این طلسم ما را

خوش آنکه براه کوی وصلش
گم کرد ز شوق دست و پا را

ای شیخ ز روی واحدیت
نشناخته‌ای اگر تو ما را

در کعبه و صومنات مائیم
عالم صفت اند و ذات مائیم

مائیم ز خویش بیخودانه
سرمست ز بادهٔ مغانه

از هستی و نیستی منزه
مطلق ز علایق زمانه

از ما اثری نماند جز یار
چون آتش عشق زد زبانه

مائیم و نشان بی نشانی
هر چند ندارد آن نشانه

Marfat.com

یار آمد و غیر شد فراموش
عشق آمد و عقل شد روانه
ما بر خط و خال دوست حیران
زاهد بخیال آب و دانه

پیدا و نهان بجز خداوند
غیری نبود چو درمیانه

در کعبه و صومنات مائیم
عالم صفت اند و ذات مائیم

ما زانوی زهد را شکستیم
در میکده سالها نشستیم

تسبیح بخاک ره فگندیم
زنار ز زلف یار بستیم

موی ز میان جان کشیدیم
بند دل زاهدان گسستیم

پیوند ازین و آن بریدیم
از درد سر زمانه رستیم

پیوسته فتاده در خرابات
از گردش چشم یار مستیم

تا جام جهان نمای باقیست
دردی کش بادهٔ الستیم

در ظاهر اگرچه بس حقیریم
در باطن خویش هر چه هستیم

در کعبه و صومنات مائیم
عالم صفت اند و ذات مائیم

Marfat.com

گشتیم مقیم بر در دل
دیدم جمال دلبر دل

سلطان غمش علم برافراخت
شاهانه گرفت کشور دل

اسرار نهان ز روی ساقی
گردید عیان بساغر دل

از دیده‌ی جان کنیم دایم
نظاره‌ی حق بمنزل دل

در قلزم عشق یار ما را
پرورده شده است گوهر دل

بس دل که بصیدگاه عشقش
چون صید فتاده بر سر دل

پرورده کنون بکشور دل
خوش گفت سحر کبوتر دل

در کعبه و صومنات مائیم
عالم صفت اند و ذات مائیم

دوشم ببر آمد آن دلآرام
بگرفت بخلوت دل آرام

ز انوار تجلی جمالش
افزود صفای باده در جام

در آینه دید عکس خود را
افتاد بزلف خویش در دام

Marfat.com

بکشود چه آفتاب حسنش
از چهره‌ی صبح پرده‌ی شام
زان باده هر آنکه خورد جامی
دید اول کار تا بانجام

دوش از غم یار میزدم جوش
آمد ز سروش غیب پیغام
در کعبه و صومنات مائیم
عالم صفت اند و ذات مائیم

رو هستی خویشتن فنا کن
فانی شو و جای در بقا کن

در دیده‌ی ما در آ و بنشین
نظاره‌ی صورت خدا کن

از دوری ما بنوش جامی
درد دل خویشتن دوا کن

چون قطره در آی اندرین بحر
خود را بمحیط آشنا کن

گر طالب گنج لایزالی
در گنج دل است دیده وا کن

مردانه ز خویشتن برون آی
رو بر در کعبه‌ی رضا کن

بگذر ز خودی خود چه منصور
رو بر سر دار این ندا کن

در کعبه و صومنات مائیم
عالم صفت اند و ذات مائیم

Marfat.com

در کعبه و صومنات مائیم
عالم صفت اند و ذات مائیم

ما مهر سپهر لا مکانیم
بیرون ز جهات و جسم و جانیم

مفتاح رموز گشت ما را
مجموعه سرّ کن فکانیم

در هر نظری بصیر و بینا
گویا بزبان این و آنیم

هستیم خراب و لا ابالی
از خلق کناره در میانیم

در خلوت خواص عشق همدم
با سید آخر الزمانیم

در هیچ دری رهش نباشد
آن را که ز خویشتن برانیم

چون سایل زار با دل خویش
گوئیم بهر زبان که دانیم

در کعبه و صومنات مائیم
عالم صفت اند و ذات مائیم

* * * *

در عشق تو فریاد رسی نیست مرا
جز آه و فغان هم نفسی نیست مرا

پیش که کنم شکوه ز دست تو مگر
چون حرف تو آنچنان کسی نیست مرا

* * * *

Marfat.com

در عشق همین حاصل
آزار دل از یار د

در آرزوی وصل تو
در خاک برم حسرت

* *

از خدنگ جفای
در جگر باشدم

روی دل بسکه از
رفته رفته رقیب
رفته رفته رقیب
* *



محمد کبیر الدین رازی

Marfat.com

در منظر قطره بحر حرمان بنگر
در خانه‌ی ذره مهر تابان بنگر

خاقان جهان تمکن دولت باد
بر خاک سیاه ظل یزدان بنگر

* * * *

قاصد بفلان بگو فلان بنده هنوز
دور از تو بود زنده و شرمنده هنوز

می ریزد خاک بر سر و می گوید
ای وای بمن که مانده ام زنده هنوز

* * * *

صید وصلش توان بدام هوس
گر همانی شود شکار مگس

گرچه دورم همای جود آمد
هر زمانم بگوش بانگ جرس

* * * *

شاطر پسری که خسروان در کویش
هستند بجای کمترین هندویش

آرند ز مهر مهره‌ی افلاک همی
بندند بجای مهره بر بازویش

* * * *

ای نور تو را از رخ زیبای تو لامع
گرد رخ زیبای تو هستیم چه مانع

آخر بمن از بهر خدا چهره مپوشان
هستم بنگاهی چه من آخر ز تو قانع

Marfat.com

امید هست که آبی ز جور بر سر مهر
نهی اگر نفسی گوش بر فسانه‌ی ما

بگفتمش چه بود کحل دیده‌ی **شحنه**
بگفت چیست بجز خاک آستانه‌ی ما

* * * *

دل دگر شد صید و کارم مشکلست
دشمن جان من ای یاران دلست

هجر بهر ما و وصل از بهر غیر
با چنین یاری وفا بیحاصلست

عاشق خویشست نه خواهان وقت
هر که جز جانان بچیزی مایلست

آنکه منع میکند از روی خوب
او یقین از ردی خوبان غافلست

زاهدا در اعتقاد عاشقان
عاشقی حق است و توبه باطل است

ساقیا در دور استعجال کن
زانکه دور عمر بس مستعجل است

شحنه از کویش چسان بیرون رود
دست بر مانده و پا در گل است

* * * *

کاش در بزم طرب طرف کله بر شکند
وین چه سود است که بر روی تو ساغر شکند

از دلم تا بابد ریزه‌ی خنجر شکند
بسکه خنجر بدلم هر سر خنجر شکند

Marfat.com

مشکن جام می ای زاهد خود بین بر من
نکنم توبه اگر محتسبم سر شکند

شکند گر دل من باز چنان بر گردم
که اگر بشکند این دل دل دیگر شکند

بسکه طفل است چه افتد بکمندش صیدی
پیش از آنش که در آرد به بغل پر شکند

بیش ازین دور تو آرام وصالش ندهد
شحنه را راه ببزم ار ندهی در شکند

* * * *

رحمی بکن بحال من ای داد خواه من
غیر از محبت تو چه باشد گناه من

رحم ار کنی برین دل پر خون من بس است
جسم ضعیف و دیده‌ی گریان گناه من

هر دم مرا بگفته‌ی غیر از درت مران
باشد کجا بجز سر کویت پناه من

شاهان نظر بسوی گدایان کنند لیک
بر این گدا کنند از آن پادشاه من

در گوشه‌ای بیاد رخش شحنه خوشدلم
در کوی یار بسته اگر غیر راه من

* * * *

دور شود کاش ز رخ موی تو
تا نشود رنجه ازو روی تو

حاجی اگر سجده کند کعبه را
قبله‌ی عشاق دو ابروی تو

Marfat.com

گر همه دانند و گر نه که هست
روی دل جمله جهان سوی تو

شاه سواران جهان صید کرد
غمزه‌ی چشمان چه آهوی تو

روی چنین را نسزد خوی بد
حیف بود تند بود خوی تو

شحنه کند جامه چه گل چاک چاک
چون ز صبا می شنود بوی تو

* * * *

شکر ایزد خدیو داد گر است
کارهای جهان نظام در است

شاه گردون سریر فتح علی
کشش جهان از خلال او بفر است

صد جهان در جهان وی گنجد
گرچه اندر جهان مختصر است

جز وی اندر بزرگیش تقدیر
کار بر دست کلّیش دگر است

قدر و مقدار آن بزرگ منش
صد فزون زیر پرده‌ی قدر است

آفتاب جلال انور وی
دامن صبح دولتش چه خور است

از بزرگی نگنجد اندر خویش
نور خورشید و لمعه‌ی قمر است

آبروی سحاب و لطف مسیح
وین در اندر زمانه اش ثمر است

Marfat.com

بعظام رمیم و روح روان
در دل آب بحر پر گهر است

آن که دست و دلش بگاه کرم
بحر لؤلؤ و کان سیم و زر است

آن که با دانشش چهار کتب
نکته اندر صحایف سور است

آنکه از پرتوش رخ خورشید
زرهٔ کشته آفتاب پر است

دولتش رشک دولت سلجوق
پای قدرش بر اوج عرش بر است

آنکه بر پرچم جهانگیریش
صورت آفتاب و قرص زر است

از وفور کرامتش رخ نیل
عرق انفعال بحر و بر است

آبدار از چه برق آرد بار
گوئیا تیغ ابر پر شرر است

آنکه از پاس عدل وی بجهان
شیر میش است و میش ببر نر است

تیرش از سرعت قضا بیشی
می برد گوئیا در او سه پر است

صد سکندر برزم وی دارا
بسترش خاک و دشنه در جگر است

رأسهای اروس منخوسان
زیر سم جنیبت از ظفر است

Marfat.com

ابرش خوش خرام گاه خرام
بسبک گامیش به ابر بر است

قبله گاها ببارگه جلال
کعبه یک رکن آستانه در است

بوالبشر نازش آورد چون من
زانکه او را پدر مرا پسر است

وین چنین تو ز مادری نا زاد
کشش جهان را پدر چنان پسر است

از چه دور سرش قمر گردد
شاید او را بر آسمان گذر است

کس نیاورد پایه‌ی خورشید
از چه باشد تو را ز بر بسر است

هست در قبضه‌ی تو ملک جهان
جمله زیرین و نه فلک به بر است

ضیت عزم جهان کشات کشید
کوس خورشید گر چه خصم کر است

شد جگربند خصم چاک ز بیم
گرچه خنجر هنوز در کمر است

عزم رزم است قندهار و هرات
کابل و هند شورش حشر است

خوان جودش مدام گسترده
دور عالم هر آنچه ماحضر است

پیش دریای همت تو سحاب
گاه بارش چه قطره‌ی مطر است

Marfat.com

بخدا آورم قسم کز قدر
برتری زانچه زو بزرگ تر است

بسپهر بزرگ اطلس پوش
کان محیط است و بر ز بر زبر است

بده و دو بیوت هفت پدر
بسه فرزند زیر و گه بر است

بصفی پدر بنوح نجی
کز مناجات وی محیط بر است

بخلیل و ذبیح راه خدا
زنده کش جای کشتگان سحر است

حق داؤد و لحن روح افزا
درع در پنجه اش چه موم در است

بسلیمان بساط ابر نشین
دیو فرمان برش چه بنده در است

بجمال معانی مصری
کش به تعبیر خواب او اثر است

بعصای کلیم و نطق مسیح
کان خداوند هوش در بصر است

حق ختم رسل(ص) حبیب الله
کز شرف ز انبیا بزرگ تر است

بعلی شیر بیشه‌ی هیجا
بظهورش حجاب پرده در است

به بتول و دو گوشواره‌ی عرش
بنجمین آن دو این سه اش پسر است.

Marfat.com

بجفای که شد بآل علی
خون شبیر لخته کش جگر است

باماماں که هادی طرق اند
پنج و چار اند و بابشان شبر است

حق مهدی دین امام زمان
حکم حق را مدام منتظر است

بعروس سیاه پوش حرم
بمقامی که رکن او حجر است

بدهور سنین و گردش ماه
کاندرین هر سه جملگی سیر است

بخداوند قادر قیوم
گوهرت آبروی بوالبشر است

تاج در درگهت رکوع برند
گرچه نوشیروان داد گر است

دگر آرم بیمن حضرت تو
کز تو بهتر مرا نه در نظر است

بنده با وفای سلطانم
بدعای تو شام من سحر است

آورم زان نصیحتی بپذیر
ورنه بس جان بنده ات خطر است

نیست ما را بجز تو درگاهی
خود بگو از چه بنده در بدر است

ار بفرمائیم هزار چه تست
بنده‌ی با وفا کجا دگر است

Marfat.com

یا بفرما که باریاب شوم
یا بفرما که خون او هدر است

میکند دعوی جهانگیری
نظمش اینک ز فرقدان گذر است

نکته سنجی بنظم دلکش من
صد صحایف به بند آن غرر است

عدل آور خدیو عرش سریر
بنده است ار چه بند بی بصر است

دوستان را به بخشش تاج و کلاه
ظل رافت بدار کین هنر است

گردش مهر و ماه دور تو باد
ملک چون پایدار بی خطر است

دشمنان را گداز و دوست نواز
وین دو آئین بس نکو ثمر است

باش تا باشد آسمان و زمین
حاسدت را چه جای در سقر است

دشمنت شد بچنگ عزرائیل
در مقر یا هنوز در سفر است

شحنه ات را بپرور ای خاقان
شحنه‌ی این چنین تو را چه خور است

* * * *

گر نه تشویش دل سوختگان خواست مرا
زلف آشفته‌ی او کرد به تشویش مرا

خانه پر نقش و نگارین نبود باکی نیست
سینه از نقش نگارین چه بود بیش مرا

Marfat.com

خط آمد و گرد عارض یار گرفت
از یار گناه یار اغیار گرفت

دیدی که ز بیداد تو در آخر کار
از آه من این آئینه زنگار گرفت

* * * *

ای کافر بظاهر اولیا مشهور
از کفر تو مطلع همه وحش و طیور

تو کافری و باولیا شهره شدی
بر عکس نهند نام زنگی کافور

* * * *

ای کاش دگر از غمت آنم چکنم
از هجر تو زار و ناتوانم چکنم

گفتی که ز هجر درد من ناله مکن
چون کارد رسد باستخوانم چکنم

* * * *

ای ساخته از تو گشته کار دگران
من یار غم تو و تو یار دگران

من کرده کنار پر ز خون دیده
از بهر تو در کنار دگران

* * * *

اکنون که ز مرز روم تا کشور مرو
آراسته شد ز لاله و سنبل و سرو

خوش آنکه بپای سرو و گل باده کشیم
با نغمه‌ی عندلیب و آواز تذرو

Marfat.com

از من تو بگو بحضرت آصف جاه
گر خوردن باده هست در شرح مناه
از چیست که روی باده خور است سفید
وز چیست که روی خم شکن گشته سیه

* * * *

ای شیخ چه بیجا خم می می شکنی
و اندر کف مستان دف و نی می شکنی
آن می که بمیخانه معمور دلست
مملو ز می ریاست کی می کنی

۳۴ - سید صابر علی صابر دیولی (هندی)

ای دل مشتاق روز عید قربان شما
زینت فتراک سرهای شهیدان شما
آب‌حیوان خورده از لعلِ مسیحا تازه است
خال مشکین فام بر چاه زنخدان شما
آخرش چون زلف هر ساعت شود آشفته تر
هر که ورزد عشق با زلف پریشان شما
آمده بر لب ز ذوق[1] جانفشانی جان من
یا بر آید یا در آید چیست فرمان شما
آئینه سان هر که می بیند بچشم شوق گیر
میشود از خوش نگاهی محو حیران شما
ابروی قابنده‌ی مستان میان کشتگان
گر شود تن بسمل و سر گوی چوگان شما
التجا آورده ام من بر در پیر مغان
مست گشته‌ی شراب عشق و پیمان شما

---

۱ - شوق (نسخهٔ ر) -

Marfat.com

۳۵ - آقا مهدی شیرازی تخلص صابر

ساقی بمیان آی و بده ساغر جم را
از دست مده شیوه‌ی انصاف و کرم را

اکنون که بهار است دم شادی و عیشت
بر دل نتوان داد گذر فوج الم را

تا یاد تو کردیم غم عیش شد از یاد
تا روی تو دیدیم شکستیم صنم را

گر صید حرم در خم زلف تو شکیبد
قتلش تو دران روی بکش تیغ ستم را

ما را نتوان خواست بغیر تو بچیزی
بهر دگران نظم ده آئین ارم را

یکروز بیام آی و ز رخ پرده بر انداز
تا خور ز جمالت شکند چوب علم را

گفتی بفراقم تو نما صبر چه صابر
خود نیست شکیب از تو خداوند خدم را

* * * *

موسم گل شد و هر سو بچمن یاران را
بنگرم چون تو منی تازه کنم افغان را

گر بگلشن روم از بهر تسلی نفسی
بی تو پژمرده به بینم سمن و ریحان را

میکنم جامه‌ی جان چاک ز غم چون بلبل
بی رخت نشگفد از تازه گلی بستان را

ای که دل از کف ما بردی و بشکستی عهد
لشکنم بی تو من گم شده دل پیمان را

Marfat.com

دور شو زاهد اگر من برهش دل دادم
ترسم اندر ره زلفش تو نهی ایمان را
جور چون این نکند از غم دوری صابر
چون کند بی تو رخ زرد و دل بریان را

* * * *

یار را دیشب بکویش خام دیدم در شراب
درخمار افتاده بود او همچو زلف‌خود بتاب

مدعی هم بر سرش بنشسته بد من ناگهان
اندر آنجا پا نهادم جان فگار و دل کباب

پس سلامی گفتم و پنداشتم از دلبرم
کو علیلی خیزد از جا و مرا گوید جواب

چشم بکشاد و برویم دید همچون بخت من
احترازی کرد رو پوشید‌و خود را زد بخواب

این غزل را طرح کردم آن زمان بر روی او
رو نمودم لب کشادم کردمش زینسان خطاب

گر ببام آیی و از روی چه مه گیری نقاب
این سخن از رخ بگیرد پرده‌ی نه آفتاب

آتش لعل لبت بیچاره ام خرمن بسوخت
تاب زلف و کاکلت یکباره افگندم بتاب

بیخودم از عشق رویت گو دگر مطرب مخوان
سرخوشم از چشم مست تومده ساقی شراب

محتسب گر مست گیری میکند تدبیر چیست
من خراب و تو خراب از نرگس مست خراب

خون صابر گر به پیمانه کنی به کاینچنین
همچوشیرین خسروت سرمست سازد در شراب

Marfat.com

ای آنکه ره عشق بصد قافله دارد
تنها نه دل من ز جفایت گله دارد

هر کاغذی عهدیکه نوشتیم بعهدت
ناخوانده دریدی که خط باطله دارد

بی مهر رخت زیب ندارد فلک مهر
از ثابت و سیاره اگر مشعله دارد

از ضعف مرا نیست دگر قوت افغان
گویند دلش در تف غم حوصله دارد

در بادیه‌ی عشق حریفان چه من از نیک
بینند بهرگام دو صد مرحله دارد

از کوی تو خارج نتوان گشت بیک گام
هر کس که ز عشقت مرض داخله دارد

مشغول بجز عشق مشو صابر بیدل
سودی نبرد آنکه جز این مشغله دارد

* * * *

تا کی ز غم عشق تو فریاد توان کرد
گاهی بنگاهی دل ما شاد توان کرد

بنیاد وفا گر ز جفای تو خراب است
غم نیست ز مهر تواش آباد توان کرد

ای پادشه حسن نظر سوی گدا کن
خیری که ازین حسن خداداد توان کرد

گر نیست وفایت پی قتلم کمری بند
آسوده ام از خنجر فولاد توان کرد

صابر گر ازین ورطه بساحل هوست نیست
خاموش میاسای که فریاد توان کرد

Marfat.com

بیامد باز ساقی بزم گستر
ندانم تا چه بازش هست بر سر

چه می دارد نمیدانم بمینا
چه یاقوتست میریزد بساغر

چه رویست این که در ساغر عیانست
که باشد ذره اش خورشید خاور

چه مطرب ساز کرد این پرده آهنگ
چه بم بود این که زیر آورد بر سر

اگر نبود غلط آن عیش و شادی
بود بهر شهی با شوکت و فر

که باشد خود کمین دربان کویش
بسی برتر ز دارا و سکندر

قدر قدری بود آن شه که باشد
ابو طالب مر او را نام برسر

خرد در وصف او خود در تحیر
چنین گوید بگو صابر مکرر

چه شخصی این که بالای چه سروش
ز ماه بدر گردیدست مشمر

چه ابروئیست آن گوی کمانست
که تیرش می نشیند تا دم پر

چه چشم امست این که بهر قتل عشاق
بر آورده است چندین نوک خنجر

چه زلفست این که بهر گوی دلها
چه چوگان سر بر آورد است چنبر

Marfat.com

چه لعلست این که بسیار است شیرین
چه قندش گفتن و گفتن مکرر

نه دندانست در وی بلکه لؤلؤ
نه گفتار است در وی بلکه شکر

غرض صابر ز مدح وی زبان بند
که آخر خود ندامت میدهد بر

* * * *

گر نیست تو را داد ز بیداد نترسم
آن صید ضعیفم که ز صیاد نترسم

ناشاد و فگارند ز بس از دل تو جان
از جان فگار و دل ناشاد نترسم

اکنون که دل از خنجر بیداد تو ریش است
از خنجر سم خورده‌ی فولاد نترسم

گوی شدم از بار غمت خسرو شیرین
از تیشه و سرپنجه‌ی فرهاد نترسم

اکنون که گذشت از سر جان بحر محبت
از دجله‌ی پر ورطه‌ی بغداد نترسم

خود چشم تو تنها کشدم زار که ابرو
خواهد کند امداد ز امداد نترسم

صابر منم آن ریشه که بی شاخه و برگم
از سیل غم و جذبه‌ی چون باد نترسم

* * * *

باز آ کز انتظار بکامم رسیده جان
آرام جان ز مهر بکام خودم رسان

ترسم که رازها فتد از پرده برملا
زینسان اگر تو روی لمای زمان نهان

Marfat.com

صد دل چو نگر برهت بی سراند و پا
هر گه سمند تیز تگ آری بزیر ران

باد ربیع می وزد و ابر نوبهار
می بارد و درخت کهن گشته نوجوان

کرده قبای سبز ورق شاخ در بدن
نرگس کشوده چشم در اطراف بوستان

غنچه بخنده آمده بر گریهای ابر
بلبل بناله آمده از خنده های آن

لیکن کمال حسن نباید چمن بگو
سرو قد تو هم بشود در چمن چمان

باز آی و باده از کف پشمینه پوش پوش
تا بانگ نوش بشنوی از ساقی جهان

با صابر ار تو باده‌ی گلگون[1] جوان کشی
رایت چه پیر گردد و بختت چه نوجوان

* * * *

دانم رود هر آنکه بیاید بکوی تو
این می کشد مرا که برد آرزوی تو

از قرب مدعی برد آن رشک کاگهی
یکره نباشدش ز شررهای خوی تو

من جان نمی برم ز غمت گر هزار دل
آزاد گشته است ز هر تار موی تو

هر شب که با خیال تو خواب آیدم بچشم
زودم بکنج فقر کشد هجر روی تو

---

۱ - باده‌ی دیرین (نسخهٔ ر) -

Marfat.com

صابرِ هر آنچه گفت و بگوید شنیده ام
چونَ بنگری همه بود آن گفتگوی تو

* * * *

دلم تا جا بتاب زلفت ای زیبا پسر کرده
ز یاران دگر یکبارگی قطع نظر کرده

عجب نبود وجودم گر سراپا سوزد از گرمی
ز شیرینی لبت گویی تبسم در شکر کرده

طبیبا پا مکش از بسترم عمداً چه میدانی
بچشم خسته‌ام بیماری چشمت اثر کرده

ز فردای قیامت نازنین اندیشه کن اکنون
که نخل عشق ما در شهر رسوای ثمر کرده

نباشد اعتباری صابرا عهد نکویان را
مکن باور مکن باور که عهدی معتبر کرده

* * * *

براه عشق که نبود بهیچ[1] درد و غمی
اگر نه شوق ترا میکشد مزن قدمی

بنای عمر چه قصر امل بود برباد
اگر نه باورت آید ز من خورم قسمی

بحق جام شراب و بحق حال خراب
کسی نزیست درین نشاء شاد نیم دمی

کنون که نیست بجز غم نصیب کس ساقی
بیا که وقت رسیده است گر کنی کرمی

شنیده‌ای تو حکایت اگر ز جم برخیز
چه دور ماست بدور آر رشک جام جمی

---

۱ - بغیر (نسخهٔ ر) ـ

Marfat.com

بگیر مطرب عشاق ره بگرد حصار
بصوت زیر اگر دم رسد رسان به بمی

تو نیز رنجه کن ای یار پا در این مجلس
که غم ز دل نبرد بی‌تو روضه‌ی ارمی

کجا روم بکه گویم بگو ز دست تو داد
تو خصمی و تو جفاکار و تو شه و حکمی

فغان که روی تو نادیده سیر شد آخر
ز خط نوشته بر آن رخ بقتل من رقمی

همیشه وصل تو را من بجان خریدارم
اگرچه نیست مرا مایه و تو با حشمی

رسیدنت بود اولی ز غیر ای صیاد
چرا چه صید ز صابر ز وحشیان برمی[1]

ترجیع

بسم الله الرحمن الرحیم

ای قمر پیش طلعتت لا شئی
پیش رای تو مهر خاور طی

از تف راه رایتت در پیش
وز دل زار لشکرت در پی

رسم بی مهری و وفا تا چند
طور بد عهدی و ستم تا کی

با چنین روی دلکشا که توراست
کم نما رو ببزم ساغر و می

---

۱ - چرا ز صید چه صابر چه وحشیان برمی (ر) -

Marfat.com

دام گسترده مدعی در راه
واقف خویش باش گفتم هی

می درد پرده پرده‌ی مطرب
لحظه‌ی گوش ده بناله‌ی نی

که مرا دوش آمد اندر گوش
نکته‌ی نغز از ترانه‌ی وی

کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

ای که ما بنده و تو پادشهی
بغلط سوی ما فگن نگهی

عشق تو ملک جان مسخر کرد
نیست حاجت به لشکر و سپهی

بردرت ای مه سپهر وفا
نیست جز مهر دیگرم گنهی

از سر کوی تو برون یک گام
نگذارم قدم بهیچ رهی

حل این نکته بر تو خواهد شد
گر کنی سوی خود چه ما نگهی

کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

یار با ما و ما پی یاریم
دوست در خانه ما ببازاریم

بسته‌ی درد و فارغ از دردیم
خسته‌ی یار و غافل از یاریم

Marfat.com

دوست نزدیک تر ز ما بر ما
ما ز هجران وی در آزاریم

سر این نکته های نغز و عجیب
خود جز این یک سخن نه پنداریم

کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

ای شده عقل کل ز روی تو مات
همه قائم بتو تو قایم ذات

معنی تست در همه صورت
صورت تست در همه مرأت

هم توی واقف از عیان و نهان
هم توی قاضی همه حاجات

من و ترک وفای تو حاشا
من و فارغ ز عشق تو هیهات

رو دلا همچو احولان منگر
فرق نبود میان ذات و صفات

کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

راه بیهوده تا بکی سپری
شرم کن زین عیوب بی بصری

چه خوری بر ز نخل امیدی
بو که کوته بد و رطب شمری

پا نداری تو چون بمحفل عام
کی ببزم خواص در گذری

Marfat.com

عجب و کبر و منی ز سر بیرون
بنما تا غم جهان نخوری

چشم بر بند از همه بدو نیک
تا بعین الیقین عیان نگری

کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

نیست جز یار نازل منزل
نیست جز یار سامع و قایل

نیست جز یار کشتی و دریا
نیست جز یار ورطه و ساحل

نیست جز یار بنده و آزاد
نیست جز یار منعم و سایل

ای که انکار من کنی بردوز
دیده و دل، مگر شوی قابل

کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

آنکه دارد ترا چه چیزش نیست
آنکه بی تست کو نصیبش نیست

آنکه نه شادمان ز وصل تو شد
ای بسا بی تو بایدش بگریست

وانکه گردد بقرب تو واصل
بعد ازان در جهان نه خواهد زیست

ملک ده ملک گیر جز تو کدام
تا نه تاج بخش غیر تو کیست

Marfat.com

که بهر کیش کافر و شادم
کاعتقادی مرا بجز این نیست

کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

نیست جز عشق در سرم شوری
جز غمت نیست در دلم سوری

هر کرا دل دهم توی دلدار
هر کجا رو کنم تو منظوری

تو مهیا کن بساط نشاط
تو فرا آر جنت و حوری

می نهم بر دو دیده دست قبول
هر چه خواهی بقدر مقدوری

آنکه انکار من کند داند
گرچه من در سر آیدش شوری

کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

ای غمت عین شادمانیها
روشن از تو همه نهانیها

نه مکانی نه خالی از تو مکان
هم مکانی و هم مکانیها

نه زمانی نه خالی از تو زمان
هم زمانی و هم زمانیها

تو همانی که بردی و دادی
دل ما و ز ما نشانیها

Marfat.com

حل این نکته گر کنم نکنم
ای بسا عیش و شادمانیها

کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

ای غمت شادی دل عالم
وی ز تو گرم محفل عالم

مرهم تست بر جروح قلوب
از تو سهل است مشکل عالم

ملزم تست کشتی مقصود
ورطه‌ی تست ساحل عالم

طلب خون ز طالب از چه کنم
مهر تو گشت قاتل عالم

رو دلا همچو جان براه طلب
سیر کن در منازل عالم

کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

گرچه جانی تو بر تن صابر
عشق تو گشته دشمن صابر

ای که نه ساکنی و نه مسکن
نگهی کن به مسکن صابر

ای محبت چه آتشی که چه موم
از تو گردید آهن صابر

راز عشقی که جز تو کس نشنید
فاش شد با نهفتن صابر

Marfat.com

هر کسی وصفی از تو میگوید
غیر ازین نیست گفتن صابر
کانچه اندر جهان پدیدار است
عکس یک پرتو از رخ یار است

* * * * *

ای بی خبر از طریقه مهر و وفا
وی داده بنای بر سبیل جفا

گفتم که تویی بر دل ریشم مرهم
دردا که نه مرهم بپذیرد نه دوا

۳۶ - میرزا هادی شیرازی صابر

بریخت باده و ساقی نداد جام امروز
بماند عیش درین بزم ناتمام افسوس

چه ریخت باده عوض داشت این غلط نفی
گذشت عمر سعادت نظام ای افسوس

۳ - فتح علی خان کاشی تخلص صبا

منع افغان نتوان این دل سودایی را
کاشنای نبود عشق و شکیبایی را

از چه چون گل نزنم جامهٔ جان چاک که هست
فرق در باغ تو گلچین و تماشایی را

وه که بخت بدم از دست بیکبار کشید
دامن وصلت و دامان شکیبایی را

حسن در عهد جمالت بکمال انجامید
گرچه حدی نبود خوبی و زیبایی را

Marfat.com

خلق شهرت همه در چنبر عشقند اسیر
بیم جانست صبا وحشی صحرایی را

در مدح آقا محمد خان گوید

تیغی ار فتح را زبان باشد
تیغ شاهنشه جهان باشد

آنکه کمتر غلام درگاهش
کار فرما و کاردان باشد

آن غضنفر صلابتی کاو را
شیروان شاه شیربان باشد

خسرو جم نشان محمد شاه
که سپاهش جهان جهان باشد

حکم آن خسرو قدر قدرت
بر قضا و قدر روان باشد

چاکرانش چه طغرل و سنجر
هر یکی خسرو زمان باشد

گر فرازد لوای خویش برزم
ظفر از پرچمش عیان باشد

پیش کمتر ملازمش صد خوان
درگه رزم چون دخان باشد

پایه‌ی قصر و جاه منزلتش
بر سر هفتم آسمان باشد

پی قطع نزاع خصم مدام
همه تن تیغ او زبان باشد

Marfat.com

در هوای عدالتش شاهین
با کبوتر هم آشیان باشد

چو کشاید بگاه بخشش کف
بحر و کان از کفش بجان باشد

دست آن مهر آسمان کرم
همچو خورشید زرفشان باشد

ای سکندر شکوه کز عدلت
گله را گرگ پاسبان باشد

بنده‌ی چاکر تو کیخسرو
گرچه تاج سر کیان باشد

در رکابت برای کسب شرف
پدر اردوان دوان باشد

حصن جاه تو را زحل شب و روز
کوتوال و نگاهبان باشد

چون رود تیر تو بسوی عدو
تیر را جا در استخوان باشد

در سپاه تو ای خدیو زمان
صد چو افراسیاب خوان باشد

دشمن دولت و دل جاهت
خسته‌ی زار و ناتوان باشد

ذات نیک تو ای شه دوران
از بد چرخ بر امان باشد

خسروا طبع من ز تربیتت
همچو حکمت کنون روان باشد

Marfat.com

طبع پاکم گه گهر ریزی
غیرت افزای بحر و کان باشد

نظم رنگین دلکشم چه شکر
در گوش سخنوران باشد

لاف تا کی بنزد شه هر چند
مدح آن شاه نکته دان باشد

کن دعای خدیو دوران را
که تو را هم خدایگان باشد

یا رب این شاه معدلت بنیان
تا جهان است در جهان باشد

بهر دفع فساد ظلم نه دیر
نایب صاحب الزمان باشد

* * * *

این گل رخ یار گلعذاری بود است
این نرگس مست چشم یاری بوده است
این لاله‌ای غرق خون که اندر باغ است
دل باخته‌ای ز داغ یاری بوده است

* * * *

ای دوست بمن همیشه دشمن دل تست
گر هست دلی ز سنگ و آهن دل تست
گر عمر وفا کند من اندر دل خویش
فارغ تر ازان کنم که اندر دل تست

* * * *

Marfat.com

آنم که بجزم یاریم خواهی کشت
با این همه دوستداریم خواهی کشت

آنروز که با تو عهد بستم گفتم
کاخر بهزار خواریم خواهی کشت

* * * *

ای خط تو همچون خط خوبان چگل
پای خرد از این دو زفته بگل

فرقست ولیکن این دو خط را که بود
آن باعث دل شکستن این قوت دل

* * * *

خواهم که شبی بکوی او جا گیرم
جای که ز حسن او تماشا گیرم

در خواب زود بوسه ز لعلش چینم
بیدار چه گردد ره حاشا گیرم

* * * *

با این دل پر خون لب خندان چکنم
با این سر سودا زده سامان چکنم

در سرچه هوای اوست سامان چه بود
در دل چه ازوست درد درمان چکنم

* * * *

از هجر تو چشم اشکباری دارم
در راه نشسته انتظاری دارم

در بزم رقیب یک دم دیگر کش
برخیز و بیا که با تو کاری دارم

* * * *

Marfat.com

هر شب ز سپهر بگذر یارب من
از درد و فراق جان ندارد لب من

دو شم بگذشت سیل اشک از سر دوش
آه ار برود بهردو دوش امشب من

* * * *

گر سرو چو قدتست رفتارش کو
گر غنچه چو لعل تست گفتارش کو

گیرم بسر زلف تو ماند سنبل
دلهای پریشان و گرفتارش کو

* * * *

تا کی بمن از ره جفا ننشینی
با خستهٔ خویش از وفا ننشینی

ای کاش نخفتی بر بیگانه کنون
کز راه ستم بآشنا ننشینی

۳۸ - میرزا صبوری شیرازی

شهسوار من اگر طرف کله بر شکند
شکن طرف کلاهش سر قیصر شکند

کاکل مشک فشان را چه بدوش اندازد
از شمیمش بجهان قیمت عنبر شکند

قامتش را بقیامت چه بناز افرازد
بروش سرو قد او صف محشر شکند

گر کند میل تبسم لب آن ماه عذار
نرخ بازار همه لؤلؤ گوهر شکند

Marfat.com

بسکه از تیر نگاهش به تنم پیکانهاست
گر بخنجر زندم تن سر خنجر شکند
دانه‌ی خال سیه بر رخ گندم گونش
توبه‌ی آدم خاکی دگر از سر شکند

طایر روح صبوری به طواف حرمش
گر بپرواز در آید ز شغف پر شکند

* * * *

از مفرده حیات را من ذالک
شش دانگ ممات را بکلی مالک
تا سال دگر حکیم باشی باشی
انت الباقی و کل شئی هالک

۳۹ ـ فرامرز بیگ شیرازی تخلص ضیایی

از قاتل ما سزاست ما را
یک بوسه که خونبهاست ما را
در باغ جنان نمیتوان رفت
در کوی ترا که جاست ما را

ای شهره چه آفتاب امروز
وصل تو چه کیمیاست ما را

باز آی بسویم و میندیش
از شحنه که در قفاست ما را

بالم بکشا که از ره عشق
بندی ز وفا بپاست ما را

آیا وصلت چگونه باشد
چون هجر تو جانفراست ما را

Marfat.com

گویا بضیایی وفا کیش
پاداش وفا جفاست ما را

۴۰ - امیر طاهر شوستری طاهر

تو را از جان شیرین آفریدند
مرا فرهاد مسکین آفریدند

نخستین زلف مشکین تو دیدند
وزان پس نافه‌ی چین آفریدند

عرق بر دور رویش دیده گفتم
بدور ماه پروین آفریدند

نکردی میر از گلشن گذشتی
تو را گویا ز تمکین آفریدند

زند تا خار غم بر جان بلبل
بگلچین دست گلچین آفریدند

مرا روزی گره بستند بر دل
که او را بر جبین چین آفریدند

دل طاهر نمیشد رام مردم
کمند زلف پرچین آفریدند

* * * *

خوش آنکه بردرت ای نازنین نگار بمیرم
در آستان تو افتم بخاک و زار بمیرم

روا مدار که بر دست یار تشنه دهم جان
بکش که بر دم شمشیر آبدار بمیرم

Marfat.com

بخون خویش بخاک در تو چهره بمالم
اگرچه لاله پر از خون شهید وار بمیرم

بقتل من منما صبر اینقدر که مبادا
که تا تو تیغ بر آری ز انتظار بمیرم

من از سمات نترسم خدا نخواسته ترسم
ندیده روی تو ای سرو گلعذار بمیرم

بخاک راه تو خواهد فگند جذبه‌ی شوقم
بهر گذرگه دهم جان بهر دیار بمیرم

بروز وصل نمردم ز شوق طاهر و ترسم
بشام هجر ز اندوه بی شمار بمیرم

* * * *

ای کوی تو کعبه‌ی دل من
وی روی تو ماه منزل من

روشن نشود بماه و خورشید
بی شمع رخ تو محفل من

برقست که می جهد ز رویش
یا تیغ کشیده قاتل من

من قابل آن نیم که بینند
همچون تو شهی مقابل من

هر رشته‌ی کاکلت کمندی
افگنده بگردن دل من

هجر تو چه مشکل است طاهر
از حل تو حل مشکل من

Marfat.com

اختر برج که ماه آسمان کیستی
نو گل باغ که سرو بوستان کیستی

ای که در زنجیر زلفت یکجهان دل مبتلاست
در جهان جان که و جان جهان کیستی

گشته رامم با تو دل تا رفته آرامم ز جان
با کدامین دل تو رام آرام جان کیستی

می تراود از نگاهت شیوه های عاشقی
عاشق دل خستهٔ آزرده جان کیستی

از میان دلبران کی از کفت بربوده دل
این چنین دل بستهٔ موی میان کیستی

قمری باغ کدامین سروبستانی که ای
عندلیب نغمه سنج گلستان کیستی

رشته برپا از سر زلف پریشانت که کرد
در کمند کاکل عنبر فشان کیستی

کرده بی تاب و توانم ناتوانیهای تو
ای توان من بیان کن ناتوان کیستی

تا بکی طاهر بسوزد ز آه آتشناک تو
جان عاشق اینچنین آتش بجان کیستی

* * * *

همچو مسیحا کنی زنده بدم مرده را
گر تو بنوشی دمی بادهٔ لطف خدا

در دل تو می شود عکس خدا جلوه گر
گر تو شوی آیینه از سر صدق و صفا

* * * *

Marfat.com

در هیچ زمین و هیچ فرسنگی نیست
کز دست غمت نشسته دلتنگی نیست

سر تا سر خاوران بر سنگی نیست
کز خون دل و دیده بر او رنگی نیست

* * * *

راهب خم باده سر دیری بوده است
پیمانه حریف گرم سیری بوده است

این مشت گلی که گشته خشت سرخم
میخواره ای عاقبت بخیری بوده است

* * * *

طاهر ز جدائیت چه نی میسوزد
سوز نفسش بهار و دی میسوزد

گر بر دهد آه آتشین در شب هجر
از آتش آه او چه نی میسوزد

* * * *

این ماه منور است یا مادهٔ حور
یا لمعهٔ نور یا که کشکول بلور

یا مهر منیر یا بود مطلع فجر
بیضای ید کلیم یا آتش طور

* * * *

ای آنکه بدیده گشتم از رحمت تو
پرورده شدم بناز در نعمت تو

صد سال بامتحان گناه خواهم کرد
یا جرم من است بیش یا رحمت تو

* * * *

Marfat.com

تا سر نهان عیان کند هاشم خان
آید به تکلم در بیان هاشم خان

معلوم کجا شود که او را کمربست
تا تیغ نه بندد بمیان هاشم خان

۴۱ - آقا محمد تقی اصفهانی تخلص عارف

دل ها بسر زلف تو آویخته دیدم
جانها برهت هر قدمی ریخته دیدم

بگسیخته از هر دو جهان رشته‌ی امید
تا رشته‌ی تاری ز تو بگسیخته دیدم

این بود امیدم که کشی زارم و افسوس
در کوی تو خون دگران ریخته دیدم

در زیر پر خویش کشیده سری از غم
هر مرغ که از دام تو بگریخته دیدم

عارف ز تفاخر بفلک سود سر من
خاک سرکویش چه بسر ریخته دیدم

۴۲ - مرزا محمد حسین شیرازی متخلص‌به عالی

ناصح چه ندیدی رخ جانانهٔ ما را
پند از چه دهی این دل دیوانهٔ ما را

شمعی که نیفروخت شبی خانهٔ ما را
از آتش خود سوخته کاشانهٔ ما را

در عشق ز ناکامی خود شکوه ندارد
فرهاد اگر بشنود افسانهٔ ما را

Marfat.com

مست است و گرنه بمن این لطف نبودش
پنداشته کاشانهٔ خود خانهٔ ما را
دیوانه چنانست دل ما که ندارد
چغد غم او هم سر ویرانهٔ ما را

روشن ز تو هر محفل و قسمت نشد از بخت
جز سوختن از شمع تو کاشانهٔ ما را

غمناک ز ناکامی غیرم که چرا برد
با خود بلحد حسرت جانانهٔ ما را

روز سیه ام را رخ تابان تو باید
خورشید منور نکند خانهٔ ما را
در صومعهٔ زهاد دگر جای نسازند
بینند اگر شورش میخانهٔ ما را

عالی بعبث عیب دل ما مکن از عشق
عاقل نکند پند تو دیوانهٔ ما را

* * * *

گر ز فریاد گرفتاران دل او شاد هست
لب نه بندم یک زمان تا قوت فریاد هست

در گمان افتم که دارد مهر او گردم غمین
هر کرا بینم که در عالم دل ناشاد هست

می طپد در سینه ام دل نیست دانم بی سبب
باز کن این بند ما را در کمین صیاد هست

نیستم در دل غمی تا هست می در ساغرم
غم خرابم کی کند میخانه تا آباد هست

از کف ما کی تواند دل ربودن مهوشی
دیگری چون تو کجا در دلبری استاد هست

Marfat.com

تا نباشد یار ما را یار با صیاد خویش
با تغافل با اسیران شیوه‌ی صیاد هست

لطف اگر عالی ندارد یار من از اعتبار
از سر آن کو مرو تا مایل بیداد هست

* * * *

دلت هرگز نسوزد بر من ایدوست
که سنگت دل بود یا آهن ایدوست

چنان بیداد کردی بر من ایدوست
شکستی از جفا عهد من ایدوست

ز دست مدعی ساغر گرفتی
زدی آتش مرا در خرمن ایدوست

بمن در دوستی کاری که کردی
نکردی دشمنی با دشمن ایدوست

فگندی دست خود در گردن غیر
گرفتی خون من در گردن ایدوست

نجویم چون تو رفتی از کنارم
فروغ مهر و ماه از روزن ایدوست

به گلشن کی روم بی آن گل رو
که گلشن بی تو باشد گلخن ایدوست

کجا بیرون رود عشق تو از دل
رود روزی که جانم از تن ایدوست

ندارم خواب در هجر تو دارم
همه شب خار در پیراهن ایدوست

چه باشد ار دهی از لطف یکبار
برغم مدعی کام من ایدوست

Marfat.com

تو خندانی و عالی از فراقت
گهی در ناله گه در شیون ایدوست

* * * *

کرد کی دشمن بدشمن آنچه بامن یار کرد
این غم دیگر که نتوانم برش اظهار کرد

دوش از نادیدنش می سوختم امشب‌ز رشک
آنچه بامن کرد هجر یار وصل یار کرد

گفتم او شاید نشیند چونکه برخیزد رقیب
پیشتر از رفتنش آهنگ رفتن یار کرد

عزتی با من نکرد از بزم او برخاستم
گرچه تکلیف نشستن غیر را صد بار کرد

توبه ام از عشق تومیداد ناصح هر زمان
گرچه چون روی ترا باطعنه استغفار کرد

کاش دلدار مرا آن یار استغنا بود
تا توانم کام دل درپیش او اظهار کرد

شرح بیداد بتان عالی نشاید با کسی
میکند دشمن بدشمن آنچه با من یار کرد

* * * *

از چیست هر که سوی تو نظاره میکند
از جان و دل کناره بیکباره میکند

هر کس نظر بسوی تو خونخواره میکند
از دیدن تو جامه‌ی جان پاره میکند

دورم بکام غیر ز کوی تو میکند
وانگه فلک چه با من بیچاره میکند

Marfat.com

هر کس براه تو بامیدی نشسته است
بازش میان بسوی که نظاره میکند

او در خیال آنکه دهم جان و دل بدو
من در گمان که درد مرا چاره میکند

سویش چگونه نامه نویسم که از ستم
دور فلک چه با من بیچاره میکند

شادم ز تو بجور ولی رشک مدعی
آخر مرا ز کوی تو آواره میکند

این رشک سوزدم که بهر کس نظر کنم
بینم که شکوهٔ بستمگاره میکند

عالی ز کوی یار سبکبار می رود
قطع نظر ز عاشق بیچاره میکند

* * * *

گذشت یار ز یاری بخاک یارانش
جز این نبود تمنای جان سپارانش

به گلشنیست مرا آشیان ز بخت سیاه
که چون خزان گذرد موسم بهارانش

نیافتند جز این عیب ملک خوبی را
که رسم داد ندانند شهریارانش

اگر بروضه‌ی رضوان بود غمین باشد
کسی که کرد جدا آسمان ز یارانش

دریغ اگر نبود تیرت از دل عشاق
دل من است یکی از امیدوارانش

Marfat.com

ببزم او که گذر باد صبحگه را نیست
که میکند خبر از حال بیقرارانش

رسوم محفل صهبا کشان ز عالی جو
که هیچ کس نشمارد ز هوشیارانش

* * * *

باین امید که شاید گذر کنی بسرم
در انتظار چه شبها گذشت تا سحرم

متاع هر دو جهان داده ام بیک نگهت
ستم بود که رخ خود بپوشی از نظرم

هزار جان گرامی فدای آن قاصد
که نامه برساند ز یار نو سفرم

نه پیک نامه رسان و نه یار نامه نگار
مرا گمان که ازان سوی میرسد خبرم

چه جای دل که اگر جان من بخواهی سوخت
قسم بجان تو کز یاریت نمی گذرم

ز یاری امشب دیگر مرو ز بالینم
که اعتماد نباشد بعمر اینقدرم

بگو سپهر بپوشد جمال مهر و مهش
که با رخ تو بخورشید و مه نمی نگرم

شکار چشم تو ام گر نمیکنی بسمل
ز سنگ کینه مرانم که من شکسته پرم

مجال گفت و شنودم شب وصال نبود
نداد فرصت نظاره نیز چشم ترم

Marfat.com

سرم فدای کمان ابروی که افگنده
هزار رخنه ز تیر نگاه بر جگرم

بجان رسیدم و دارم گمان ساده دلی
که مهربان کندش نالهای بی اثرم

تو شمع بزم رقیبی ز بیوفای و من
در اشتیاق تو هر شب نشسته تا سحرم

بسینه ام دل دیوانه تا بکی باشد
چه خوش بود که اسیرش بزلف او نگرم

ز حادثات جهانم چه غم بود عالی
من از خزان نه هراسم که نخل بی ثمرم

* * * *

کی لب غیر توان بر لب جانان دیدن
کی توان غارت گلچین بگلستان دیدن

رحم کن رحم بناکامیم ای صبح وصال
که مرا جان بلب است از شب هجران دیدن

یکدم از خانه برون آی که دل میکشدم
عالمی را بتماشای تو حیران دیدن

بود تعبیر که زلف تو بچنگم افتاد
سخت خوشنودم ازین خواب پریشان دیدن

من نگویم که تماشای گلستان خوش نیست
سخن این است که بیرون تو نتوان دیدن

از برش چندکنی منع من ای غیر که دوست
کام من جز نظری بر رخ جانان دیدن

Marfat.com

وصل یوسف رخی ار دست دهد مشکل نیست
خویشتن را همه عمر بزندان دیدن

نیست یارای زبان ورنه برت می گفتم
که چها دیدم ازان چاک گریبان دیدن

از خدا شورش عشقی بدعا می طلبم
زانکه خود را نتوان بی سرو سامان دیدن

گر جفای رسد از عشق دلا شکوه مکن
لازم عشق بود جور فراوان دیدن

کام عالی ندهی گیرم از اندیشه‌ی غیر
نرگست را چکنی راز ز پنهان دیدن

* * * *

بسکه ز هر طرف کُند فتنه گری نگاه تو
یاد ز حشر می دهد عرصه‌ی جلوه گاه تو

تا تو ز روی دوستی سوی که افگنی نگاه
دلشده‌ای ز هر طرف منتظر نگاه تو

نوبتی از وفا بیا بر سر کشته‌ی غمت
چند بروز و شب بود دیده‌ی من براه تو

در عرصات چون فتد بر تو نگاه دادگر
گوش دگر نمیکند دعوی داد خواه تو

گر تو زکف نمی دهی دعوی بیگنه کشی
عرصه‌ی حشرمی شود تنگ ز دادخواه تو

مدعی از وصال تو یافته عمر جاودان
داده بباد عمر من فرقت عمر کاه تو

Marfat.com

تا بکی از ندیدنت روز و شبم بود سیاه
زینت بزم دیگران عارض همچو ماه تو

از غم عشق **عالیا** ترک فغان و ناله کن
روز تو تیره تر شد از ناله‌ی صبحگاه تو

* * * *

کاش آشفته کنی گیسوی خود از شانه
تا نیفتد برخت دیده‌ی هر بیگانه

هر زمان تا کنی از رشک مرا دیوانه
می روی همره اغیار بهر کاشانه

گفتم او را ندهم راه نمیدانستم
که بکوی تو مرا راه ندهد بیگانه

غیر من کز پی دل بدرم هر نفسی
هیچ فرزانه نیفتد پی هر دیوانه

دل خراب است و نباشد غم یاری در وی
آری آری نبود گنج بهر ویرانه

برد خواهم سخن عشق تو ناگفته بخاک
زانکه دل نیست محرم این افسانه

تا کشاید بکجا رهبری بخت که من
ره مسجد نشناسم ز ره می خانه

پاسبان راه بکویش دهدم ار چه عجب
نیست اندیشه کسی را ز من دیوانه

چه عجب گر غمش از سوز دل ما نبود
شمع دارد چه غم از سوختن پروانه

ای که داری سر معماری دلهای خراب
دل ماهست ز طوفان غمت ویرانه

Marfat.com

تا کجا یار ز رخ پرده کشاید عالی
که نشانش نبود در حرم و بتخانه

* * * *

دلم از گردش گردون شده خون ایساقی
باده میخواهم از اندازه برون ایساقی

فرصت از دست مده غصه‌ی ایام مخور
موسم عیش و نشاط است کنون ایساقی

بلبل آمد بنوا سبزه دمید از لب جو
تو هم از خانه بنه پای برون ایساقی

تا مرا ز آیینهٔ دل ببری زنگ ملال
باده کن در قدح آینه گون ایساقی

چهره بنمای خدا را که ز نادیدن تو
شادیم کم شد و اندوه فزون ایساقی

تو هم از ساغر صهبا ره ایمانم زن
نرگست زد ره دل چون بفسون ایساقی

عمر عالی ز فراق تو بتلخی گذرد
مگذارش تو باین حال زبون ایساقی

* * * *

قصیده

دمی که شعله کشد آه برق پر ناری
بناله عشق دهد منصب شرر باری

خجل ز رونق آهم شد است برق چنان
که گشت دامن نیسان نهان ز طراری

هزار شعله‌ی شوق است در پس هر آه
حذر کنید ازین آه سرد پر ناری

Marfat.com

گرفته منصب فیض سخا بدیده‌ی شوق
گه مطار چه نیسان کند مدد گاری

بهر دلی که گذر کرد عشق خنجر زد
درون ما دو هزار است زخم انگاری

تمام تربت من چشم آرزو گشته
چمن چمن همه نرگس بهار گلزاری

خدایرا بمن ای دوستان ببخشائید
مریض عشق ندارد دوای بیماری

ز روی تربت من هر که بگذرد گردد
مباش همچو من او دل دهد بدلداری

گذشت بر سر من اوستاد بنایان
که خاک سوخته ناید بکار معماری

نماند قیمت و قدرم بقدر آن مقدار
که سوز تربت من هم کند خریداری

بپای سایه بیاسایم ار جفا نکند
ز فربهی بمن آن گاو میش پرواری

چنان ضعیف شدم از غم زمانه که چشم
نکرد فرق من و سایه او ز همواری

ز ساده لوحی دل میخورم غم دوران
نشسته غافل از اهل زمان ز خونخواری

ز هم نشینی دونان چنان رمیده شدم
که چار قاطع لذات جویم از باری

سبک تو جامهٔ تن گر توانی ای هشیار
بکن که نیست بجانت به از خریداری

Marfat.com

سر شکسته و پای برهنه میگردم
غرور عشق بدل دارم و بدل خواری

فلک ز گردش کین کهن شکسته هنوز
ز کشت یار فزون میکند جفا کاری

چنان فشرد تن فربهم ز دست آس
که نیست حاجت روغن دگر بعصاری

اگر کشد بسرم اره دو سر از تیغ
سر نیاز نهم کی بر سبکباری

نه از کسان بناکس مدد همی طلبم
چکار دارم از آنان بروز دشواری

مراست عهد و زمانی که صاحب الامراست
امام مهدی هادی بقهر قهاری

دمار از تو برآرد فلک ازین رفتار
تو اعتبار نداری ولی پرستاری

منم که چنگ که بدامان قدر او زده ام
نمی هلم بخداوند خالق باری

لسان بکر عروس بیان در افشان است
بمطلعی که کند انجمن گهر باری

بآفتاب رسد منصب علمداری
بعرش اعظم باری چه چتر برداری

شمیم لطف زبانش دهد به گلشن روح
به برگ سوسن و سنبل دکان عطاری

ز فیض دست و دلش بحر و کان گهر بخشد
بفرق شاه و بدست گدای بازاری

Marfat.com

حیات را شرف از نور مقدمش در تن
وجود را بود این نقش در جلا داری

ز عدل اهل زمانش سزد که نام نهند
به ببر پازن و آهو بگرگ کهساری

ز هیبتش همه تن لرزه ظلم را چندان
که مشتبه به تب لرزه گشت بیماری

نهیب قهر جلالش سمندر از دریا
بجای در همه اخگر بر آرد از باری

سحاب کلک در افشان بصفحه‌ی نظمم
هزار عقده کشوده کند گهر باری

رواج علم سلونی بعهد او طلاب
دهند درس بسکان عرش ستاری

مقدمی که زمین و زمان ازو مولود
مؤخری که ابد را کند خریداری

نماند رونق اسلام این قدر در دهر
که تار سبحه کند فرق او ز زناری

ز دست دین شد و رونق نماند در اسلام
کشیده کفر سپاه ظلام خونخواری

بر آر پرده چه انوار وقت آن آمد
کشیده سیف یدالله شها بکن یاری

ز سنگ سخت دلان یار و شور از قلزم
قلم براز نهان گر کشی برون آری

ز نیش مار و شر و شور آدمی زاده
کشی غرور و بر آری تو مهره‌ی ماری

Marfat.com

مخالفت بمثل صد هزار کیست فزون
تو پور شیر خدای بدست و پاداری

ز طعن رمح تو دیدم که وصله صدر سپهر
بروز هور و بشب قرص بدر ثرکاری

بیکدمی همه از سیف قاطع الهمت
نظر کنند سر خویش پای پاداری

ز سیف قهر جلالت که قاطع‌الکفر است
بجز که از سر کفار خون کند جاری

بزور بازوی دست یداللهی خورشید
ز مغربش تو بمشرق کشان کشان آری

سمند اشهب شبرنگ گاه پرش نعل
فگنده حلقه بگوش سپهر مه واری

نسیم صبح بگردش شکسته طوفان زد
کزین وسیله کشد خاک را ز پیغاری

بسر سر نه برقع مبارزان گیری
سپهر طرح دگر کش بسر سپرداری

اگر نه پر تو مهر تو مرتفع گشتی
نکرد بانی گردون بنای معماری

گره کشای خلایق تویی که مظهر ذات
مباد عهد تو از گردش نگونساری

نظر بجرم من ای شه مکن بجان علی
به بین درون دلم حب آن مه باری

وزید باد سموم محبتش به تنم
بپای نار کند پای پوش بلغاری

Marfat.com

بعین وصل تمنا تمام شوق حضور
بدیدهٔ همه خون پالم از جگر خواری

هزار شعله شوقست پس نهان شاها
مگر زمان حضورت کشم بیکباری

غبار معصیتم آبروی عفو شماست
ز آبروی شما میکنم زیان کاری

و لیک چشم امیدم کشوده سوی تو باز
چه باک دارم ازین چون تویی بدلداری

سواد نقطه‌ی نظمم سزد غزال ختن
بروی نافه نهد خال مشک تاتاری

کجاست عنصری آید گهر رباید و بس
ز فکر بکر من این درهای انواری

بروز حشر شفیعم حضور جدت باش
ز هر چه رفت پشیمان شدم بیکباری

مراست فخر ازان التجا کنم بر تو
تو را سزد که پذیری ز من بسرداری

بروز بازپسینم چشان چه ساقی حوض
بدوستان و بما خود شراب گلناری

بدشمنان همه ریم و رمیم بس باشد
دگر بقهر الهی در آر یکباری

بسی بعالی خود لطف نطق گویا ده
بحق سید مرسل (ص) بشیر جباری

* * * *

Marfat.com

ای باد حدیث من نهانش می گو
سوز دل من بصد زبانش می گو
می گویی و بدان که او ملالش کرد
میگو سخنی و وز زبانش می گو

۴۳ - حاجی حسین علی شیرازی تخلص عامی

همان که داد بخوبان جمال زیبا را
همان گرفت ز عاشق دل شکیبا را
دریغ و درد چه داند کسی غم ما را
که آن نداده بخوبان دل شکیبا را

فغان که عمر شد و یکزمان نشد یارا
که تا بکام زنم بوسه آن کف پا را

من گدا و تمنای وصل تو هیهات
بخاک برده بسی چون من این تمنا را
عجب مدار و مکن منعم از فغان ز غمش
نبسته است کسی عندلیب شیدا را

هزار جامه کند زال چرخ برتن چاک
که تا بوصل رساند شبی زلیخا را

شب فراق چه داری طمع بما عامی
مریض چون گذراند شبان بلدا را

* * * *

آفتابی بود بزیر سحاب
یا مه من برخ فکنده نقاب

Marfat.com

از برم یار همچو عمر گذشت
حیف کان عمر می رود بشتاب

سرو طنازی از قدت آموخت
بختم از چشم نیم مست تو خواب

ساقیا زان شراب آتشگون
آتشم را فرو نشان زان آب

یک دو رطل گران به عامی ده
خواه باشد گناه خواه ثواب

* * * *

ز هجران در قفس هرچند کردم ناله سرامشب
بمن نامهربان صیاد شد بر چشم تر امشب

قفس سوی گلستانم برد صیاد می ترسم
مبادا ز آه او افتد شرر درخشک وترامشب

یقین دارم که نبود شام هجران در سحر آری
اگر باشد نباشد شام این شب را سحرامشب

مکن کاری که از جور تو ای نامهربان ما را
ز بیدادت برم من شکوه مسوی داد گرامشب

تو با اغیار می نوشی بطرف گلستان هر دم
کشد عامی بجای باده خونناب جگرامشب

* * * *

ای آنکه نتیجه چهار و هفتی
زین هفت و چهار دایم اندر نفتی

می خور که هزار بار بیشت گفتم
باز آمدنت نیست چو رفتی رفتی

Marfat.com

۴۴ - عباس میرزا قاچار

زاهدا بخدا می ار چه درمان باشد
کین در نظر خلق نه ز ایمان باشد

ساقی قدح بدور آر که من
کافر باشم گر او مسلمان باشد

* * * *

جز حرف تو را خیال ننشیده کنم
دامن ز همه غیر تو بر چیده کنم

ای مردم چشم اهل بینش باز آ
تا فرش رهت مردمک دیده کنم

۴۵ - من کلام میرزا عبدالباقی تبریزی در مدح نواب میرزا ابوالحسن خان داماد سرکار رفعت مدار حسین علی میرزا

تعالی‌الله چه حسن است این که چون از پرده‌ی اخفا
عیان شد خواست رستاخیز حشر از مومن و ترسا

گلی نشگفته در مهد زمین هم رنگش از بستان
دری ناسفته در درج صدف همتاش در دریا

ندیده یوسفی یعقوب دوران همچنان مهوش
نجسته وامقی عذرای گردون همچو او زیبا

بمیدان فلک نشتافت ماهی همچو او روشن
باو رنگ شهی ننشست شاهی همچو او دارا

بماهش چون دهی نسبت که اوجرمی‌است‌بس‌ناقص
بسروش چون کنی اسناد کو چوبیست نا رعنا

Marfat.com

چه آمد در تجلی شد قیامت آنچنان ظاهر
که گفتی ماسوی قالب تهی کردند از جانها

بسا تحت‌الحنک بندان که‌از کف سبحه‌ی ایمان
بر افگندند و بر بستند زنار اندرین سودا

سبو بردوش بی قیدی کشیده زاهد رایی
قدح بر دست بی باکی گرفته شیخ بی پروا

چه بر اورنگ فیروزی نشیند او سلیمان وش
قدح خورشید بر کف زهره بربط مشتری مینا

ز نغمات طرب انگیز شور بربط و ساغر
نخیزد از نهاد طارم مینو نشان غوغا

بر آید از دل قاضی چه مینا ناله‌ی الکفر
بخیزد از لب مفتی چو بربط صوت وا شوقا

بسا عمامه‌ی قاضی بقید باده‌ی گلگون
بسا دراعه مفتی برهن ساغر صهبا

ندیده صورتی صورت طراز چین بدین خوبی
نه بسته نقش بند صنع نقشی اینچنین زیبا

زده بر خرمن جان جهان شمع رخش آتش
وزان آتش فتاده در همه شهر و بلد غوغا

نه سکان زمین سرمست جام عشق او باشند
که عشقش سوخت جان ساکنان عالم بالا

کلام مقتبس من بعدکم را دو نبی خوانند
که دانی اقتباس از نور روی او کند بیضا

بود تا گلستان دهر چون خلد برین معمور
بود تا نه خیام چرخ چون رایات دین برپا

Marfat.com

خداوندا نگهدارش ز آفات زمان یکسر
بحق سرور عالم علی عالی اعلا

۴۶ - آقا عبدالجواد تبریزی

پیری بلبم رسانده جان ای ساقی
برده ز تنم تاب و توان ای ساقی

جامی بسر پیر مغان ای ساقی
درده که شوم باز جوان ای ساقی

۴۷ ــ دختر کاشانی (زینب کاشی) عشرت تخلص

گر خداوندیت باید بندگی کن شاه را
خواجگان در بندگی جستند قدر و جاه را

سر بنه گر سروری خواهی ز خاک درگهش
آبروی خویش گردان خاک این درگاه را

رفعت درگاه او را وهم سنجیدی بچرخ
عقل گفتا بس کن این اندیشه‌ی کوتاه را

خیز و در میدان او بین گوی چوگان مهر را
آی و در جولان او بین نعل یکران ماه را

پیروی نفس غیر از گمرهی حاصل نداشت
هم مگر راهی نماید عشق این گمراه را

نفس شیطانیست رهزن در طریق بندگی
عشق سلطانی که پردازد ز دزد آن راه را

دست ده بردست این سلطان نیک اندیش را
پای نه بر فرق آن اهریمن بدخواه را

Marfat.com

ور کند با عشق دعوی عقل از نادانی است
جهل باشد پنجه با شیر ژیان روباه را

آتش سوزان بود عشرت وجود ما چه کاه
آب بی حاصل بود چون سوخت آتش کاه را

* * * *

عشق تو بر سر نام تو بر لب
آن عیش روزم این عشرت شب

نام تو جانان بر بازوی ما
بندم که هست آن حرز مجرب

وصل تو جوید وصف تو گوید
هم شیخ خلوت هم طفل مکتب

جز وصف حسنت جز حرف عشقت
خوانم چه آیا گویم چه یا رب

تا باز پرسی بیمار خود را
هرگز نخواهم آزادی از تب

گفتی چه مذهب داری بیان کن
عاشق ندارد جز عشق مذهب

باشد شب غم ز آهم شررها
آنرا که خوانی بر چرخ کوکب

حقا که خار او بگزید بر گل
هر کس که جز تو جست از تو مطلب

عشرت تو خود را عاشق شماری
عاشق نخسپد هر روز تا شب

Marfat.com

کی نهد غم بدوش دل بارت
گر بود ره بکوی خمارت

اشک چون ناروان فرو ریزد
چشم از بهر چشم بیمارت

شیخ در کعبه برهمن در دیر
این هوا خواه آن طلبکارت

تویی امروز آنکه باز آری
گرم تر ننگرم ز بازارت

از جفا کم مکن که من افغان
نکنم از جفای بسیارت

تویی آن گل که هر طرف نالد
عندلیبی ز شوق گلزارت

میفزاید بعزتت عشرت
میکند عشق هر قدر خوارت

* * * *

ساقیم باز مجلس آرا شد
وز لب لعل باده پیما شد

از رخش تافت در دلم عکسی
دل ز عکس رخش مصفا شد

عشقش آمد در خزانه کشود
نقد گنج هوا هویدا شد

جام گیتی نما بدستم داد
هر چه بود و نبود پیدا شد

گه خالد شد و گهی سلما
گه مجنون و گه لیلی شد

Marfat.com

حسن خود را ز دیده‌ی وامن
ناظر اندر عذار عذرا شد

* * * *

ای فکر تو جستجوی درویش
وی ذکر تو های و هوی درویش

شاها چه شود ز چشم احسان
باری نگری بسوی درویش

رو بر درت آورم که باشد
خاک درت آبروی درویش

افکنده کمند شوق چون طوق
گیسوی تو در گلوی درویش

خورشید فلک که هست تابان
عکسی بود او ز روی درویش

تا چند شها شکسته خواهی
از سنگ ستم سبوی درویش

تا عشرت خود عیان نه بینی
بنگر برخ نکوی درویش

* * * *

شدم عاشق و هر شبی همچو شمع
نشانم برخساره از دیده دمع

بود آتشم در دل دود آه
ز سوزم گواهی دهد سوز شمع

نشان بود هر جا ز دیوار و در
شد از اشک چون سیل بی قلع و قمع

Marfat.com

بنالم که شاید ز بخت رسا
رسد ناله ام روزی او را بسمع
بود عشرت آن روز مشتاق تو
بدان سان که پروانه مشتاق شمع

* * * *

ذلم ز تیغ جفای سمندر است هلاک
که‌گر هلاک کند عالمی ندارد باک

ز بانگ صد چه من افغان که‌آن‌شکار افگن
مرا به تیر زد آمد به بست در فتراک
هزار صید بیک ناوک نگه فگند
کسی ندید شکار افگنی بدین چالاک
من و جدا ز بر یار زندگی هیهات
من و جدا ز در دوست رفتن خاشاک
کنون که در کف غیری فتاده دامن او
چگونه من نکنم جیب جامه از تن چاک
کنم ز دیدهٔ گریان چه جوی خون جاری
کشم ز سینه‌ی سوزان چه آه آتشناک

ز میل این ستم از بیخ شد بنای جهان
ز برق این ز نم آتش بخرمن افلاک

هر آنچه مشغله‌ی عشق کرد با دل و جان
نکرد آتش سوزنده با خس و خاشاک
بجستجوی ز هر سو زوم سراسیمه
چه سر بروز قیامت بر آورم از خاک
مبین بخرقه‌ی آلوده‌ی من ای زاهد
که دامنم بود از لوث آرزو ناپاک

Marfat.com

بدست داد چه عشرت هر آنکه عاشق شد
قرار و صبر و دل و دین و دانش ادراک

* * * *

باشد اسیر هر خم زلفت هزار دل
از بسکه کرد تیر نگاهت شکار دل

هر یک بعشوهٔ دگر از راه می بری
باشد اگر بسینه مرا صد هزار دل

می خواهم از دل تو کنم منع خود ولی
می آورم بسوی تو بی اختیار دل

دانست راه کوی تو مشکل که بعد ازان
گیرد درون سینه‌ی تنگم قرار دل

رویش سیاه شد ز تو چون روزگار من
بردی ز دست هر که درین روزگار دل

هست از جفا و جور تو خون هر کجا دلی است
تنها نه من ز دست تو دارم فگار دل

از بسکه پاره پاره ز مژگان فرو چکد
آخر تمام ریخت مرا درکنار دل

عشرت ز داغ و درد تو فارغ دمی نبود
گه از فراق خون شد و گه انتظار دل

* * * *

آمدی از در درون و من ز خود بیرون‌شدم
اینقدر دانم که دیدم پس ندانم چون شدم

گرچه بودم سالها از فتنه جویی بر کنار
روی خوبت دیدم و یکبارگی مفتون شدم

تا شدم زنجیری آن طره‌ی پر پیچ و تاب
در بیابان جنون استاد صد مجنون شدم

Marfat.com

من خود از روز ازل بودم گرفتار غمت
تا نه پنداری اسیر عشق تو اکنون شدم

از سگان درگه او کمترم من بارها
گرچه در عهد و وفا زایشان بسی افزون شدم

پند چندم میدهی ناصح ز عشق گلرخان
خیز و زنجیر و رسن آور که من مجنون شدم

هوشیاری را مگر در خواب بینم بعد ازین
تا چه عشرت بی خبر از آن لب میگون شدم

* * * *

ای روی نور بخش تو در حسن ماه من
نوری به بخش در شب هجر سیاه من

آئینه را ز آه فتد زنگ بر جبین
تا با رخت چگونه کند دود آه من

چه بود سزای من بجز از مهر بی وفا
گویا محبت است بر تو گناه من

گل را خیال روی تو کردم که دیدمش
غمگین مشو ز فعل بد و اشتباه من

گرچه گدا و بی سر و پایم بعشق تو
شاهم بدین گمان که تویی پادشاه من

کردم خیانتی اگر امید نیز هست
کز لطف عام عفو نمایی گناه من

دی دیدمت بحلقه‌ی جشنی که مانده بود
بر روی صبح زلف چه شام سیاه من

Marfat.com

نگریزم از بلای دو عالم بملجا ای
تا طاق ابروی تو بود تکیه گاه من

عشرت دگر چه لاف ز ایمان زند بگو
تو خود خدا و گوئی تو شد قبله گاه من

* * * *

تو و بربط و چنگ و جام قرابه
من و زهر هجران و زاری و لابه

مگر غافل از رحمت اوست واعظ
که از جرم بی حد نماید انابه

بخور باده خوش باش با چنگ و بربط
که جرم تو بخشد ولی الاجابه

بود مسکن گنج ویرانه آری
غم عشق گنج و دل ما خرابه

بگوش تو روشن بسی عشرت آید
ز تکبیر زاهد صدای قرابه

* * * *

آدمی کو نباشدش هنری
هست مانند نخل بی ثمری

هان بغفلت بسر مبر روزی
تا که فردا تاسفی نخوری

نقد ایام را عزیز شمار
که نباشد ازان عزیز تری

چند فکر جهانی و گذران
ای که از این جهان همی گذری

ای که در راه خفته‌ای هشدار
که نماند ز کاروان اثری

Marfat.com

از سر پند گویمت بشنو
ای پسر یک دو حرف مختصری

عمر ضایع مکن که در گذر است
دل بچیزی منه که در گذری

* * * *

نور مهر و ماه را بایی رخت
لمعه‌ای گر بینی از انوار ما

عاقلی و زاهدی در کارتست
عاشقی و باده خواری کار ما

* * * *

ای هجر چه آفت دل و جان شده ای
ای صبر چه از ارم گریزان شده ای

ای دیده نگفتمت که گستاخ مبین
این است که مستحق هجران شده ای

۴۸ ــ سید عظیم الدین دیولی تخلص عظیم

بده ساقی از مرحمت جام را
که خواهد دلم باده گلفام را

بده ساغرم تا شوم مست عشق
کسی گوید آن مه می آشام را

بساغر بده دور ساقی که من
زنم هشت با دور ایام را

مرت کردم از لطف گیسو کشا
که مرغ دلم خواهد این دام را

برخ زلف بکشا که بینم بهم
بروی تو من کفر و اسلام را

Marfat.com

نبردی چرا نام من از کرم
بگوید کسی خوب خوشنام را

ازان لعل لب بوسه‌ای خواستم
بمن مرحمت کرد دشنام را

بکن بر غلام علی شاه کرم
الهی نواز آل بهرام را

کرم از علی شاه طلب کن عظیم
که یابی ازو مر همه کام را

* * * *

در هوای یار زاهد را خدا از یاد رفت
همر او در آرزوی خلد چون برباد رفت

یاد آن دم کن که دم همچو مسیحا می زدی
از فراموشی شنیدم کامدم از یاد رفت

دیر شد گفتم که وقت وعده ات از یاد رفت
گفت بی پروائیش از یاد آن میعاد رفت

باز خواطر شد قفس را استخوان من هنوز
ذوق قید من نشد کز خواطر صیاد رفت

گر بود ملک سلیمان زیر نقش خاتمم
یا نیم خاک درت عمرم همه برباد رفت

نالها کردم عبث دور از در فریاد رس
چون رسیدم بر در او طاقت فریاد رفت

ما اسیرانرا بغیر از اشک آب و دانه نیست
این قفس شاید که از فکر تو ای صیاد رفت

Marfat.com

آن بمعنی کل است و این بمعنی صورت آمد
راه کلک ما نه کلک مانی نقاد رفت

* * * *

از* دلق ملمع می گلفام برآرم
تا در صف رندان جهان نام بر آرم

در مسجد و در صومعه و مدرسه زاهد
از قلقل می غلغلهٔ عام بر آرم

ساقی برسان زود ز خمخانه‌ی عشاق
جامی که دمار از می ایام بر آرم

خورشید دگر چهره بخوبی نفروزد
گر دست تو گیرم بلب بام بر آرم

بر خاک رهت روی همی مالم و نالم
باشد که تو را بر سر دشنام بر آرم

مظهر نشد از دهر ریا حاصل ما هیچ
یک چند سر از میکده با جام بر آرم

۹۴ - خانمجان شیرازی تخلص عفت

برد از دلم از یک نگه آن مه دل آشفته را
تا باز کرد از خواب خوش آن فتنه‌های خفته را

می نالم از جورت‌چه‌نی می سوزم از هجران چه‌نی
ریزم بدامان هر زمان درهای مژگان سفته را

خواهی مسیح آسا اگر خلق جهان احیا کنی
کن** با بتانم آشنا آن عجز و آن نشگفته را

---

* این غزل نسخهٔ د (برگ ۲۹ الف)در نسخهٔ ر مندرج نیست -

** کن با تبسم آشنا آن غنچهٔ نشگفته را (نسخهٔ ر) -

Marfat.com

گر صید گاه مرغ دل دیدن تو را باشد هوس
گو تا صبا برهم زند آن طرهٔ آشفته را

قدرم نیفزودی دگر خوارم نمودی در نظر
تا پیشت افشا کردمی راز دل بنهفته را

ز اغیار کن دل را تهی کان طرفه ماه خرگهی
تشریف فرما می شود کاشانهای رفته را

ای مطرب شیرین سخن بنواز چنگ و نای زن
با نغمهٔ دلکش بخوان در بزم شه این گفته را

در مدح آن شاه جهان از بحر طبع در فشان
عفت چه زیبا سفتهای این گوهر ناسفته را

* * * *

لعل از سخنت طوطی شکر شکن آموخت
یا طوطی ازان غنچهی خندان سخن آموخت

آموخته از چشم تو نرگس فن شوخی
یا چشم تو از وی همه شوخی فن آموخت

آموخته ز آهوی ختن غمزه مه من
یا غمزه ازان ماه غزال ختن آموخت

آموخته بر برگ لطافت ز تن تو
یا نازکی و لطف ازان گل بدن آموخت

آموخت ز سنبل شکن آن زلف پریشان
یا سنبل ازان زلف پریشان شکن آموخت

آموختم از مرغ چمن ناله و افغان
یا مرغ چمن ناله و افغان ز من آموخت

آموختی عفت مگر این نغمه ز بلبل
یا نغمه ز تو بلبل شیرین سخن آموخت

Marfat.com

هر قتل منست یار باعث
یا چرخ ستیزه کار باعث

خود کشت مرا بدست خود شکر
کافر نشد انتظار باعث

از بهر بریدن از من او را
باشد تن خاکسار باعث

محرومی جان ز وصل جانان
باشد نه یکی هزار باعث

رسوای من میان مردم
شد دیده‌ی اشکبار باعث

روزم تو ز غم سیه نمودی
باشد غم روزگار باعث

در کوی تو بی سبب نماندم
باشد دل بیقرار باعث

آن چشم همیشه‌ی تو مخمور
حاشا که شدش خمار باعث

بر لاله‌ی سوزناک عفت
هست این دل داغدار باعث

* * * *

نا مسلمان پسری کرده دلم را تاراج
که بفرق همه خوبان جهانست چه تاج
خواب ناید بنظر بی رخ خوب تو مرا
شب خوابت بود از گلشن گلزار دواج
درد دیوانه‌ی عشقت نشود به بدوا
نکند هیچ طبیبی مرض سوف علاج

Marfat.com

غرقه‌ی بحر فنا نیست خبردار ز ما
ساحلی را چه غم ای یار بود از امواج

همتی ده تو الهی ز کرم عفت را
که بجز بر در دلدار نباشد محتاج

* * * *

سوی مصر ار مه رخسار تو تابان میشد
کی چنین شور و فغان بر مه کنعان میشد

آندم افتاد مرا چاک بدامان شکیب
که شبی قامتش از ناز خرامان میشد

صد هزاران دل سودا زده را برهم ریخت
از صبا تا سر زلف تو پریشان میشد

میتوان کرد تحمل بجفایش اغیار
آن بت گل رخم ار بلبل دستان میشد

در ره آن شه خوبان بفدا میکردم
گر مرا بر سر هرموی دو صد جان میشد

آمدی کاش ببالین من آن مه ز کرم
تا که دشواری جان کندنم آسان میشد

لطف حق ار نبود برتن عفت ز چه رو
بلبل طبعت ازینگونه غزلخوان میشد

* * * *

الا ای عندلیب گلشن یار
چه بکشادت که بستی لب ز گفتار

تو بودی آنکه می سفتی شب و روز
ز منقار بلاغت در اسرار

Marfat.com

چرا چون غنچه دلتنگی و خاموش
نباشد از گلت برگی بمنقار

کنون کز خرمی گشته خرامان
زهر سو نازنین سروی بگلزار

کشوده بند برقع شاهد گل
هزار آتش شده حیران رخسار

بر افگنده شکوفه نقد هستی
بایثار قدوم گل ز اشجار

تو هم در گوشه‌ای گیر آشیانی
سرودی ساز کن از سینهٔ زار

بیا ساقی مکن این پرده پوشی
ز روی دختر رز پرده بردار

چنانم ساغری در کام جان ریز
که نه سر ماندم بر جا نه دستار

بتی دارم که هر تاری ز زلفش
هزاران شیخ را گردیده زنار

ز بس بر خیزم و افتم براهش
نه مستم میتوان گفت و نه هشیار

لب خندان و چشم گریه آلود
شدم در شادی و غم یار غمخوار

بجز عفت که از کلک معین
که ریزد این چنین نظم گهر بار

* * * *

Marfat.com

آنکه رفت از برم گر آید باز
جان رفته بتن در آید باز

باده پیما شود لب ساقی
کام مستان ز می بر آید باز

صبح عیش از افق بتابد نور
ظلمت شام غم در آید باز

مست و هشیار را برقص آرد
مطرب ار نغمه‌ای سراید باز

سازد از بند هجر آزادم
سرو قدش چه در بر آید باز

همچو عفت بروب تو از غیر
خانه‌ی دل که دلبر آید باز

* * * *

حیرت مرغ گرفتار همی باشد و بس
که بگهی جانب صیاد نه بیند ز قفس

اندران قافله گوی دل بیماری هست
ورنه آن ناله‌ی جان سوز نباشد ز جرس

داد خواهان همه بگرفته عنانش بی داد
چونکه شد نوبت من تند برون راند فرس

هر که آن ماه بخلوت گه خواهش نبود
هرگز اندیشه ز غوغای سگ و بانگ عسس

گر تو دامن بملامت ز محبان چیدی
من ز دامان تو کوته نکنم دست هوس

Marfat.com

عفت ار یار بود یار بسی سهل بود
طعنه و سرزنش از جانب هر ناکس و کس

* * * *

ز چشم سیاهی نگاهی مرا بس
نگاهی ز چشم سیاهی مرا بس

چراغ مه ار شعله ور نیست امشب
درین انجمن شمع آهی مرا بس

در قصر فیروزه‌ی مهر گستر
فروغی ز رخسار ماهی مرا بس

ز خاک کف پایت ای شاه خوبان
بسر تاج شاهی کلاهی مرا بس

ز کفر سر زلف غارت گر تو
بتاراج ایمان سپاهی مرا بس

ندارم طمع حشمت و جاه عفت
ز دربار لطفت پناهی مرا بس

* * * *

روز و شب در رشکم از پیراهنش
زانکه دارد در بغل قد و تنش

گر به بینم گردن خود زیر تیغ
به که دست دیگری در گردنش

طالع من بین که هستم تیره روز
از رخ چون آفتاب روشنش

Marfat.com

نیست غیر از یاد او هیچم بیاد
گرچه هرگز یاد ناید از منش

هر که شد در گلشن کویش مقیم
کی دگر باشد هوای گلشنش

آنکه ماند زنده دور از یار خویش
به بود از زندگانی مردنش

داشت عفت فارغ از غم خواطری
تا دران کو بود مسکین مسکنش

* * * *

بیاد جام زرینی بکن نوش
ز دست ساقی سیمین بناگوش

بر آرد همچو منصور او اناالحق
ازین باده کند هر کس دمی نوش

بتی دارم که در جولانگه ناز
برد از کف قرار و طاقت و هوش

چرا هر دم چه موج باده در جام
تجلی رخش از دل زند جوش

دلم تا جلوه گاه صورت اوست
بود با شاهد معنی هم آغوش

گرت باید عیان اسرار پنهان
ز روی جام جم بردار سرپوش

دلا تا می‌توان با بربط و نی
برغم زاهدان می بر بکن نوش

سحر از هاتفی غیبم سروشی
بگوش آمد سوی می خانه ام دوش

Marfat.com

که چون عفت دمی بر مسند جم
بیا جام جهان بینی بکن نوش

* * * *

تا شد از باد صبا آن مه پریشان کاکلش
چون‌دل من ساخت دلها را پریشان کاکلش

از قضا آشفتگی چون خواطر عشاق زار
که به پیشانی چه طاؤس پریشان کاکلش

رونق سنبل شکست و قیمت مشک تتار
شانه‌ی بگذاشت بوی عنبر افشان کاکلش

صید دام افتاده دیدم دل من آمد بیاد
تا چه پیش آید دگر اندر خم آن کاکلش

مژدگانی محشر عشاق را بادا که هست
حلقه دوش دل نشینِ هر تار پیچان کاکلش

پنج صبر وعقل و هوش جان و دین و دل ربود
زلف و رخسار و خط و خال و پریشان کاکلش

کاروان زلف و کاکل را صبا می برد و دل
چون جرس افغان کنان درکاروان کاکلش

شهسواری کج کله زنار بر دوشش ز زلف
گوی دلها میزند هر دم بچوگان کاکلش

عفت از بسمل نزاع مرغ دل را کن که‌دوش
دیدمش همچو تو دل می‌جست‌از آن کاکلش

* * * *

آخر تو را به تیغ ستم بار ای دریغ
خون ریخت بهر خواطر اغیار ای دریغ

Marfat.com

بستم ز خاک کوی تو من بار ای دریغ
رفتم ز آستان تو ناچار ای دریغ

زاغ و زغن بطرف چمن بال و پر فشان
در دام عندلیب گرفتار ای دریغ

چون یافت غیر عافیت اندر حریم او
شد آشیان زاغ بگلزار ای دریغ

رحمی نیامدش ز من و زاری منش
گشت آنچنان جدا ز تو ام زار ای دریغ

ترسم بفکر کار من بیدل اوفتی
وقتی که رفت کار من از کار ای دریغ

یک کام دل نشد ز تو حاصل تمام عمر
بردم بخاک حسرت بسیار ای دریغ

در زیر خاک گشت نهان عفت و بگفت
از بار غم هنوز تنک بار ای دریغ

* * * *

نهشت ایام یکدم با منت حیف
برون برد از کف من دامنت حیف

بجز خاری که دیدم از تو ای گل
نچیدم یک گلی از دامنت حیف

بحرف غیر رو گردانی از من
برون از راه بر مرگ منت حیف

بشمشیر جفا ای شوخ از یار
فگندی و نیامد بر منت حیف

Marfat.com

شد آخر از غبار غم فکندی
برخ چون آفتاب روشنت حیف
ز جور یار خواهد گشت عفت
بمرگم شاد آخر دشمنت حیف

* * * *

بعالم آنکه نشد آشنا بعالم عشق
بگو چگونه بیابند لذت غم عشق
یقین که ملک ولایت شود مسلم عشق
ولایت دل هر کس که شد مسلم عشق

نهاده پا بدلم خیل عشق یافته ام
فراغت ار همه عالم بیمن مقدم عشق
ز سر یار کجا یافت این دل آگاهی
بگشت هر که درین روزگار محرم عشق
بصورت ار چه بود آدمی ولی نبود
ز خوی آدمیان هر که نیست آدم عشق

فراغت ار طلبی پا منه براه طلب
مگیر راحت اگر زانکه بایدت غم عشق

دم از حیات ابد گر زنی تو در هر جا
کسی که یافت چه عفت خیانت از دم عشق

* * * *

ز اشک دیده‌ی گریان عاشق
بود پیدا غم پنهان عاشق

Marfat.com

دراز است ار چه روز حشر کوتاه
بود پیش شب هجران عاشق

مسیح از چاره‌ی این درد در ماند
فغان ار درد بی درمان عاشق

اگر جویای گنج شایگانی
بجو آن گنج در ویران عاشق

بیا ای سرو رعنا قد که بی تو
ندارد خرمی بستان عاشق

برو این هجر عالم سوز برگیر
غم خود از دل سوزان عاشق

بجو باغ چمن عفت که بی دوست
بود باغ چمن زندان عاشق

* * * *

ما گهی یونس و گهی حوتیم
گاه موسی و گاه تابوتیم

گاه دریم گاه مرجانیم
گاه لعلیم گاه یاقوتیم

ساکنان سرادق جبروت
محرمان حریم لاهوتیم

پادشاهان کشور لاهوت
شهریاران شهر ناسوتیم

همچو عفت گهی بدیر وجود
کاسر جبت و مد طاغوتیم

* * * *

انگیخت سمندی که بر انگیخت غبارم
حیر بسی از جلوه آن شاه سوارم

Marfat.com

از بخت سیاه باز بمن مایل جوری
از کوی تو آن روز که برخو است نمبارم
جان دادم وگر دشمنی غیر چنین است
دانم نگذارد که بیایی بمزارم

دست من دل باخته را جز تو که گیرد
در راه تو روزی که فتد پای ز کارم

غم بی عدد افتاد و تنک حوصله جانان
گویم چه برش از غم افزون ز شمارم

با ذره هم آغوشی خورشید محالست
نومید ازانم که تو آیی بکنارم

آن بخت ندارم که تو آیی بعیادت
باری ز ترحم گذری کن بمزارم

دردا که درین صیدگه آن صید زبونم
کز ننگ سواری نکند عزم شکارم

خواهی اگر از جور تو ای چرخ ننالم
کوتاه مکن دست من از دامن یارم

مردم ز فراق تو ولی از کششش عشق
در کوی تو آورد صبا مشت غبارم

این عقده که در کار من از عشق تو افتاد
دانم نکند جز تو کسی چاره‌ی کارم

عفت منم آن خار ضعیفی که درین باغ
خرم نکند تربیت باد بهارم

* * * *

تا دل بدو چشم یار بستم
چشم از همه روزگار بستم

Marfat.com

تا خواب نیایدم بمژگان
بردیده خویش خار بستم

گویند که دل برو چه بستی
من خود نه باختیار بستم

پنهان بشکستی آخر آن عهد
کاول بتو آشکار بستم

عفت که ز کوی او سگی کم
تا کی گوئی که بار بستم؟

* * * *

قبله یا آئینه رخسار یار ماست این
شمع یا گلزار یا مهر جهان آراست این

زلف یا زنار یا طرار یا آتش پرست
یا شب دیجور یا دام ره دلهاست این

فتنه‌یا جادوست یا خونخواره یا مست‌و خراب
چشم یا ترک خطا یا نرگس شهلاست این

جان شیرین یا لب او یا زبر جد یا عقیق
یا شکر یا لعل یا طوطی شکر خاست این

ذره یا تنگ شکر یا پسته یا درج گهر
خاتم جم یا دهن یا غنچهٔ گویاست این

عقد پروین است یا در یا تگرگ روح بخش
رشته دندان تو یا لؤلؤ لالاست این

گلبن باغ جنان یا نیشکر یا قد تو
یا روان یا سرو یا شمشاد یا طوباست این

عفت این ابروست یا محراب یاطغرای حسن
یا مه نو یا کمان خسرو دنیاست این

* * * *

Marfat.com

دادن جان مشکل است و بهر تو آسان
صبر ز هر چیز ممکن وز تو نتوان
هر که تورا دید و جان نداد و نخواهم
جانور او را که هست صورت بیجان

کارم ازانروی درهم است که دیدم
بر رخ آن ماه زلفهای پریشان
عشق ندارد که نیستش سر تسلیم
بنده نباشد که نیست بنده فرمان

نیست مجال کسی جمال تو دیدن
شب پره چون بیند آفتاب درخشان

یوسف مصری اگر جمال تو بیند
تاب نیارد چنانکه موسی عمران

حد بشر نیست این لطافت خوبی
حور بهشتی تو خود بصورت انسان
فاخته گر دیدی اعتدال قدت را
میل نکردی دگر بسرو و خرامان

تاب و تحمل نماند و صبر و توانا
اول عشق و رسیده عمر بپایان
زاهدم از ترک عشق گفت چه حاصل
عاشق دیوانه را ملامت نادان

عمر بسر بردهٔ تو در طلب هیچ
هیچ کس این کار ای پسر نکندهان
عفت و رستن ز دام زلف تو هیهات.
جان نتوان برد زین کمند بآسان

* * * *

Marfat.com

بلب رسید مرا جان ناتوان بی تو
ز زندگی شده ام سیر در جهان بی تو

چگونه بی گل رویت روم بگشت چمن
که گلخن است بمن صحن گلستان بی تو

اگر بدوزخم آرند باتو زان خوشتر
که تابرند مرا جانب جنان بی تو

سرشک و آه من از شوق عارضت همه دم
رسیده این بزمین آن بر آسمان بی تو

شکسته بال و پر آن بلبلم که صبر و شکیب
نه در قفس بودم نه در آشیان بی تو

دمی که رفتمت از پیش دیده کاش اجل
نداده بود مرا یک نفس امان بی تو

فتاد از تو جدا عفت و نمرد هنوز
به سخت جانی او کی بد این گمان بی تو

* * * *

ساقی ماه رو یکی ساغر لعل فام دو
از لب لعل اوستان بوسه یکی و جام دو

حال من و نگار من جسم دو است و جان یکی
هست فسانه عجب شخص یکی مقام دو

زلف و رخش نمایدم شام فراق و روز وصل
عاشق خسته چون کند روز یکی و شام دو

این دل و جان خسته را همره نامه کرده ام
قاصد نیک پی ببر نامه یکی پیام دو

زلف تو بهر مرغ دل دام فگنده از دو سو
آه که مشکل آمده صید یکی پیام دو

Marfat.com

محتسب است و شیخ من صحبت عشق درمیان
از چه کنم بجام شان پخته یکی و خام دو
گوشهٔ چشم او نگر خال سیه بزیر زلف
نافه بدشت چین یکی آهوی خوشخرام دو
سرور ملک و دین حسین داد بعفت از وفا
از ره لطف یک زمان وعده ناتمام دو

* * * *

دیوانه شو دیوانه از خویشتن بیگانه شو
از خویشتن بیگانه شو دیوانه شو دیوانه شو

میخانه شو میخانه شو گر ناب عرفان بایدت
گر ناب عرفان بایدت میخانه شو میخانه شو

پیمانه شو پیمانه شو صهبای عشق یار را
صهبای عشق یار را پیمانه شو پیمانه شو

مستانه شو مستانه شو بین چشم مست آن صنم
بین چشم مست آن صنم مستانه شو مستانه شو

پروانه شو پروانه شو شمع جمال او نگر
شمع جمال او نگر پروانه شو پروانه شو

جانانه شو جانانه شو از جسم وجان بگذر زجان
از جسم وجان بگذر زجان جانانه شو جانانه شو

افسانه شو افسانه شو در عشق چون عفت بیا
در عشق چون عفت بیا افسانه شو افسانه شو

* * * *

با زنخدان تو هر سیبی به به
می شود از رنگ زردی مشتبه

چرخ قوسی یا مه رویین تنی
در بر خود جای پیراهن زره

Marfat.com

میکند از سهم تیر آه من
میکنم هر گه کمان ناله زه

یا بنه گردن بزیر بار یار
یا براه عشق هرگز پا منه

به که دست از من بداری در طلب
درد عاشق چون نخواهد گشت به

دیگر از پند تو ای ناصح چه سود
نه بشهرم دل کشد عفت نه ده

* * * *

بکن هر چه ای بی وفا میکنی
وفا میکنی ور جفا میکنی

به بین میکنی یاد بیگانگان
کجا یاد یک آشنا میکنی

ز درد تو بیدرد مردم بیا
چو درد دل من دوا میکنی

بقید تو خوشتر کرهائی مرا
چرا از کمندت رها میکنی

بگو باد یارب فدای سرم
مرا گر ز یاری دعا میکنی

دهی مشک چین و ختن را بباد
چو آن زلف پیچیده وا میکنی

بگو آنچه خواهی تو عفت ز یار
ز دلدار تا کی حیا میکنی

* * * *

خوشا عشق و نیاز نازنینی
غم اشکی و آه آتشینی

Marfat.com

لب جوئی و طرف لاله زاری
می لعل و نگار مه جبینی

بگو زاهد ازین زهد ریایی
بری کی ره سوی حق الیقینی

تو را آن دیده نبود ورنه دلدار
تجلی کرده در هر ماء طینی

ز دل نقش دویی گر بر تراشی
له بینی جز یکی در هر چه بینی

دل و دلدار باهم چون یکی شد
نه آنی درمیان ماند نه اینی

رموز عشق و مستی از کسی پرس
که دارد دیده اسرار بینی

بیابی تا هزاران گنج عزت
در آ در کنج عزلت اربعینی

بجو خوشتر ز لعل دلربایان
بروی خاتم دلها نگینی

بجز عفت کجا آن رند مستی
که از مستی نداند کفر و دینی

* * * *

شوخی که مرده را بزبان آورد تویی
مستی که شور در دو جهان آورد تویی

خوبان گلند و جمله ولیکن در آنمیان
آن گل که بلبلان بفغان آورد تویی

ترکی که تیر ناز بخونریزیم مدام
پیوسته از جفا بکمان آورد تویی

Marfat.com

بیمار عشقم و به طبیبم چه احتیاج
آن کس که دل ببرد و روان آورد تویی

عفت اگر بمدح نکویان سخن کند
آن کس که نام او بزبان آورد توئی

* * * *

این بزرگی که مهر و ماه نو
پیش وجه مه ابرویت بدوجو

ای بوجه تو آفتاب خجل
وی بابروی تو هلال گرو

آسمانی و آسمان جلال
آفتابی و آفتاب رضو

رشک سبز و خط مه ابرویت
خرمن خویش ماه کرده گرو

بر در بارگاه کیوان سا
خسرو آسمان برد تگ و دو

ظل قدرت ز آسمان برتر
چتر گردون ز سایه‌ات پرتو

از زر افشانی تو زرگر چرخ
نقد خود را نموده سوهان سو

کاسه آفتاب لعل ببوس
جام جمشید ناب احمر مو

خوان جود مسیح قدس سرشت
کام شیرین انگبینی لو

خنگ شبدیز و اشهب خورشید
روز و شب آورم به پیش جلو

Marfat.com

از برای سواری عیدت
اشهب آسمان نموده قشو

سینه تو ز چاک لوک سنان
تیغ تیزت گذشته پشت کو

آفتابی باشهب زرین
آسمان باره نعل ماه نو

خصمت از رستمی است تیر افکن
رزم شیر نبردت آرد غو

صفدری شیر بچه می آرد
بچه مرتضی علی بشنو

حسنت از شعله در زند چخماق
اطلس آرد چه کهنه سوخته تو

ملک بادت ع بزیر انگشتر
ظفرت پیش و عسکرت پس رو

شمس دولت باوج عزت باد
سر برد باقمر عروس جلو

شاه شهر و عروس نیکو فال
عیش و عشرت بزیر باهم کو

خیر خواهان بعزت و تمکین
خصم بدکیش شان فتد در لو

دوستانت نبات شیرازی
دشمنانت بنار قهر آلو

تا بدلبال مهر پوید ماه
برخوری از نهال نشو و نمو

Marfat.com

فکرتم آورد بغواصی
گوهر از قعر بحر برده شنو

انوری نظم بر قماری باخت
در شش و پنج باخت مانده دو

غاشیه کش هزار خاقانی
با ظهیر و بساوجی و فتو

جمله طفلان نظم دلکش ما
مکتب درس می شوند غدو

با مزخرف سخن درست بگو
نزهات دو رویه کان برخو

نظم **عفت** بمدح آل علیست
شش جهت اوفتاده این جوجو

* * * *

زو وصال خدا طلب ای یار
بگذر از خویش و بگسل از پندار

چشم جان برکشا به بین در دل
متجلی است جلوهٔ دلدار

جان حجاب است در ره جانان
خویشتن را ازین حجاب برار

رو بپای حریف سرمستان
خوش بینداز این سر و دستار

دور بر دور نقطه توحید
خط کشان خوش در آ درین پرکار

موج و بحر و حباب هرسه یکی است
جز یکی نیست اندک و بسیار

Marfat.com

وحده، لا شریک له، خوانی
خوش بشو گوش و بشنو این گفتار
که همه صورت اند و معنی او
وحده لااله الا هو

زاهدا چند باشی اندر خواب
رو خیالش بجان و دل دریاب
خوش بگو بر در سرای مغان
افتتح یا مفتح الابواب

چشم و دل باز کن به‌بین در جان
آفتاب منیر در مهتاب
یک زمان نزد ما در آ بنشین
در خرابات عشق مست و خراب

بالب لعل ساقی باقی
یک دو ساغر بنوش بادهٔ ناب
خوش در آ در کنار بخر و به بین
عین یک دیگرند موج و حباب

دل ز ظاهر چه رو بباطن کرد
آمد آن دم بگوش جانشان خطاب
که همه صورتند و معنی او
وحده لااله الا هو

هر که از خویشتن شود یکتا
ره برد در حریم بی همتا
گر کسی نور حق عیان بیند
دیده از دیدنش شود بینا

Marfat.com

جمله او گشت و از خودی بر خواست
هر که بنشست یکزمان باما

غرقهٔ بحر بیکران گردید
هر حبابی که شد درین دریا

تا بکی بندی و فرود آئی
دی گذشت و نیامدی فردا

ظاهر و باطن اول و آخر
یک مسماست این همه رسما

بزبان فصیح و لفظ ملیح
سر توحید می کنم انشا

که همه صورتند و معنی او
وحدهٔ لااله الا هو

در دلم عکس یار پیدا شد
سر پنهان همه هویدا شد

هر حبابی که بود از دریا
چون بدریا رسید دریا شد

سر وحدت چه در دلم بنمود
دل حریم خدای یکتا شد

بی نشانش همه نشان گردید
دل چه صورت ز سوی بینا شد

غیر نور خدا نخواهد دید
دیدهٔ کو بنور بیدا شد

لذت درد ما اگر جوئی
در دل دردمند شیدا شد

Marfat.com

چون بذکر خدا شدم مشغول
در زمان این مقال گویا شد
که همه صورتند و معنی او
وحده لااله الا هو

چون نهان تو در عیان دیدم
بی نشان تو در نشان دیدم
حق مطلق بدل هویدا شد
آن منزه ز جسم و جان دیدم
از حجاب خودی شدم بکنار
یار بی پرده درمیان دیدم
نور معنی واحد مطلق
در همه صورتی عیان دیدم
پیر سرمست لا ابالی را
سرور جمله عاشقان دیدم
سر وحدت هم از یقین دیدم
کثرت از جانب گمان دیدم
چون به عشق خدا شدم یکتا
سر توحید در زمان دیدم
که همه صورتند و معنی او
وحده لااله الا هو
شاه دلدل سوار می بینم
صاحب ذوالفقار می بینم
دمبدم در تجلیات ظهور
جلوه روی یار می بینم

Marfat.com

عکس صانع بجان و دل دیدم
صفت کردگار می بینم

مذهب عاشقان قرار گرفت
دین حق برقرار می بینم

دوستان غرقه در کنار محیط
دشمنان بر کنار می بینم

چون بدریای جان شدم پنهان
هر نفس آشکار می بینم

که همه صورتند و معنی او
وحده لااله الا هو

ما قرابای عین اشیائیم
مظهر جمله سر اسمائیم

گه فانی شویم وگه باقی
گه پنهان و گه پیدائیم

گه عاشق شویم و گه معشوق
گه مطلوب و گه جویائیم

با حریفان سید سرمست
بردر دیر باده پیائیم

در خرابات عشق مست و خراب
فارغ از عشق دی و فردائیم

گه به پست و گهی فراز شویم
گه پستیم و گه بالائیم

تا دل عفتش بوجد آید
دمبدم این به نی همی نائیم

Marfat.com

که همه صورتند و معنی او
وحده لااله الا هو

* * * *

هر که خود بین است کی بیند باو
زانکه خود بین جمله می بیند خطا

عقل را قدری نباشد پیش عشق
پادشه هرگز نه بیند از گدا

* * * *

در محفل غیر جام صهبا مطلب
خود را چه من دلشده رسوا مطلب

رسوائی ما سهل بود عصمت خویش
بردوش رقیب پای بالا مطلب

* * * *

گفتم که مگر باتفاق احباب
در موسم گل چرا کنم ترک شراب
کز صحن چمن مرغ سحر داد جواب
کی بیخبران فصل گل و ترک شراب

* * * *

ای دوست زمن کناره تا چند بس است
یک لحظه مرا با تو نشستن هوس است

عمرم شد و با من ننشستی نفسی
بنشین نفسی کنون که آخر نفس است

* * * *

با زلف تو هر که دست بازی میکرد
ز اندازه خویش پا درازی میکرد

Marfat.com

دی شب همه شب بیاد رویت چشم
سجاده بخون دل نمازی میکرد

* * * *

آوازه حسنت ز کسان می شنوم
وصف رخت از پیر و جوان می شنوم

گر بخت ندارم که به بینم رویت
باری نامت ازین و آن می شنوم

* * * *

یا راه بسوی کوی محبوبم ده
یا بیزاری ز صورت خوبم ده

یا این دل ناصبور زارم بستان
یا در غم هجر صبر ایوبم ده

۵۰ - دختر خراسانی تخلص عفیفه

خوش بدیر آمد بت عیار ما
رشتهٔ زلفش بشد زنار ما

در خرابات مغان و کنج دل
هم نشین ما بود دلدار ما

میزند خنده بدریا همچو برق
دم بدم این دیدهٔ خونبار ما

نور مهر و ماه را دانی ز چیست
لمعهٔ گر بینی از انوار ما

عاقلی و زاهدی درکار تست
عاشقی و باده خواری کار ما

Marfat.com

دیده روشن کن ز نور روی یار
هم ز چشم ما به بین دیدار ما

تا **عفیفه** کرد جا در غار دل
جان جانان گشت یارغار ما

* * * *

بقول زاهد بی مغز حق پرست مباش
ز ساغری که در او باده نیست هست مباش

بهر چه هست رضا نور دوست در همه حال
رضا ز خویش و لیکن بهر چه هست مباش

تو را بمنزل جاوید عین ما باشد
درین مقام هوس در پی نشست مباش

بعهد حسن تو کر سرو و گل ز باغ مرو
بدور چشم تو کو جام می بدست مباش

بهر نفس بت ما جلوهٔ دگر دارد
تو را که درپی اینست جلوه پست مباش

بیا و بادل ما بیش ازین مکوش بجور
شکسته را دگر اندر پی شکست مباش

عفیفه جلوه او بین زهر کمان ابرو
بفکر آنکه دل از ناوکی که خست مباش

۵۱ ــ دختر یزدی عقیق تخلص

ساقی بده آن جام شراب دومنی را
تا آنکه بیک سو فکنم کبرو منی را

Marfat.com

مطرب بزن آن پرده پر شور رهاوی
تا چند خوری غصهٔ دنیای دنی را

هرگز ندهی دل بجز این هر دو شه دین
لب خند حسینی و خرام حسنی را

خواهی که خجل گر نشوی از سخن من
بگذار بیک گوشه کلام ارنی را

گم کرده بیک مرتبه دندان و لب و کام
از لؤلؤ غلطان و عقیق یمنی را

از هر شکن زلف دلی بسته بزنجیر
مادر بتو آموخت مگر دل شکنی را

نازم بحریفی که بیک جلوه کند مست
سلمان و دو صد همچو اویس قرنی را

شوخی که بهم زد بتکلم دو جهان را
آیا ز که آموخته شیرین سخنی را

هرگز نکند خوف عقیقی ز قیامت
چون شافع خود کرده رسول مدنی را

* * * *

از لعل تو عالمی قدح نوش
ما باده نخورده مست و مدهوش

یارب تو چه فتنهٔ که در شهر
هر سو ز تو در دلیست در جوش

در تابم از آن دو زلف پرتاب
خاموشم ازان دو لعل خاموش

Marfat.com

خون دو جهان بگردن خویش
افکنده و آن دو زلف بردوش

شرمنده ناصحم چه سازم
دل حرف کسی نمیکند گوش

هر چند مرا ببردی از یاد
یاد تو نمی شود فراموش

گفتی ز چه تیره گشت روزت
زان زلف سیاه بر بناگوش

از رهزن دل ز من مپرسید
کاول نگهم بزد ره هوش

افسانه زهد بس دراز است
می نوش کن و فسانه می نوش

زاهد تو اگر حریف مائی
رو دین بفروش و زرق مفروش

گر جان برود عقیق در عشق
نومید مباش و در وفا کوش

* * * *

مطربا زن ساغری در چنگ چنگ
ساقیا می در قدح کن رنگ رنگ
زاهدا کم گو سخن از نام و ننگ
عارم از نام آید و از ننگ ننگ
تا بکی یارب ز دست خود زنم
بر سر خود زان دل چون سنگ سنگ
نیستم تنها شب هجران که هست
اندر آغوشم خیالش تنگ تنگ

Marfat.com

محفل جانان مگر بر ناقه بست
ساربان کز دل زداید زنگ زنگ

زهر بارد از نگاهش هر چه هست
شکرش در زیر لبها تنگ تنگ

گفتمش در سر چه داری با عقیق
زیرلب خندید گفتا جنگ جنگ

* * * *

ز دست جورت ای غارت گر دل
کنم پر شیشه خون از ساغر دل

کند بازی چه تو سر پنجه کین
کند این صید زار لاغر دل

غمت را از دل اکنون خانه کردم
ندانم تا چه آرد بر سر دل

شبیخون آورد هر شب نهانی
مرا خیل غمت بر کشور دل

مزد گیری ز خوبان باج خوبی
که داری بیش از یشان لشکر دل

نبوده هیچ گه در مایل ای شوخ
چه چشمت ساحری افسون گر دل

که جز تیر غمت نبود بسینه
بشبهای فراقت در بر دل

مرا دل شد بکوی دوست رهبر
که شد آیا بکویش رهبر دل

عقیق از کوی خوبان تند بگذر
حذر کن زان بت غارت گر دل

Marfat.com

هر که واقف گشت از اسرار دل
نیست در چشمش بجز انوار دل

اهل وحدت را در آورد از وجود
دل بود چون نقطهٔ پرکار دل

در محیط جان نگر دیده غریق
کی بچنگ آری در شهوار دل

آن بت عیار بین در دیر جان
رشتهٔ زلفش شده زنار دل

بگذر از هستی خود منصور وار
رو اناالحق می سرا بر دار دل

عاشقان را رونق دکان کجاست
جز متاع وصل در بازار دل

تا نیابد صیقل ء از نور **عقیق**
کی رود از سینه ات زنگار دل

* * * *

مکن زین بیش ناصح شرمسارم
که بیرون رفته از دست اختیارم

فلک با هوشمندان کار دارد
مکن ساقی که بیند هوشیارم

برین عهدم که گر خاکم برد باد
ز خاک مقدمت سر برندارم

نیم شایستهٔ فتراک اما
همینم بس که تیرت را شکارم

گرفتی جام می از دست اغیار
چو مینا از چه خون دل نبارم

Marfat.com

اگر درمان کنی بس درد مندم
اگر مرهم نهی بس داغ دارم
بمن یک ره نکردی سازگاری
فغان از طالع ناسازگارم

اجل زد خنده و گفتا که وقت است
چه می گردید دور از کوی یارم
عقیق از درد هجران می دهم جان
بوصل او همی امید وارم

* * * *

از مهر آن صنم که برشک است ماه ازو
جز آه و ناله حاصل مانیست آه ازو

با آنکه ریخت خون مرا گر بشرع عشق
دعوی بود ز یار که خواهد گواه ازو

تا آنکه چیست کرده درین کوی پای بست
ما را که نیست خوش دلی و هیچ راه ازو

خضر است پیر میکده ور نیست باورت
خواهی علاج مرگ کنی می بخواه ازو

کوشیم ما و ساقی ازین پس بدفع غم
آه سحر ز ما و می صبحگاه ازو

همچون منی کجا و تمنای او عقیق
نومید گشته چون دل درویش شاه ازو

* * * *

خود مبادش کشته گشتن روزی ازشمشیر تو
گر چه پیچد سرد می از حلقه زنجیر تو

دل نباشد در درون سینه‌ام از اضطراب
بلکه در خون غرقه پیکانی بود از تیر تو

Marfat.com

ای دل از ویرانی خود چند میرانی سخن
چون نباشد آن پری رو را سر تعمیر تو

کج کلاه دیگرم قصد دل و دین میکند
التفاتی کن بنا کز دست شد نخچیر تو

از غم پیر مغان آزاد گیر از ساغری
زاهدا برگو که چون کرد است باتو پیر تو

می کند عقل هر آن دیوانه را از رشک تو
عاقلان را می کند دیوانه آن زنجیر تو

برسر خشمش عقیق آوردی از آه و فغان
خود ثمر دارد چنین از بخت تو تدبیر تو

* * * *

ز بس میراندم از آن سر کو زار و دل‌خسته
مرا شد از طرف از غیر شرم آهسته آهسته

نباشد آگه از ذوق گرفتاری که میدارد
عجب در دام پرافشانی از مرغان پر بسته

دلم در قید آن زلف پریشان ماند آن مرغی
که ماند آشیان را از شکنج دام پیوسته

نباشد جز شراب ارغوانی چاره اش ساقی
غمی کو در دل خون‌گشته قرنی هست بنشسته

بکوی می فروشان آ که در هر گوشهٔ بینی
که رندی دست‌افشانده‌زعالم‌وز خودی رسته

خوش‌آن بیدل که باشد با خیال دلبری باهم
بکنجی شاد بنشسته بروی خلق در بسته

ز پیر می فروشت شرم می ناید عقیق آخر
که سازی رهن می این خرقه پشمینه پیوسته

Marfat.com

یار ساقی و حریفان شده مدهوش همه
کرده نیک و بد ایام فراموش همه

تا که ساقی چه نماید همه سر چشم مدام
تا که مطرب چه نماید همه تن گوش همه

زاهدان کانهمه انکار ز می می کردند
تا تو ساقی شدهٔ گشته قدح نوش همه

قامت و زلف و رخت در نظر آورده تمام
سنبل و سرو و سمن کرده در آغوش همه

حسرت کوثر و طوبی همه بردی ز دلم
ای بقامت همه شمشاد و بلب نوش همه

تا بمرغان چمن قصه دام تو که گفت
که ز حسرت شده از زمزمه خاموش همه

هیچ کس را ز عقیق وغمش آگاهی نیست
رفته از نشاء دیدار تو از هوش همه

* * * *

ای چشمه آب زندگانی
سرمایه عمر جاودانی

ای زهر بکام نوش خندان
یا لعل تو در شکر فشانی

آگه ز فنون دلبری ها
الا ز طریق مهربانی

ما بی تو کنیم خون بساغر
بی ما تو شراب ارغوانی

باری شکری بمصر بفرست
ای تنگ شکر بر مغانی

Marfat.com

داد دل ما ز غمزه بستان
بینی که چه میکند نهانی

از عشق سخن نمیتوان گفت
الا بزبان بی زبانی

وز یار نشان نمیتوان داد
الا بنشان بی نشانی

از عشق ملامتم کند خلق
کس را بقضا چه حکم رانی

سر پنجه نمی توان بتقدیر
گویند بکن که میتوانی

کردیم بسی و بر نگردید
با جهد قضای آسمانی

پیری گذران عقیق در عشق
کاینست دوباره زندگانی

بر گیر تمتع از جوانان
چون نیست تمتع جوانی

* * * *

مطرب بساز پرده بآهنگ پهلوی
کاسرار عشق را جز ازین پرده نشنوی

نقاش باد باز بر افکند بر چمن
طرح اساس آذری و نقش مانوی

نو کن ز بادهٔ کهن آئین عشق را
چون باد میدهد چمن کهنه را نوی

آنان که خاک میکده شان تکیه گاه شد
مشکل نظر کنند بر اورنگ خسروی

Marfat.com

صد جان به نیم جرعه به بخشد عجب مدار
از پیر می فروش کرامات عیسوی

گر خواهی ای جوان نشوی خاک راه عشق
رو خاک باش بر ره پیران معنوی

تر دامنیم لیک ز چشمان اشکبار
ای شوخ پارسا که ز ما تند میروی

حقا چه چنگ گر نخراشی درون شان
جز راستی ز پرده عشاق نشنوی

درد سر آورد همه نیک آزموده ایم
جز جام می مخواه ز اسباب دنیوی

تا نخل دشمنی چه برآرد عقیق بار
از تخم دوستی چه بجز از کینه ندروی

* * * *

گرفتند مایه نه از ماه واقب
سرشتند طینت نه از طین لاذب

کواکب وصولش مرتب بموئی
کند روح رفته در آید بقالب

* * * *

من کیستم از خویش بتنگ آمدهٔ
دیوانهٔ با خویش بجنگ آمدهٔ

دوشینه بکوی خویش از رشکم گشت
نالیدن دل چرا به تنگ آمده

۵۳ ـ احمد خان جهرمی تخلص عیان

بناز هجر تو تاکی کشم جفا و ملامت
بیا ز من بستان جان برو بخیر و سلامت

Marfat.com

سرای دیده اگر نیست قابل قدمت
بیا که خلوت دل کردمت محل اقامت

ز سوز سینه چه پرسی به بین بشعله آهم
که هست از جگر ریش خون دیده علامت

ز من ترش چه نشینی بحرف تلخ رقیبان
مریز خون دلم را که ریزی اشک ندامت

اگر بصفحه نویسم ز غصهٔ شب هجران
قلم تتمه نویسد بصبح روز قیامت

شها بلطف نهانی نظر بسوی عیان کن
که هست بندهٔ دیرین و مستحق کرامت

* * * *

با هیچ کسی زمانه یاری نکند
با غمخور خویش غمگساری نکند

ساقی قدحی که نو عروس گیتی
با شوهر خویش سازگاری نکند

۵۴ ـ میرزا محمد تقی شوستری تخلص غمین

امشب به بزم یار نی و چنگ میزنند
از راستی نوای خوش آهنگ میزنند

مشکین کلالکان کمرموی غنچه لب
عشاق را گره بدل تنگ میزنند

سنگین دلان که آئینه یار خویش را
جان جهانیان بدل سنگ میزنند

بر چشم کم مبین بگدایان که سنگ طعن
ایشان بفرق فره هوشنگ میزنند

Marfat.com

صحرا کنون خوش است که خوبان سرخ پوش
در سبزه آرمیده دف و چنگ میزنند

ای شوخ ساده لوح ز اغیار الحذر
کین قوم در هوای تو نیرنگ میزنند

از زاهدان بترس و بپرهیز ازین گروه
تهمت غمین بعاشق بی ننگ میزنند

* * * *

غم نه بیند بجهان شاد شود استادم
که نداد است بجز درس محبت یادم

زاهدم پند دهد از می و من میگویم
خضری کو که بمی خانه کند ارشادم

زاهد از منع میم داشت خراب ای ساقی
خانه یاد است که از باده کند آبادم

سالها رفت که یک روز مرا یاد نکرد
ماهروئی که زمانی نرود از یادم

ندهد کام دلم دلبر سنگین دل من
دل و دین از غم و عشق رخش از کف دادم

گر بفریاد من آن مه رسد امشب دیگر
به فلک این همه شب ها نرسد فریام

بود بسیار به از باغ قفس، گر میکرد
گوش برنالهٔ مرغ دل من صیادم

نه غمینم ز گرفتاری این دام غمین
اگر از بیم رهائی است اگر ناشادم

Marfat.com

مژده وصل بت لاله عذارم داده
وعده نقل و می و بوس و کنارم داده

نیست امروز مرا عشق وجنون بلکه خدای
عاشقی روز ازل شغل و شعارم داده

دادم از دست دل و دین وگذشتم ز دو کون
چکنم عشق باین مشغله بارم داده

غم ندارم که نکرد است خدا شاد مرا
عوض شادی عالم غم یارم داده

از نظر کردن خوبان نکنم ناصح منع
پس خدا چشم بگو بهر چه کارم داده

آبرویم ز غم عشق رخت ریخت بخاک
آتش عشق تو برباد غبارم داده

شادمانم ز خود از مهر نمود آن مه وگفت
که غمین جان گرامی به نثارم داده

* * * *

عاشق بمکان در طلب جانانست
معشوقه برون ز خطهٔ امکان است

باید ز مکان آن نرود خود بیرون
اینست که درد عشق بی درمان است

* * * *

ای زلف توام رشته جان هاشم خان
روی تو بهار عاشقان هاشم خان

او در دل و دل ز دیده آمد بکنار
آمد بکنار من روان هاشم خان

Marfat.com

۵۵ - اسماعیل کرمانشاهی تخلص فقری

زیر زلفان رخت ای حب نبات
آب خضر است نهان در ظلمات

چشمهایت ادب آموز سحر
حاجب قبلهٔ فی کل صلوات

گیسوانت شرف عمر دراز
دهنت مایه شادی حیات

این بدن یا که قمر یا خورشید
که نهان ساختهٔ زیر قبات

ساعدینت ید و بیضای کلیم
منفعل ساخته ایمه درجات

بر سر فقری بیچاره دمی
قدمی نه که کند جان بفدات

۵۶ ـ آقا لطف علی شیرازی تخلص فکار

هر کس که جا بدرگه پیر مغان گرفت
خط امان ز شعبده آسمان گرفت

رشکش ز طایران گلستان کوی تست
مرغی که در ریاض جنان آشیان گرفت

چشمت بحیرتم که چسان از کرشمهٔ
سر خط بند گیت ز پیر و جوان گرفت

دود دل من است بر اطراف عارضت
یا سبزه‌ای بدور گل ارغوان گرفت

Marfat.com

صبر و قرار چاره عشقست چون کنم
صبر و قرار چون ز من ناتوان گرفت

یکره فغان که گوش بافغان من نداد
تا غم بسینه آمد و راه فغان گرفت

تا بی نشان ز خویش نشد سالکی کجا
زان بی نشان بسعی فراوان نشان گرفت

از بند غم خلاصی و آزادیش کجاست
دلدادهٔ که دلبر نا مهربان گرفت

آسان توان گذشت ز جان لیک مشکلست
کامی بجان ز لعل لب او توان گرفت

لب رایگان گرفته ام از بوسه فگار
لعلش اگرچه دز عوض بوسه جان گرفت

۵۷ ــ حاجی کریم شوستری تخلص قاری

هر که چون من بلب لعل تو مایل باشد
دست خنجر* نگزد خنجر قاتل باشد

کاروان غرق توانم کنم از اشک اما
ترسم آن ماه پریچهره به محمل باشد

عاقل آن است که از عشق نصیحت گوید
هر که دیوانه شد از عشق تو عاقل باشد

سفر عشق که دور است هزاران منزل
بجنونش چه رسی اول منزل باشد

قاری از چاه زنخدان تو غافل نشود
تشنه از آب می آنست که عاقل باشد

---

*خضرش (نسخه ر)

Marfat.com

۵۸ ـ آقا محمد کریم اصفهانی تخلص حجاب

قدش بدیدم و گفتم که دلستان اینست
لبش مکیدم و گفتم که قوت جان اینست

فدای حلقه چشمت شوم که فتان است
سرت بسینه گذارم که مطلبم اینست

شکسته طرف کلاه تو آفت دین است
هزار فتنه بزیر سرت عرقچین است

من از دهان تو دشنام آرزو دارم
شنیده ام که کلام تو سخت شیرین است

بدست پنبه زحمت بجای شیرین است
گلی که از چمن عشق چیده ام این است

چرا بدوستیت بردلت بمن کین است
سرت بمطلبم ای سوز سینه سنگینست

علی الصباح قیامت کنند غارت شهر
ترا بگیرم و گویم اسیر من این است

به پیش دیده من پنجه خضاب بدار
به بین که گریه من از خضاب رنگین است

بحیرتم که چرا مرکبت نمی سوزد
مگر نه شعله آتش بخانه زین است

گلی ز گلشن وصلت نچیدم و رفتم
چرا که پنجه قصاب دست خونین است

Marfat.com

۵۹ – آقا عبدالوهاب شیرازی تخلص کاتب

هر کس که دل بمهر تو نامهربان دهد
یا نا نهاده در سر کوی تو جان دهد

خواهم حکایت شب هجران رقم کنم
یک لحظه گرچه سیل سر شکم امان دهد

رفتم ز یار و غیرت عشق و زنم بسر
بینم چه غیر بوسه بر آن آستان دهد

کار است صبح و شام همه ناله و فغان
او را که دل بزلف و رخ مهوشان دهد

غمگین ازان که از پی قتلم کشیده تیغ
ترسم خدا نکرده فریب من آن دهد

باشد برای کاتب شیرین زبان خود
یک بوسه اش از آن لب شکر فشان دهد

* * * *

آن حلقه زلف بر سر دوش
من حلقه بندگیش در گوش

آغوش تهی ندارم از غم
تا از تو تهی مرا شد آغوش

نیشی که ز آتش غم تو
بر جان رسدم بود به از نوش

نوشیدن آب زندگانی
نوشیدن آن دو لعل می نوش

زان چشم چه ترک ناوک انداز
زان زلف چه زنگی سیه پوش

Marfat.com

از پیر و جوان همی ربودی
آرام و قرار و طاقت و هوش
کاتب شده بنده از دل و جان
از بنده خود مکن فراموش

* * * *

قرار از جان ربود و صبرم از دل
بت شکر لب شیرین شمایل

بدل این آرزو دارم که یکبار
کنم در گردنت دستی حمایل

خوشا آندم که از تیر نگاهت
بخون غلطم چو مرغ نیم بسمل

مذاق کام **کاتب** تلخ گردید
ز هجرت ای بت شیرین شمایل

* * * *

کنون که بر سر صلح است و آشتی یارم
چه غم ز مدعیان دارم و ز اغیارم

دوای درد دل ماست لعل نوشینت
ازان بجان و دل امید زندگی دارم

نظر بسوی من ای شوخ چشم پنهان کن
که چون زهجر تو خون ازده دیده‌می بارم

عجب مدار اگر خاطرم پریشانست
که در شکنج سر زلف تو پریشانم

تو از بهار نکوئی چه غنچه خندانی
من از خزان جدایی چه ابر آزارم

Marfat.com

بروز وصل چو دامان تو بکف دارم
بشام هجر ازین بیشتر سزاوارم

ازان ز کوی بتان پا کشیده ام کاتب
که آزمودم و دیدم سزای رفتارم

* * * *

۵۹ - من کلام پادشاه جمجاه ملایک سپاه میر کرم علی خان تالپر متخلص به کرم

چه گویم من آن گل گل اندام را
که گسترده بهر من آن دام را

مرا زان دو لب بوسه امداد کرد
بحمدالله زو یافتم کام را

ز شادی دل من چه گل‌گل شگفت
چو دیدم من آن نازک اندام را

برخ بر فگندی چه زلفین را
چه خوش صبح کردی تو این شام را

نظر بر من افگن که بیخود شوم
نخواهم من این گردش جام را

من از لعل تو خورده ام گلشکر
نخواهد دلم نقل بادام را

شکر لب بتا حرف شیرین بگو
که شیرین کنم زان سخن کام را

همه روز و شب ورد من یا علی است
ز روز ازل خواندم این نام را

کرم از علی مدعا کن طلب
که یابی ازو تو همه کام را

Marfat.com

شکر خدا که یار بیامد بکام ما
آن آهوی رمیده درآمد بدام ما

ای سرو جلوه تو بدیدار می شود
وقتی که میرسد بچمن خوشخرام ما

یارم رقیب را چو بمن تند و سخت‌دید
شکر خدا که از تو گرفت انتقام ما

ما کوی دوست را بدو عالم نمیدهیم
باشد کسی بکعبه رساند سلام ما

از هول این زمانه تو را اضطراب چیست
شاهنشهت علیست کرم چون امام ما

* * * *

باده در موسم بهار خوشست
خاصه بایار گلعذار خوشست

چشم مخمور یار باید دید
تیغ هر چند آبدار خوشست

در دیاری که حرف یکسان نیست
دور بودن ازان دیار خوشست

گرچه صد بار دیده ام رویت
دیدنت صد هزار بار خوشست

در نظمم به پیش اهل خرد
از در و لعل شاهوار خوشست

کاروبار منست عشق بتان
کرما این چه کاروبار خوشست

* * * *

شب بیار خود نشستم یللی
عهد از تو باز بستم یللی

Marfat.com

عهد کردی باز بشکستی بناز
من بر آن عهد درستم یللی

گه بمسجد گاه در بتخانها
هر کجا دلدار جستم یللی

چشم جانان کار صهبا میکند
دایما زان چشم مستم یللی

بند بر پایم منه ای نازنین
از وفا من پای بستم یللی

با فرنگی زاده دیگر ز نو
باز عهد تازه بستم یللی

گرچه زاهد شیشهٔ ما را شکست
توبه را من هم شکستم یللی

ای کرم در بندگان شاه دین
شهره آفاق هستم یللی

۶۰ – آقا محمد رضای کرمانی تخلص کوثر

نمیدانم که از دستت چه آمد بر سر دلها
که بوی خون همی آید ازین ویرانه منزلها

درستی کی پریروی دل دیوانه عاشق
اگر سنگ ستم بودی شکسته شیشهٔ دلها

هر آن را کشته می بینم درین وادی نمی بینم
ستاند خونبهای خود یکی زان نیم بسملها

بجز مجنون که می بینم نشان محمل لیلی
چه آزارو بیکرنگی هزاران گونه محملها

Marfat.com

گهر پنهان درین دریا و جمعی بی سرو پایان
چرا بیهوده میگردند بر اطراف ساحلها

بفانوس خیالی درنشد اما بیکرنگی
شده هر جا بیکرنگی شعاع شمع محفلها

در میخانه کوثر نیز گستاخانه میگوید
الا یا ایها الساقی ادر کاساً و ناولها

* * * *

تهی دید او مگر پیمانهٔ ما
که شد در بزم غیر از خانهٔ ما

فغان کان شوخ گردید از ره جور
باغیار آشنا بیگانه ما

ز عاشق پند بس دارند عاشق
تن غافل دل دیوانه ما

فروزان شمع بزم غیر گردید
نگفت آخر چه شد دیوانه ما

کشد با مدعی هردم می ناب
کند خونابه در پیمانه ما

بتار از زلف مشکین خال هندو
ز اول گشت دام و دانه ما

* * * *

تا بر سر مراد نهادیم پای خویش
در بارگاه قدس ندیدیم جای خویش

باما برابری نتوانند میکنند
در ماندگان در گرو کار جای خویش

Marfat.com

دل داده ایم و حسرت دیدار میخوریم
خون میخوریم در عوض خون بهای خویش

بگذشت یار و جانب مایک نظر نکرد
قربان آشنائی و بر آشنای خویش

گیرم که یار پرسش حال دلم نکرد
کو کاتبی که شرح دهم ماجرای خویش

ما آنچه میکنیم بود از برای یار
خلق آنچه میکنند بود از برای خویش

کوثر گناه بی حد ما را عجب مدار
بخشد خدا برحمت بی منتهای خویش

* * * *

صد گونه بلا راضیم آید بسر دل
یک مرتبه دلدار در آید ز در دل

ما را خبری از دل خود نیست اگر هست
اندر بر دلدار خدا را خبر دل

یک قطرهٔ خوی دان همه آتش هجران
این بار اگر بشکند آخر کمر دل

چون باد صبا باز بهر سوی شتابم
یابم خبری بلکه شد از رهگذر دل

کوثر به بصیرت تو ببین نور خدا را
دانی چه بود چشم بصیرت بصر دل

* * * *

چرا بزلف کمندت نمیکنی بندم
که من به بندهمانم که باتو پیوندم

اگر رضای محبت قبول فرمائی
سری ز روی ارادت بپایت افکندم

Marfat.com

بدر گهی که فلک سر فگنده می آید
بغیر عذر چه آرم اگر پذیرندم

اگر رضای محبت قبول فرمائی
بدین امید که افتادگان بگیرندم

به بندگی تو لایق نیم چگونه بگو
به بندگی یکی از بندگانت بگزینم

ازان زمان که دلم عهد دوستی بسته
بجان دوست که با دشمنت نه پیوندم

بزیر بار محبت نشسته‌ام کوثر
بروی آتش شوقش چگونه اسپندم

* * * *

ز من نام و نشان نگذاشت یار بی نشان من
به بی نام و نشانی شد نشان نام و نشان من

مرا بر جان جانان شد وجود بی وجود من
طفیل لامکان آمد همه کون و مکان من

خوشا آن رند بی نام و نشان سرخوش مستی
که صد نام و نشان دارد ز بی نام و نشان من

زهر سو میکنم رو را باستقبال می آید
نزول آیه رحمت بود آیا بشان من

منجم دیده مجنون نه بیند غیر لیلی را
مپرس اوراق گردون را ز چشم خونفشان من

گریبان چاکه می سازد مرا در وادی محنت
زهر سو جذبها دارد عنان دامن کشان من

می مهر مرا ساقی ازان در جام کوثر کن
که روزی آشنائی داشت بادردی کشان من

Marfat.com

۶۱ - میرزا گلشن اصفهانی

شبی دیدم من بیدل بخواب ابروی جان افزا
کنون بی اختیارم خواب گیرد تا سحر شبها

بامیدی که در خواب آیدم بار دگر جانان
ز بیداری سوی خوابم کشد میل دل شیدا

چه نبود آن شب و ناگه که از بخت مساعدمن
بدیدم آنچه نتوان دید درپنهان و در پیدا

بچشم سر تماشا کی توان بر پرتو آن رخ
بچشم سر نظر کردن توان بر نور این سیما

بدید آن دیده من آنچه در آن راز آن پر تو
کجا بیند بروز از پر تو خود دیده جویا

کجا بودم که من بیند گدا دولت بخواب آری
به بیداری بود مرحمتشم را دولت عظما

بخواب آمد تو را گلشن چه یارا زبخت بیدار است
نشانی از کهن بود آن بگوشش روزوشب انرا

* * * *

دردا که ازان دو زلف بر تاب
یکباره برفت از دلم تاب

یک صبح بر آ ببام و برقع
بر گیر ازان رخ جهانتاب

تا مهر برای پای بوست
خود را کند از سپهر پر تاب

بر تاب رخ از کسی که آنرخ
بگذارد و بنگرد بمهتاب

Marfat.com

بیتاب ز گلرخی است گلشن
کز تابش رخ رهد بمهتاب

* * * *

یا شام مرا ز پی سحر نیست
یا هست مرا ز خود خبر نیست

چون در شب وصل باتو گویم
شرح غم دل که مختصر نیست

بردی ز کفم بیک نظر دل
حاجت بنظاره دگر نیست

هستی تو صنم پری ندانم
یا حور که مثل تو بشر نیست

اندر همه شهر نیست امروز
دستی که ز دست تو بسر نیست

اینست اگر فراقت از من
فرد است که در جهان اثر نیست

صعب است اگرچه مرگ گلشن
از فرقت یار صعب تر نیست

* * * *

زاهد از راه مرا برد بافسانه عبث
جانب مسجدم آورد ز میخانه عبث

بود میخانه عجب منزل دلکش بستم
رخت از آن منزل خرم من دیوانه عبث

دل گرفتم ز حریفان و شکستم پیمان
بنهادم ز کفم شیشه و پیمانه عبث

Marfat.com

دانه سبحه بود دام دلا تا ننهی
پای در دام منه دست بآن دانه عبث

از سر جان بکند وصل طلب ورنه بود
با غم جان طلب وصل ز جانانه عبث

من دیوانه که پندم نکند چاره و سود
این همه پند تو ای ناصح فرزانه عبث

شاهد شعر خریدار ندارد گلشن
چکنی زلف عروسان چمن شانه عبث

* * * *

منم آن رند قدح نوش که دارد ترجیح
پیش من شیشه و ساغر بعصا و تسبیح

زاهد و یاد بهشت و سخن کوثر او
ساو میخانه و اوصاف پی و روی ملیح

توبه کردیم زمی چندی و اکنون من ودل
شرمساریم ازین کار بد و فعل قبیح

ای درین آینیه از پرتو حسنت عکسی
روی خوبان سهی قد چه صبیح و چه ملیح

یک شمیم از رخ دلبند توروضات جنان
یک نسیم ازلب جان بخش توانفاس مسیح

فاخر از درک کمال تو بود فکر حمیم
عاجز از وصف جمال تو بود فطر فتیح

بنده عشق تو آزاد و فقیر تو غنی
کشتهٔ تیغ تو زالست و مریض تو صحیح

Marfat.com

میکنم پیش تو وصف گل آن روی تو قصد
میکنم آنکه کنایت بود املح تصریح
عشق روزیست ز عشاق شمارد گلشن
که دهی خار بتان را بعزیزی ترجیح

* * * *

دست بردن سوی آن زلف نباید گستاخ
کس بجز باد گره زان نکشاید گستاخ
بامیدیکه بزلف تو کند ماوا دل
میکند لابه و بر لابه فزاید گستاخ
گلشکرزان رخ و زان لب بهبها باکی نیست
که برای دل سودا زده خاید گستاخ
من کجا سرزده در بزم تو بگذارم پا
آن بود غیر که در بزم تو آید گستاخ
دلربایان همه را نیز رود از کف دل
که بد ینگونه بدل غمزه نماید گستاخ
گلشن از دیدهٔ گریان و غزلخوان چه عجب
بلبل مست چه گل دید سر آید گستاخ

* * * *

گر زند خنجرم آنقدر که خنجر شکند
نزنم داد که تا خنجر دیگر شکند
این چه حسنست و نکویی که خدا کرده عطا
یار ما را که ز لب رونق شکر شکند
گل درد جامه که او بند قبا بکشاید
مه برد رشک چه او طرف کله بر شکند
مدعی نشکندت دل ز چه اندیشه کنی
دل ما را شکند یار دلی گر شکند

Marfat.com

دل من شیشه دل دلبر من مرمر آه
آشکاراست که چون شیشه مرمر شکند

ای صبا از من دلداده بدلدار بگو
آری از باد خزان رنگ گل تر شکند

ساقی امشب که کنی عزم قدح پیمودن
تا خمار آن صنم از باده احمر شکند

خون من کن عوض باده بساغر که مگر
نکنی باده بیفشاند و ساغر شکند

آنکه گر پرده بیکسو کند از رخساره
عکس رخسارهٔ او آئینهٔ خور شکند

مگذارید که بیرون نهد از محفل پا
که بود مست و ز نظارگیان سر شکند

پارسا را دهد از ساقی ما یک ساغر
نیم شب از پی می میکده را در شکند

کار عصیان شکند قدر من غمخواره
آه ازین کار که قدر من غمخور شکند

وقت آن خوش که خمار می عصیان گلشن
از می منقبت ساقی کوثر شکند

* * * *

از من که برد بیار کاغذ
آرد که ازان دیار کاغذ

کو طایر نامه بر که آرد
سوی من ازان نگار کاغذ

Marfat.com

گر مژده وصل او ببخشد
تا باد مرا بکار کاغذ

صد بار فزون باو نوشتم
با دیده اشکبار کاغذ

یکره ننوشت در جوابم
آن یار ستم شعار کاغذ

یکره چه شود اگر فرستی
او را تو بیاد گار کاغذ

* * * *

گرد گلستان نماند از نم ابر بهار
ساقی گلرخ بیا باده گلگون بیار

لاله و گل بی شمار رست ز خارا و خار
ناله هر مرغ را خواست ز هر مرغزار

گل به گلستان رسید زاغ ز بستان پرید
بلبل خوشخوان گزید جا بسر شاخسار

ابر بهاری همی مایل زاری همی
صوت قماری همی برده ز دلها قرار

لاله یکدل بباغ شام و سحر با چراغ
یاور تیغی براغ صبح و مسا می گسار

جیش سپند خزان بوی خوش ارغوان
گشت ز گیتی نهان شد بجهان آشکار

Marfat.com

خلق گلستان طلب چیده بساط طرب
باده گلگون بلب لاله رخان بر کنار

مطرب دستان سرا ساقی دلکش ادا
رهزن هوش و نوا عشوه کن و میگسار

زاهد خلوت گزین کو بچمن آی و بین
رنجه بخلد برین دل بودت خواستگار

حوری زیبا سرشت لاله و دامان کشت
طوبی باغ بهشت سرو لب جویبار

گلشن اگر این سخن ساز کند در چمن
آوردش نسترن سیم ز بهر نثار

* * * *

چشم خوشت گر آنکه ندارد سر ستیز
دارد چرا بدست ز مژگان سنان نیز

نازم بآن دو چشم که از یک نگاه برد
ما را قرار از دل و دل را ز دست نیز

محسود چتر نسترن و شاخ سنبل است
آن کاکل معنبر و آن زلف مشک بیز

گفتی چه چیز من ز تو بربوده جان و دل
زنار زلف و طرز خرام تو این دو چیز

روز فراق بادلم آن کرد غم که رفت
یکباره ام ز یاد غم روز رستخیز

ریزد بفرش سبزه ز دامان باد گل
ساقی بیا تو باده ز مینا بجام ریز

Marfat.com

گلشن کجاست نکته شناسی که تا دهد
از زاغ لنگ بلبل گوینده را تمیز

* * * *

تا که گردید دلم درشب هجران که مپرس
مضطرب گشتم ازین ناله جانان که مپرس

سر و سامان دل از صبر بود صبر ز دل
رفت‌ودل گشت چنان بی‌سر و سامان که‌مپرس

گفتم از دست نهم ساغر و گیرم سبحه
اینقدر گشتم ازین گفته پشیمان که مپرس

خاطر از صیقل می آئینه سان کن که شود
بر تو اسرار فلک کشف بدانسان که مپرس

ایکه گفتی منگر سوی نکویان که چنان
سر گرانند بعشاق نکویان که مپرس

سر گرانند بعشاق نکویان اما
لطف دارند بدانگونه به پنهان که مپرس

دوش پرسید ز گلشن ز غم او ز فراق
چه کشی؟ گفتمش ایدوست کشم آن که‌مپرس

* * * *

آن دل که عمری همچو جان پروردم اکنون کردمش
خون از فراق دلبرو از دیده بیرون کردمش

دربیع یک دیدن نشد راضی بنقد جان من
ملک دو عالم سر بسر جاوید مرهون کردش

امروز از آن نالم که دی پیش سگ آن کو چرا
محزون نشستم اینقدر تا آنکه محزون کردمش

Marfat.com

از سوز زخم ناوکش دل داشت بس جور و ستم
عیششش شود افزون نمک بر زخم افزون کردمش

غم های آن پیمان شکن کردم برون از سینه من
وقت وداع جان زتن بررخ نظر چون کردمش

می بینم از هجراین زمان از زعفران بس زرد تر
در بزم وصل آن رخ که من از باده گلگون کردمش

شعری که گلشن زد رقم در وصف سرو قد او
تحسین بیش از عشق من بر طبع موزون کردمش

* * * *

صبحدم بادی که می آمد زسوی کاکلش
بر مشامم بوی جان بخشد ز بوی کاکلش

اینکه گویم کاکلش را سوبمو من وصف نیست
آرزوئی در دلم جز آرزوی کاکلش

هر که بوید کاکلش یابد حیات جاودان
گوئی از آب بقا شد شست و شوی کاکلش

زاهدان خود پسند و قصه گیسوی حور
عاشقان درد مند و گفتگوی کاکلش

از پل باریک تر از موی آسان بگذرم
گر گزارم در کف پائی ز موی کاکلش

شب چه گلشن میرم ازغم دیده خواهم صبح گشت
بشنوم چون از نسیم صبح بوی کاکلش

* * * *

خواهی آن دم شدن از درد سر زهر خلاص
که نوردی ره میخانه بپای اخلاص

Marfat.com

نیست میخانه اگر جنت جاوید ترا
پس دهد شادی جاوید چه جنت ز خواص

چون توئی یار چه بیمم ز سنان رستم
چون توئی دوست چه بیمم ز خدنگ وقاص

گه بود زمزمه تو من و قول قوال
گه بود مشغله تو من و رقص رقاص

طالب کوی تو را نیست بجان میل بهشت
کشته تیغ تو را نیست بصد قصد قصاص

ای خوشا عشق و خوشا آنکه بجان جوید عشق
که ازان جست تنم آنچه در اکسیر رصاص

گر در ان خلوت خواصت ندهد حاجب بار
باری آن کن که شوی حاجب آنخلوت خاص

گلشن از این که چه دانند تو را خوب عوام
آنچنان کن که ندانند تو را خوب خواص

* * * *

مه بود تار پیش آن عارض
گل بود خار پیش آن عارض

آفتاب فلک نیارد زد
دم ز انوار پیش آن عارض

گفت آیا چه نسترن کردار
شد نگونسار پیش آن عارض

کرد دعوی مگر که رفت سرش
بر سر دار پیش آن عارض

Marfat.com

لاله افزود و آب رنگش یافت
تا سروکار پیش آن عارض

دید یک بار نرگسش بچمن
گشت خونبار پیش آن عارض

شمع چون عاشقان کند هر شب
گریه زار پیش آن عارض

هیچ کس ز اهل دل نمی بینم
دل نگهدار پیش آن عارض

من و آئین عشق کم دل شد
آئینه دار پیش آن عاوض

گشت آزاد گلشن از غم چون
شد گرفتار پیش آن عارض

* * * *

دعوی عشق ز من بود غلط
از من اینگونه سخن بود غلط

چه بگویم چه بمن کرد فراق
از تو مهجوری من بود غلط

بی سبب مهر بریدن از من
از تو ای مهر شکن بود غلط

کردن آزاد مرا و بستن
صید دیگر برمن بود غلط

همره غیر که کارش دایم
با تو ای سیم بدن بود غلط

Marfat.com

رفتنت روز بصحرا با خویش
ماندنت شب بچمن بود غلط

پیش آن قامت و عارض گلشن
صفت سرو و سمن بود غلط

* * * *

براه عشق صبوری مجو دلا حافظ
که هست در همه منزل تو را خدا حافظ

کسی که دم زند از عشق صادق است مگر
رسد بلای ز داور همان بلا حافظ

کفی ز خاک بیاور بکف ز وادی عشق
ز بهر حرز که آن هست چون دعا حافظ

حقوق عشق نیارم یک از هزار بجای
که شد رقیب مرا در هزار جا حافظ

حواله گشت بعشق از ازل ز لغزش نفس
چه از خدای طلب کرد جان ما حافظ

شنیده ام که دم مرگ عاشقی می گفت
که عشق دوست ز مردن بود خدا حافظ

بضر عشق در آتش روانه شو گلشن
که آن ز آتش سوزان بود ترا حافظ

* * * *

عشقم انداخته در رشته جانسوز چو شمع
هر شبم گریه بود مشعله تا روز چو شمع

عشق را عشق بود کار که کارش سوز است
عشق کارت بود این کار بیاموز چو شمع

Marfat.com

اشک چون سیم فرو ماند که تا خادم شه
ندهد جای تو بر فرش از انروز چو شمع
نفس تو یوز بود از کند از طعمه طلب
سوز ده در عوض طعمه باین یوز چو شمع

جان فشاندت بدمی شادی نو روز وشی
جان فشان تا بودت شادی نو روز چو شمع

گلشن از دوست رسد بهر تو پروانه وصل
گرگدازی تن خود هر شبی از سوز چو شمع

* * * *

شب ماه تابان و گلگشت باغ
نکوتر ازینها ندارم سراغ

نخواهیم شمع از برای فروغ
بجوئیم بزم از برای فراغ

بود گلستان محفل انجمن
بود پرتو ماه شمع و چراغ
نخواهیم مطرب که خواند سرود
نیاریم ساقی که آرد ایاغ
بدل صوت بلبل نشاید نشاط
می وصل جانان کند تر دماغ

منه شیشه و جام از دست و لب
بود تا گل و سبزه در باغ و راغ

زبان گشت گلشن بافسون غیر
خمش گشت بلبل ز فریاد زاغ

Marfat.com

گشتم بچشم خونفشان گرد جهان از هر طرف
زان نازنین بی نشان جویم نشان از هر طرف

جویم چه نیکی را خبر کو گوید از جانان خبر
کو بوسمش پا گه سر وگاهی دهان از هر طرف

هر جا که بینم بلبلی نالد ز هجران گلی
آنجا بر آرم غلغلی بی دلستان از هر طرف

کو محرمی تا گوید این این از نگار نازنین
باعث چه شد کان رو چنین کردی نهان از هر طرف

یکره بطرف منظر آ از پیش برقع برکشا
تا جان دهندت رو نما پیر و جوان از هر طرف

چون لطف تو بدهد رسن زین چه رسم پیش تو من
گر پیش ره صد پرده اش نه آسمان از هر طرف

گلشن گل ار نیکوست آن جان بخش و دلکش هست آن
گر بشگفد بر دست آن در بوستان از هر طرف

* * * *

نیکوست همه بدایت عشق
نیکوتر ازان نهایت عشق
گویم همه شکر عشق هرگز
جائی نکنم شکایت عشق
بشمرد مرا ز غیبت خود
بین در حق من رعایت عشق
دلکش نبود فسانه عقل
آنجا که بود حکایت عشق
نگذاشت که غم کند هلاکم
دیگر چه کند حمایت عشق

Marfat.com

با حادثه چون کنم اگر من
بیرون روم از ولایت عشق
آنم که بطفلیم نیاموخت
استاد سبق جز آیت عشق

رایم همه عشق را پسندد
ذوق من و ظل رایت عشق
ساقی قدحی که تا بمستی
تصریح کنم کنایت عشق

گلشن که بخون چو لاله میخفت
میگفت حدیث غایت عشق
گلشن رخ من ز اشک در سیم
شد از چه؟ شد از عنایت عشق

* * * *

آمد بهار و گشت چمنٔ خوش ز روی گل
گشتند بلبلان همه بی خود ز روی گل

شد وقت آن که دامن دل بر طرف کشند
بر طرف باغ و راغ پی جستجوی گل

کوته مکن ز جام و سبو دست تا که هست
لاله بجام ژاله و مل در سبوی گل

پیغام بلبلان قفس را درین بهار
جز باد صبح دم که رساند سبوی گل

هست ارچه صبح و شام بکف خنجرش زخار
مایل اگر بجور و جفا نیست بوی گل

بلبل خوش آنکه لب بکشاید بگفتگو
در گلشنی که زاغ کند گفتگوی گل

Marfat.com

گلشن برون نمی رود از آشیان یار
کی عندلیب رخت به بندد ز کوی گل

* * * *

روزیکه بنزد دوستانم
گوئی که بطرف بوستانم

وصف لب تست بر زبانم
یا آب حیات در دهانم

آن روی چو گل بسوی من کن
تا دل نکشد بارغوانم

بر درد درون من گواه است
این گونهٔ همچو زعفرانم

من خواسته ام بقای عمرت
تو خواستهٔ فنای جانم

با من تو ز دشمنی چنینی
من با تو ز دوستی چنانم

مسکین دل من جدا ز کویت
ای کوی تو روضهٔ جنانم

در سینهٔ من بناله گوید
من مرغ جدا ز گلستانم

سوزی که مرا فتاده در دل
از آتش عشق دلستانم

نبود عجب ار مدام ازین سوز
چون شمع بسر رود دخانم

گلشن چه تمتعم ازین باغ
رخصت ندهد چو باغبانم

Marfat.com

چه پرسی در غمش از سینه و دل
به بین آن چاک چاک آن پاره پاره

ز عشقم بین گریبان دل و جان
گریبان تا بدامان پاره پاره

ز خیل دلفگارت جز دل من
کرا دل شد بدینسان پاره پاره

نخواهی مرهمی جز وصل آندل
که شد از تیغ هجران پاره پاره

دلا زان تار مو پیوسته بگسل
نخواهی گر رگ جان پاره پاره

تو آن سروی که گلشن در هوایت
کند چون گل گریبان پاره پاره

* * * *

زین سبزه که بر عذار داری
آسوده دل از بهار داری

تا چند ز هجر وصل خلقی
نومید امیدوار داری

عالم همه بسمل تو و تو
بردی دلم و بقصد زاری

عاشق شدی ایدل و ازین پس
باز آرزوی شکار داری

ای نفخه مشک بار ای باد
با من تو هنوز کار داری

ای گلبن ناز همچو گلشن
بلبل نه یکی هزار داری

* * * *

Marfat.com

با رخی همچو قرص مه روشن
خواب دیدم نگار خود را من

از صفا گردن و سرش دیدم
برتر از بدر یک سر و گردن

قوس ابروی و سهم مژگانش
خیل عقل و شکیب را رهزن

چشم مست و رخ دل آویزش
کافری در بهشت کرده وطن

خال مشکین و لعل جان بخشش
هندویی کوثرش شده مسکن

باغ جنت شگفته اش از رخ
چاه زمزم نهفته اش بذقن

دهنش حقهٔ پر از گوهر
یا که آن طبلهٔ پر از لادن

در دندان و لعل خندانش
رشتهٔ گوهر و عقیق یمن

ماهی روی او بکعبه صمد
خط خدش بسان مشک ختن

در جبینش نهان رسوم سلوک
از نگاهش عیان فتون فتن

دید رنگم چو زرد از غصه
دید چشمم پر آب چون ز محن

پردهٔ خشم را ز دست عتاب
برگرفت از عذار چون گلشن

Marfat.com

با من از روی قهر کرد خطاب
با من از روی خشم گفت سخن

که ز راه تو و ز رسم تو داد
وی ز کیش تو و ز دین تو دن

بوالهوس بوالهوس نهٔ عاشق
تو کجا و شرافت این فن

سر تو لایق است مقنع را
بشنو از من کلاه را بفکن

بتو نفرین کند اگر شنود
شمه‌ای از خصائل تو ثمن

بی منت دل پسند هست صبور
نیست آن دل که آهنت آهن

که تو را گفت ،پا ز یار بکش
که تو را گفت دل ز دوست بکن

که تو را خواند جانب غربت
که ز یاد تو برد همه وطن

گفتم ای فحش تو مرا چه دعا
گفتم ای خانهٔ تو را چه سمن

ای همه نیش تو مرا چون نوش
ای همه تیغ تو مرا چه محن

گر نگیریش دست و پا چه زنی
بفقیری فتاده در هرزن

نکنی گر بکاسه اش آشی
مزنش سنگ و کاسه اش مشکن

Marfat.com

هم تو دانی که عاشقان نکنند
بی جهت ترک یار سیمین تن

با که یاران مهربان ننهند
بی سبب پای خویش از موطن

از پی بخشش و دهش که بشست
نام شان را فلک ز لوح محن

شده‌ام تا بشیب همچو پری
رفته‌ام تا باوج همچو پرن

سبب ماندنم درین غربت
جهت نامدن بسوی وطن

بامید عنایت خان است
بعد الطاف ایزد ذوالمن

گفت این گفتهات را دانم
بحقیقت چه صبح کاذب من

تو که امروز بی گزاف بود
چمن از طبع خرم تو چمن

زهره خواند بچرخ از تو غزل
درگه لهو چون زند ارغن

تا کنون خوان ز باغ مدحت خوان
همچو گلچین فکر کامل من

ره نبردی دران ریاض چو گل
گل نکردی بجیب در دامن

گفت این و بگوش من زد لعل
مطلعی خواند همچو در عدن

Marfat.com

ای گریزان ز خنجرت دشمن
همچو از نام ایزد اهریمن

ای کف راد تو بوقت سخا
گوهر افشان چو ابر در بهمن

ای جهان فراخ باشد تنگ
کاش از لطف ایزد ذوالمن

خلق می کرد یک جهان دگر
تا شکوهت دران کند مسکن

از تو برپا اساس ملک و ملوک
از تو برجا قرار فرض و سنن

ز انتقام تو شیر صید شغال
ز احترام تو پشه پیل افگن

بحر منعم ز بخشش تو فقیر
شام مظلم ز رای تو روشن

پیش جود تو حاصل نه چرخ
حلق سیمرغ و دانه ارزن

آبحیوان و منبع مهرت
که خضر خواهدش برد بدهن

کَدمٍ فی العروق والاعصاب
هست در باغ جان و گلشن تن

ساکنان در تو را رضوان
در صباح و مسا بسر و علن

گفت طوبی لهم و حسن مآب
بزبان خوش و بقول حسن

Marfat.com

صاحبا گرچه یک سخن ز ثنات
نیست حد هزار همچو من

گفته شد لیک هم بدولت تو
این قصیده که همچو روح و چو تن

آمدستش معانی و الفاظ
نی چو شاخ گل و چو برگ سمن

زانکه این هر دو را بقا نبود
هفته‌ای بیشتر بصحن چمن

لیک این باغ گل که در مدحت
خوش بپرورد خاطر گلشن

نکند کوتهش جهان دراز
خواهدش داشت نو سپهر کهن

جز جنابت که فرق بنماید
نغمهٔ بلبل از غریو زغن

کیست امروز زانکه دریابد
صحت از سقم و گلشن از گلخن

بی تمیزان که بشکلی از مشک
نشناسند خار را ز سمن

بی سوادان که رطب را ز رطب
می نخوانند در ثمن ز سمن

خویشتن را شمرده علامه
فرق ناکرده عالم از کودن

Marfat.com

هست خود در دو چشم شان یکسان
لغت و وضع و بهمن و بهمن

بس تفضل نمود و بس احسان
داور حی و قادر ذوالمن

که تو را داد برتری از خلق
که تو را کرد افضل و احسن

تا کنی اهل فضل را ممنون
گهی از دانش و گهی ز متن

ای که امروز مجلس خوانت
آن چه خلد است و این چه سلوی و من

ای که از دولت مدیح تو گفت
روزگار آفرین بگفتهٔ من

حاسد ناپسند تو بسقر
باد اخلاص‌مند تو بوطن

هم خدا حافظت بخلوت و سیر
هم علی یاورت بسر و علن

هم بفرمان تو فلک بسپهر
هم نگهبان تو ملک بوسن

هم محب تو را زمان مخلص
هم عدوی تو را جهان دشمن

* * * *

زیبا پسران که بنده بودم همه را
در عالم بندگی ستودم همه را

Marfat.com

چون عمر عزیز بی وفایند همه
دیدم همه را و آزمودم همه را

* * * *

آن شوخ که جسم عالمی را جان است
وان روح روان که جان هر جانانست
با قامت همچو سرو و رخسار چو ماه
در گلشن الحاد محمد خان است

* * * *

بر قتل من است یار باعث
یا چرخ ستیزه کار باعث
خود کشت مرا بدست خود شکر
کاخر نشد انتظار باعث

* * * *

گلشن گل باغ مکرمت صدر کبار
کش نام بود رضا لقب شکر بار
با آتش فاقه من چو آب کرمش
آن کرد که با خاک کند ابر بهار

* * * *

نیابی در جهان همتای او کس
بعقل و بذل و حلم و علم و ناموس
ز نور علم او بزم جهان بود
فروزان آنچنان کز شمع فانوس

* * * *

Marfat.com

گلشن که بهرزه کرده بد عمر تلف
بنمود تاسفش بر ایام سلف
در کشور نظم کردش استاد امروز
شاگردی میرزا محمد اشرف

* * * *

آن شخص که میرزا رضا دارد نام
در جود بود حاتم‌طائیش غلام
گلشن بمن آن کرد باحسان چکنم
بر گلشن ما برگ ز امطار غمام

* * * *

خان زاده یار میرزا ابراهیم
ای صفحه گلشن تو چون رکن سلیم
گلشن که ز مدح تست شیرینش کام
وقت است که جان کند بجانان تسلیم

* * * *

نواب جواد میرزا جعفر کو
برداشت ازو زبان صد حاتم کو
گلشن من اگر که گل فشاند چه عجب
آن باده بامدادش آید از کو

* * * *

ای باد بسوی میرزا احمد پی
برگیر و بگو ز قول گلشن با وی
کایدوست که دست در خضابست مرا
نومید ز جود خود پسندی تاکی

Marfat.com

۶۲ - دختر فسایی تخلص گوهر [گوهرنسا]

گر نباشد هوس قتل من زار تورا
از چه گرمست چنین با همه بازار تو را

نیست اندیشه ام از کشتن ازان می ترسم
که بمیرم من و با غیر فتد کار تو را

سرو اگر پست شود در بر تو نیست عجب
بعد ازانی که به بیند قد و رفتار تو را

ای گل تازه چه از زاغ سیه رو خواهی
بلبل همچو منی هست گرفتار تو را

جای آن است که گلنار کنم چهره ز خون
کز می غیر بود عارض گلنار تورا

قدر تو کس نشناسد بوفایت جانا
پیش ما بود که بود آن همه مقدار تو را

گوهرا گه شکنی ساغر و گه سوزی دلق
گبر و مومن همه هستند در انکار تو را

* * * *

مست صهبای وحدتم امشب
فارغ از قید کثرتم امشب

عارفان معارف حق را
نکته سنج حقیقتم امشب

چهره بنمود شاهد وصلش
کرد فارغ ز فرقتم امشب

تن گدازم در آتش مهرش
شمع بزم محبتم امشب

Marfat.com

آتش شوق شعله ور گردید
سوخت خاشاک کلفتم امشب
پای تا سر ز جوش حیرانی
غرق دریای حیرتم امشب

همچو گوهر سری ز جام ظهور
باده پیمای وحدتم امشب

* * * *

ساقی جان پرده ز رخ بر گرفت
آئینه بر دست ز ساغر گرفت

شعله‌ای از عکس رخش بر فروخت
شعشعه‌ای در می احمر گرفت

بوی ازان می بچمن برد باد
شورش و مستی بچمن در گرفت

شاهد گل عشوه گری ساز کرد
سرو سهی خرمی از سر گرفت

بلبله از بلبل سرمست خواست
غلغله در گنبد اخضر گرفت

نرگس مخمور بصد عجز و ناز
بر کف سیمین قدح زر گرفت

نکهت گل نافه بچین وام داد
سنبل تر تاج ز عنبر گرفت

مست شد از جام طرب یاسمن
طبنک سیمین به بغل در گرفت

غنچه صراحی بکف آمد بباغ
لاله پیاله زده سر برگرفت

Marfat.com

گلبن رعنا به بساط نشاط
دایره بر کف ز مه و خور گرفت

بود پر مرغ طرب ریخته
باز ز تاثیر هوا پر گرفت

زاغ ز داغ حسد بلبلان
جای در آتش چو سمندر گرفت

بید مولّه شده کاکل فشان
رقص کنان زیل صنوبر گرفت

آب روان شد پی گل گوهرا
کیفیت از ساقی کوثر گرفت

* * * *

آخر گرفت کام ز تو لعل بوالهوس
زان انگبین دریغ که شد طعمه مگس

بشناس قدر و قیمت خود را که کیست حیف
از چون تو نو گلی که شود یار خار و خس

با آنکه یک نفس نکنی یاد من گهی
حاشا که من بیاد تو جز بر کشم نفس

باشد بمرغ کشته ز هم آشیان جدا
صحرا و دشت نیک تو را گوشه قفس

هر کس بفکر کاری و اندیشه‌ای بود
ما را خیال روی تو در خاطر است بس

آن مه روان بمحمل و محمل روان ز پیش
من از قفا بناله و فریاد چون جرس

Marfat.com

بنشین که از جفای تو کوهی رود بکوه
بیچاره را که نیست بعالم بجز تو کس

* * * *

حال دل خون‌گشته مپرس از من دل ریش
کز عشق لب لعل تو ام بیخبر از خویش

نه طاقت اظهار و بدل ذوق شرابم
نه قدرت رفتار و در میکده درپیش

دی پیر مغان گفت ز لطفم که نه بینی
از چرخ زبان چون بکنی باده کشی کیش

در بزم وصالت همه جا از همه پاکم
مشتاق جمالت همه و از همگی پیش

از گوهر بیدل چه ره صومعه پرسی
نبود خبر از میکده اش ءراه دگر بیش

* * * *

بود ساطع شمیم گل ازین خاک
مگر زین ره گذشت آن سرو چالاک

بدیدم در چمن بر لاله ژاله
بیادم آمد آن روی عرقناک

ز خون دیدگانم دامن آلود
نهادم تا ز دست آن دامن پاک

من آن صیدم که تا سر در نبازم
نخواهم داشتن دستش ز فتراک

خدنگ از دست او بهتر که مرهم
شرنگ از دست او خوشتر ز تریاک

Marfat.com

نماید زان تن از چاک گریبان
که بنماید گریبانم ز تن چاک

دو تار زلف را آورد بر دوش
رقیبا آن دو نوشین لعل ضحاک

بخواه از گوشهٔ می‌خانه مومن
اگر خواهی امان از دور افلاک

باین حیرت که جان می برد گوهر
گل حیرت نخواهد رستش از خاک

* * * *

من چکردم که کنی بدنامم
یا چه گفتم که دهی دشنامم

گو جهانم به بدی نام برند
لیک نام تو بود بدنامم

فکر روی تو و ذکر مویت
ورد صبح است و دعای شامم

آن نه خالست و نه گیسو که بود
این یکی دانه و آن یک دامم

توئی آن یار دلآرام که برد
عشق روی تو ز دل آرامم

نایدم یاد ز شیرینی وصل
بسکه تلخست زهجران کامم

که رساند سوی آن گل گوهر
بجز از باد صبا پیغامم

* * * *

Marfat.com

ای ماه رویت چون مهر تابان
ما را بکویت چون مشرق جان

خلقی بکویت هر سو شده جمع
جمعی ز مویت گشته پریشان

روی تو برجی چون ماه انور
لعل تو درجی پر در و مرجان

پیچان ز مویت زنار ترسا
تابان ز رویت انوار ایمان

زین بحر اخضر دانی چه دارم
اشکی چو گوهر در دیده غلطان

چون با تو بستم پیمان و عهدی
نبود شکستی در عهد و پیمان

گوهر چه گفتی اسرار او را
طبعی گهر بار اشکی در افشان

* * * *

با من آن نا مهربان را التفات یار کو
درد دل بسیار دارم جرأت اظهار کو

عاشقان را بس نشانیهاست در راه طلب
دیدهٔ خونین کجا شد آه آتشبار کو

بر امید وصل باید ساخت تا روز فراق
بادهٔ شیرین کجا و گلبن بی خار کو

کی پسندم بر کسی جزخودجفایش را ز رشک
لیک این خون گشته دل را طاقت آزار کو

Marfat.com

سود کی بخشد بدرد عشق انفاس مسیح
پرسشی زان لعل میگون شکر گفتار کو

دل بجان آمد ز زهدم ای‌خوشا دیر مغان
می کشد رنج خمارم خانهٔ خمار کو

عشوه از حد می برد نرگس خدا را تابکی
گردش مستانه از آن نرگس بیمار کو

طرف بستان و هوای ابر وگوهرجام می
هرچه باید هست لیکن یار باید یار کو

* * * *

ای یاد من از جفا نکرده
با من ز جفا وفا نکرده

آن دل که ز درد تست رنجور
از کس طلب وفا نکرده

زانکوی مرانم و بگویی
جا بر در شه گدا نکرده

این غیرت دلبران که هرگز
کام دل من روا نکرده

گوهر که زدن به تیغ تیزش
اندیشه‌ی پارسا نکرده

نشنیده ز هر طرف نخستین
تا وصف تو مه لقا نکرده

* * * *

ای برده دل از کفم خدا را
بسپرده بدست هجر ما را

Marfat.com

بنشسته بقصر دلربائی
بنشانده بخاک مبتلا را

افگنده بروی گل مسلسل
بربسته بتار هجر ما را

تو بر سر تخت و من بخواری
من موم و دل تو سنگ خارا

ارنی و کلام لن ترانی
شوق من و نار تو بنارا

سالم تو و من سقیم دوری
داروی وصال تست دارا

آراسته قامت جلالی
کو گوشهٔ چشم بی نوا را

بشکسته کلاه بگوشهٔ مهر
پیوند دلم نکرده یارا

پر خشم توی و من صبورم
کرد است جفا که با وفا را

از گفتهٔ نا صواب اندیش
بیگانه که کرد آشنا را

تو قیصر و من گدای کویت
پر خشم مشو شها گدارا

من با تو و تو بدیگرانی
با مس نبرد کسی طلا را

در دست تو دل سپرده ام من
دانی تو تمام ماجرا را

Marfat.com

بنگر بصفای طینت خویش
آئینهٔ صاف اولیا را

افگنده ز اوج خود مرا پست
خاکی نگر و نگر سما را

در بوتهٔ هجر میگدازی
اکسیر وجود کیمیا را!

لایق نبود ز حسن سخن راند
برباد مده سخن سرا را

افگنده ز اوج خود مرا پست
خاکی نگر و نگر سما را

تعظیم سخن بسی است لایق
آرم بگواه مصطفا را

اکرام بلند خوار آورد
دانی تو ستودن رضا را

پیغمبر پاک مدح آرد
مداح علی مرتضا را

از گفتهٔ ناپسند دورم
پیوند تو ام بجان خدا را

مداح منم ز خدمتت دور
افکنده بشهر دور ما را

ای سروریت فگنده مسند
بر بام سپهر مسند آرا

بر ذره شها نظر بیفگن
از طاق بلند خاک پا را

Marfat.com

خورشید مسوز هان درونش
تا برده گداخته گدا را

افگند به بند ظلمت غم
آیینه سکندرا بیارا

نی خضر منم که چشمه جویم
لعل تو کفاست پیر ما را

آتش نزدیم خرمن حرص
راندیم ز آب و گل هوا را

انصاف ببر در این سراچه
کسرایی و مسندی بیارا

تا کس بعظام سیر گردد
ما لطف شما دگر شمارا

تا باز خنود پادشاهسیت
پرنده ببوم شه هما را

پستم چو فگنده‌ای بهندو
پنشانده به پست بی نوا را

از صحبت زشت کیش نالان
آگاه کنیم پادشا را

شه فتحعلی شاه وآلا
والی شهان اولیا را

با افسر و تخت و بخت و دولت
بر دوش دو کون کشد عبا را

جمشید مهر استقامت
قاآن مریر اطلس آرا

Marfat.com

نو باوهٔ مطلع نکوئی
بکشا لب مطلع ثنا را

دارای سریر افسر آرا
اسکندر تاجدار دارا

گردون بر ببر پوش رستم
روئین تن صف شکن قضا را

زیبندهٔ ذوالفقار حیدر
بازوی یداللهی قوا را

قهرت چو کشید خنجر خشم
اجساد عدو کشد فنا را

بر دوش کشیده آفتابی
اوتاد سپر کشد سها را

رماح ز رمح سینه مالید
بر راس کشید اژدها را

اندر تن اژدهای رایت
شد منزل روح مر هوا را

خورشید برایتت نشسته
برداشته اژدها لوا را

شب زاست مگر سپر بدوشت
یا دورهٔ آن کشد سما را

از تیر تو قاف سینه مالید
پذرفته بدرز صلب خارا

در خانه زین ابر خیزی
بر ابر کشیده باد پا را

Marfat.com

آورد فلک رکابداری
مینای هلال شب کشا را

بر باره ابر خیز ابرش
خورشید کشیدهٔ علا را

شد گرز تو پشت کاو کوهان
تیغ تو فنا کند بقا را

جبریل امین ثنا گذارد
شه فتح علی لافتا را

بنشسته چه قاف با وقاری
ای صاحب وقر با وقارا

با عفو تو کوه کوه بخشش
از خشم تو آب کوه خارا

از عدل تو شیر گشته پازن
میش امنت چو شیر خلوت آرا

نو باوه مطلع سحر خیز
آرد بدو بام یک هوا را

کلکم بسحر کشد سهارا
بیضای کلیم و اژدها را

صبحست و مسا بوجه و ابروت
خورشید و مه آوری دو جا را

ای ظل تو تاج فرق خورشید
ای سایهٔ چتر تو هما را

گرد گذر تو کیمیا خیز
کحل بصر امست توتیا را

Marfat.com

بر وجه تو ماهتاب حیران
خورشید کشیده‌ای لقا را

در دست بلعل کوته تو
یا عارض مصطف حیا را

احرام طواف کوت بستم
با جنس وفای مامنا را

بر قوس و قزح کشیده ابرو
محرابی مسجد قبا را

بر قبلهٔ کعبه تو گوهر
آراسته قامت دعا را

قصیده

وقت آن آمد که گیرد زاغ از بستان کنار
عنبر افشاند صبا در مقدم مرغ بهار

گل بخندد در عماری صبح چون لیلی بحی
ابر گرید در صحاری شام چون مجنون زار

ابر فروردین فرو شوید غبار از روی گل
باد نو روزی عبیر افشاند اندر مرغزار

گل ز گلبن سر بر آرد آنچنان کز نخل طور
دست موسی شد عیان با آتش طور آشکار

ابر فروردین کند در ساغر نرگس شراب
تا به بینی فتنه را سرمست و شهلا را خمار

بر فشاند نسترن بر نارین سیم سفید
بر شمارد جعفری بر نارون زر عیار

Marfat.com

بشکفد گل صبحدم چون عارض گلگون دوست
بر کشاید سرو بن چون قامت موزون یار

تا حلی بندند باغ و راغ را فصلی چنین
خاک گوهر خیز گردد ابر مروارید بار

بینی از زر در چمن در پای خیری شعله‌ای
یابی از در عدن در گوش نرگس گوشوار

می زند لؤلؤی بیضا یاسمین را مرسله
یابی از یاقوت حمرا پای سوری را سوار

گر نباشد لاله لیلی از چه باشد دلفریب
بید مجنون ارنه مجنون از چه آمد دلفگار

بر لب جو ابر شوید هر سحر رخسار گل
صبحگاه از جعد سنبل ژاله افشاند غبار

از شقایق پرنیان لعل پوشد بوستان
وز ریاحین طیلسان سبز پوشد مرغزار

بید مشک از یک طرف بر سبزه ریزاند عبیر
لاله از یکسوی بر مجمر نهد عود و قمار

در نیاز و نازنینی یک طرف سرو و تدرو
بلبل و گل بینی از یکسوی در بوس و کنار

بوی نسرین زار را در جیب از عنبر شمیم
نگهت گلزار را در آستین مشک تتار

عندلیب بی نوا پیرامن گل هر زمان
قصه پردازد به لحن خارکن از جور خار

غم زداید قهقه کبک دری بر کوه سبز
غم فزاید نغمهٔ مرغ چمن بر شاخسار

Marfat.com

دل برد در بوستان مرغوله جعد سمن
جان دمد در بوستان آهنگ مرغ نو بهار

پر فشان از شاخ سرو از یکطرف رعنا تدرو
بر چنار از یک طرف دستان سرا آشفته سار

نغمهای باربد یابی ز منقار تدرو
بشنوی لحن نکیسا هر دم از صوت هزار

در قدح ساقی کند از ماء مینا خون رز
مطرب انگیزد بناخن نغمه از شریان تار

سوی بستان رخت بربندند مخدومان من
هر یک ازخلوت‌خرامان چون‌گل اندرصف یار

بر لب جوئی و بر گل پای بید و زیر سرو
جام گیرد بذله‌گوی و نغمه سنج ومیگسار

دل بر آواز مغنی گوش بر آهنگ رود
چشم در رخسار ساقی دست در آغوش یار

کرده غارت‌چشم ساقی برده یغما عقل دوست
عقل و دانش دین‌وایمان‌جان‌ودل‌صبروقرار

روی هر سبزه عفاالله محفلی بی مدعی
زهر هر گلبن سقاالله مجلسی بی انتظار

نگهت‌گل عطر پرور بزم یاران حسن خیز
لعل ساقی خنده ریزد جعد دلبر مشکبار

چشم ساقی مست ناز و روی دلبر دلنواز
صوت بلبل غم‌گداز و لحن مطرب غم‌گسار

عنبر افشاند بروی هر یکی جعد حبیب
گرد بفشاند ز روی هر یکی زلف نگار

Marfat.com

چشم شان در روی عذرا طلعتی وامق فریب
دست شان در گردن مه پیکری عاشق شکار

شاهد اندر رقص سازد عشوه های دلفریب
ساقی اندر جام ریزد بادهای خوشگوار

گریهٔ مینا و شکر خند جام از یکطرف
شادی مستان ونوشانوش شان از یک کنار

غالیه سایند نیکویان ز جعد عنبرین
عنبر افشانند مه رویان ز جعد مشکبار

نکهت گل صوت بلبل لطف ساقی جام می
قول عود و صوت رود وبانگ چنگ ولحن یار

آنچه باشد شادی و عیش و نشاط و خرمی
وانچه نبود محنت و اندوه و حزن و انتظار

میر مجلس ماه محفل بود انجم شمع جمع
درمیان این چنین جمعی که باشد بی چهار

آن نگیرد جام جز بر یاد ماهی نوش لب
وان ننوشد باده جز بر یاد سروی گلعذار

نیست این را شیوه جز وصف خدیو کامران
نیست آن را پیشه غیر از مدح فخر روزگار

خسرو گردون نشان شهزاده دوران حسن
زیبد ار گردون کند بر خاکبوسش افتخار

شهریار آسمان رفعت بلا کوب آنکه هست
سروری و برتری از جاه و دانش انحصار

تودهٔ آن را کتف شاهنشه گیتی ستان
دودهٔ این را شرف شهزادهٔ والا تبار

Marfat.com

پادشاهی و جلادت آن یکی را در نژاد
شهریاری و سعادت این یکی را در کنار

اصل آن را باز میدان تا بآدم پادشاه
نسل این را باز میخوان تا بحوا شهریار

رای او کشور کشا و کلک او معجز نما
طبع او بخشش فزا و شخص او ایران مدار

با اعادی خشم او چون لطف خوبان بی ثبات
با موالی لطف او چون عهد عاشق استوار

بوستان قدر آن یک را فلک اندر جناب
مفتیان جاه این یک را ملک اندر قطار

نعلی از یکران او افتاد در روی زمین
آسمان بهر تفاخر برد و کردش گوشوار

عرض خیل استران میدید آن یک چرخ پیر
خویشتن را درمیان افگند کاید در شمار

مدح آن باید که دید از دفتر شاهنشهان
وصف آن باید شنیدن از زبان روزگار

ایخداوندی که گردون بر میان دارد کمر
از پی توقیع فرمان تو دایم بنده وار

ای که خورشید از فروغ مهر رای روشنت
سر بجیب خویشتن هر شب کشد خفاش‌وار

ای که می بینی فلک هر شب زانجم آورد
عقدها از گوهر رخشان و در شاهوار

بهر آن باشد که گردد آن قبول خاطرت
جمله را یکبارگی در مقدمت سازد نثار

Marfat.com

هم فروغ مهر از رای تو باشد مستعیر
هم وقار کوه از حلم تو باشد مستعار

از مژه جاروب سازد آفتاب خاوری
هر سحرگه تا ز درگاهت همی روید غبار

کلک گوهر زای تو چون گوهر افشانی کند
بکر معنی را کشد در عقد در شاهوار

لوحش الله بحر طبعت چون برآرد موج جود
با شمر آنجا نیاید بحر عمان در شمار

ایمنی تا در پناه عدلت آمد فتنه را
حاجبان درگهت بر درگهت ندهند بار

احتسابت تا قوی دست آمد اندر داوری
خسته را تریاق بخشی از بن دندان مار

رزم سازی را سگالیدم بگو گفتا خرد
درمیان بزم میخوارن حدیث کارزار

چون ثنای او ندارد غایتی ای دل کنون
بس کن از مدحت گری بهر دعا دستی برآر

باد تا باشد همی بر تارک کهسار تیغ
باد تا خندد همی از بحر در شاهوار

دشمنانش را همی بر فرق چون کهسار تیغ
دوستانش را بسی چون بحر گوهر در کنار

* * * *

باد یا رب سال و ماه و صبح و شام و روز و شب
کامجوی و کام بخش و کامران و کامگار

خاطر جمعی اگر خواهی طلب
حلقه‌ی زلف پریشانی طلب

Marfat.com

ار غباری نیست بردار از جهان
رو سر خود گیر سامانی طلب

* * * *

سر خیل بتان ماه سیما باقر
غارتگر طاقت و شکیبا باقر
از نغمهٔ داؤدی و انفاس مسیح
شد صدر نشین صف دلها باقر

۶۳ - علی میراز خان لزگی مایل تخلص

دل کند در سینه تنگی داد می باید مرا
مرغ زارم در قفس بیداد میباید مرا
گرچه هر روزم زند در صید گاه خویش تیر
صید بیتابم دلا صیاد میباید مرا
تابکی درسینه ام هر روز دل زاری کند
حالی این مرغ از قفس آزاد میباید مرا
قمری شیرین زبانم در گلستان جهان
آشیان در طره شمشاد میباید مرا
*کی کنم از صحبت صاحبدلان من اجتناب
اجتناب از صحبت زهاد میباید مرا
خرقهٔ ارشادم اندر بر چرا فرمود شیخ
گرنه در بر خرقهٔ ارشاد میباید مرا
همچو **مایل** نیست او دل بسته ملک بقا
بر سریر فقر عدل و داد میباید مرا

---

* فقط در نسخهٔ ,, ر ,, -

Marfat.com

خواهم که بعزم باغ تنها من و تو
از شهر برون رویم تنها من و تو
آئیم برون ز خویش و تسلیم نهیم
چون بلبل و گل بباغ تنها من و تو

* * * *

زاهد نخورد باده که باید مردن
وین بار گنه بدوش باید بردن
من باده خورم که تا نمیرم هرگز
کانکس سزدش که می نباید خوردن

* * * *

بردی بردی و پنج جانرا بردی
وین سنگ هزار جان بر او افشاندی
رویش دیدی و جان ندادی برود
بر خیز که عرض عاشقان را بردی

* * * *

تاکی زغم زمانه گریان باشی
پیوسته درین میان پریشان باشی
میخور که چو آگاه شوی آخرکار
چندانکه نخوردهٔ پشیمان باشی

۶۴ - آقا محمد یزدی تخلص مجرم

مردیم اگرچه باز نپرسید حال ما
بادا بقای عمر مه خورد سال ما
گفتم رسم بدولت وصلش اجل رسید
گویا نبود قرعه دولت بنام ما
زاهد هلال عید و مه ابروان یار
پیوسته رخ ز بدر نماید هلال ما

Marfat.com

قاصد مگو باو که چسان جان توان سپرد
ترسم دلش ملول شود از ملال ما

تا بسته نقش بند قضا نقش روی تو
تابد بغیر روی تو آید ز حال ما

سروی که جلوه گاه قدش را صبا ندید
مجرم کجاست بر سر کویش مجال ما

* * * *

مشتاق جفای یار بهر من و تست
بی مهری آن نگار بهر من و تست

در گلشن حسنش که پر از گل رخسار
گل بهر خسان و خار بهر من و تست

* * * *

از هجری و از داد نهانیش مپرس
ز آسوده درد سوخته جانیش مپرس

پرسیش اگر زندگی دور از تو
زنده است ولی ز زندگانیش مپرس

* * * *

چون مرا خالی از آن گل شد چه حظ
پر کنم دامان اگر از گل چه حظ

نیست چو آن مه چراغ محفلم
گر ز شمعم خانه روشن شد چه حظ

* * * *

ما را نبود دلی که کار آید ازو
جز ناله که هر دمی هزار آید ازو

Marfat.com

چندان گریم که کوچها گل گردد
نی روید و نالهای زار آید ازو

* * * *

ای قوت دل روح و روان هجری
وی قوت جان ناتوان هجری

قربان تن تو جان شیرین بادا
هجری و تن هجری و جان هجری

۶۵ - حیدر علی کاینی تخلص محجوب

بسوی ما نظری کن ز مرحمت یا را
به بین فتاده بگرداب غم دل ما را

ز دست رفت چو وصلت بخرمی سازم
برای آنکه باندازه می کشم پا را

مقیم کوی تو بودن بود مراد دلم
ز روزگار ندارم جز این تمنا را

پی علاج دلم رنج خود مکن ضایع
چه سان علاج توان درد بی مداوا را

منم که درد دلم را علاج نتوان کرد
بیاورند ببالینم ار مسیحا را

منم که گر کشم آهی ز سینهٔ سوزان
بیاورم بزمین از فلک مسیحا را

برفت دین و دل و دانش از کفم محجوب
ازان زمان که نظر کردم آن دل آرا را

* * * *

هر که در مرحلهٔ عشق نهد گامی چند
عاقبت در حرم و صل زند جامی چند

Marfat.com

بدعا گر نکند یار مرا یاد چه غم
زانکه گامی کندم یاد بدشنامی چند

در پی کام کند اهل جهان جملهٔ من
کام دل جسته‌ام از صحبت ناکامی چند

واعظ از سبحهٔ صد دانه بصد مکروحیل
دام گسترده پی صید دل عامی چند

شیخ باخرقه و سجاده و تسبیح و ردا
گرد او صف زده از هر طرف انعامی چند

هر طرف می نگرم سوختهٔ آتش عشق
سر فرو برده بجیب از ستم خامی چند

گرچه محجوب* ره عشق ندارد پایان
می نهم از سر تسلیم و رضا گامی چند

* * * *

گر چشم کشایم بجمال تو خوش است
ور دیده به بندم بخیال تو خوش است

هیچ از تو بجز فراق ناخوش نیست
این پسر بامید وصال تو خوش است

۶۶ - میرزا رضای ترشیزی تخلص محجوب

ای طلعت خوبت آئینه نور
رویت بصفا چو آتش طور

---

* در نسخهٔ د اشتباهاً تخلص شاعر مشفق (حیدر علی کائنی تخلص مشفق) و در نسخهٔ ر اسم شاعر میرزا نصیر ترشیزی تخلص محجوب نوشته ـ

Marfat.com

بی سرو قد تو پیکرم زار
بی ماه رخ تو دیده ام کور

دور از رخت ای مه قصب پوش
هستم ز لباس عافیت عور

دارم دلی از غم جدایی
سوراخ چو خانهای زنبور

از درد فراق بار بر تن
خشکیده رگم چو تار طنبور

تاچند بکنج محنت و غم
باشم ز نشاط و خرمی دور

گاهی بخیال همچو غمگین
گاهی بامید وصل مسرور

دلدار کجا و یاد محجوب
شهباز کجا و ء صید عصفور

* * * *

مهریست که از وی شده روشن دلم امروز
یا باز ز مهر آمده در منزلم امروز

یا خلوت دل مطلع انوار تجلی است
یا از رخ یاری شده روشن دلم امروز

یا موجه گرداب ز خود بیخبرم کرد
یا شرط بلند است ولی ساحلم امروز

عیسی نفسی یک نفسی هم نفسم شد
یا آمده جانی بتن بسملم امروز

ای هم نفسان یک نفسی پاس بدارید
کز نشاء این ذوق ز خود غافلم امروز

Marfat.com

عمریست که رنجوری آن زلف دو تایم
المنته لله که دگر عاقلم امروز

شادم گله از بخت ندارم که چه محجوب
هم صحبتی از لطف شده قابلم امروز

۶۷ - دختر طهرانی محرم تخلص

مهربان با خود نه بینم دلستان خویش را
تا بگویم در برش درد نهان خویش را

رفتم از حسرت ز کویش چند بینم هر زمان
در کنار دیگران آرام جان خویش را

در بهارم چون ز تاراج خزان شد آگهی
بر سر شاخی نه بستم آشیان خویش را

اختیار دل بدستم نیست ورنه هر کسی
می شناسد ناصحا سود و زیان خویش را

میکنی آزار یاران تابکی از بهر غیر
بیش ازین از خود مرنجان دوستان خویش را

راندی از کویت مرا چون مدعی ای گل چرا
فرق از گلچین نکردی باغبان خویش را

شادم از جورش وگرنه از فغان آوردمی
بر سر مهر آن شه نامهربان خویش را

بس بود این خونبهای من پس از کشتن اگر
بر سر آید کشتهٔ در خون طپان خویش را

محرما از عشق خوبان داستان شد همچو من
در بر هر کس که گفتم داستان خویش را

Marfat.com

۶۸ - آقا محسن اصفهانی

من نالهٔ آتشین نمی دانستم
من آه دل حزین نمی دانستم

نه صبر بمن گذاشتی و نه قرار
ای عشق تو را چنین نمی دانستم

۶۹ - آقا محسن چاپلاغی

باغ و گل و مل نوای مرغان هزار
خاطر همه تو غایب ای زیبا یار

آنجا که تو حاضری از ابهام چه حظ
و انجا که تو غایبی بابهام چه کار

۷۰ - آقا محمد اصفهانی

از عشق کز اوست برلبم مهر سکوت
هردم زسدم بجان و دل قوت قوت

من بندهٔ عشق و مذهب و ملت من
عسقست بما ذالک احیاء سکوت

۷۱ - خواجه محمه لاری

تا چون گلم آرایش دامن بودی
دل تنگ تر از غنچه بدامن بودی

رفتی از برمن و شگفتی اکنون
من بی تو چنانم که تو با من بودی

Marfat.com

۷۲ - آقا محمد اصفهانی

آن روز که دل بزلف او می بستم
گفتم ز غم و ملال گیتی رستم

امروز چو دیدمش بگفتم چونی
گفتا غم عالمی خورم تا هستم

۷۳ - آقا محمد ابراهیم بواناتی

این غنچه که شرمنده عبدالله است
شرمنده لب خنده عبدالله است

خورشید که شاه عالمش میخوانند
امروز کمین بندهٔ عبدالله است

۷۴ - آقا محمد ابراهیم مروی

شد فصل بهار و تازه شد موسم دی
با نغمه عندلیب و وز ناله نی

مرغان و حریفان بگلستان آرند
سجاده گل بگردش و ساغر می

۷۵ - محمد تقی طهرانی

مسرب مخور اندوه که غم درین است
وین شادی ورنج و محنت و غم این است

القصه که هر چه هست در دیر وجود
جز ساقی و ساغر دهدم آن اینست

Marfat.com

۷۶ - محمد حسین تبریزی

مژده وصل بآن یارم نگارم داده
عاشقی روز ازل شغل و شعارم داده

غم ندارم که نکرد است خدا شاد مرا
عوض شادی عالم غم یارم داده

* * * *

چون روز نخست با تو پیمان کردم
دل دادم نیز ترک ایمان کردم

اکنون که ز مشکلات آگاه شدم
جان دادم و کار خویش آسان کردم

۷۷ - محمد رفیع خان مرو دشتی

دلدار بمن گفت چرا غمگینی
غمگین کدام دلبر شیرینی

بر جستم و آیینه بدستش دادم
گفتم که در آیینه نگر می بینی

۷۸ - مرزا محمد علی قوچانی

گل خواست که چون رخش نکو باشد نیست
چون دلبر من برنگ و بو باشد نیست

هر روز مرا بر آورد هر سالی
شاید که یکی چو روی او باشد نیست

* * * *

قومی ز شراب عشق خوبان مستند
قومی بکمند زلف شان پا بستند

Marfat.com

در مشرب عشق قوم دیگر هستند
کز جان و جهان ز بهر جانان رستند

* * * *

خنده شده گل ز گریه ابر بهار
پیوسته چنین بود فلک را رفتار

زانست که آن صنم چو گل می خندد
هر گاه که من چو ابر میگریم زار

* * * *

بر خلق وزارت تو آمد عاری
جز قطع و ظایفت نباشد کاری

بر عکس نهاد مادرت یوسف نام
یوسف تو نهٔ که گرگ آدم خواری

۷۹ - محمد علی خان

دلم ز تیغ جفای سمندر است هلاک
که گر هلاک کند عالمی ندارد باک

هزار صید بیک ناوک نگه فگند
کسی ندیده چنین چابکی شکار افگن

۸۰ - محمد نبی خان بصره ای

چشم تو ز غارت فرنگ آمده است
ابروت باسلام بجنگ آمده است

آهم بدل سخت تو تاثیر نکرد
اینجاست که تیر ما بسنگ آمده است

* * * *

زیبا پسریست آتش افروز کنشت
کاتش زده بر خرمن صد حور سرشت

Marfat.com

چون با همه کیشیان باتش کده اش
رضوان همه شاخ بطوبلی و بهشست

* * * *

آنرا که بجان عشق تیمار بود
کی از من و درد من خبردار بود

حال دل خسته را همیدار غمت
آگه ز دل زار دل آزار بود

* * * *

ای زلف مسلسلت بلای دل من
وی لعل لبت عقده کشای دل من
من دل بتو داده ام برای دل تو
تو دل بکسی مده برای دل من

* * * *

یک جام بلور و ارغوانی باده
گیری ز کف بتان ماه ساده
بهتر که هزار سال باشی شب ها
تا روز نشسته بر سر سجاده

۸۱ - محمد ولی میرزای قاچار

ای یار که شرمی ز خدا نیست تو را
در دل اثر از مهرو و فا نیست تو را

یا بی خبر این جور و جفا نیست تو را
گاهی نظری بسوی ما نیست تو را

۸۲ - محمد هاشم یزد جردی

خوش درآمد ز در آن ساقی مهوش ما را
ساغری داد پراز بادهٔ بی غش ما را

Marfat.com

عیسی ما که ازان باده بتن شعله کشید
خرقهٔ زهد و ریا سوخت در آتش مارا

۸۳ - دختر کرمانشاهانی‌تخلص مخدومه

اینست اثر کر تو در آه سحرم را
بندی تو بفتراک ستم زود سرم را

از بام توام قوت پرواز نباشد
با آنکه نه بسته است کسی بال و پرم را

در هجر دهم جان بامیدی که رقیبان
شاید برسانند بگوشش خبرم را

مردند ز رشک من و دردم بدل افزود
آنان که بفتراک به بندند پرم را

گوی بدلش کرده اثر ناله زارم
کز سنگ جفامی شکند بال و پرم را

شادم که بکویش نگذارد اثر غیر
مخدومه اگر نیست اثر چشم ترم را

* * * *

از دست دلم دیگر بردی و نمیدانم
دیگر بچه تدبیرش از دست تو بستانم

ای حسن تو روز افزون لیلی برخت مفتون
وقت است که چون مجنون بینی به بیابانم

از جنت و از حورا ای حور لقا دوری
بتوانم و مهجوری از کوی تو نتوانم

در جان من این آذر کافگند غم دلبر
دانم که بر آرد سر روزی ز گریبانم

Marfat.com

تا رخش جفا انگیخت دلدار بغیر آمیخت
دل خون شد و آن خون ریخت از دیده بدامانم

ای قاصد خضر آثار باز آی ز کوی یار
تا جان ز پی ایثار در پای تو افشانم

مخدومه سر آن کو چون تافت ز حسرت رو
یکبار نپرسید او کو بلبل دستانم

۸۴ - میرزا مخلص شیرازی

گفتم چه خوش ز وصل توام دل شود نشد
یا کام جان ز لعل تو حاصل شود نشد

یا قید جان ز مهر تو بیرون شود نشد
یا حمل بر غرور تو قاتل شود نشد

یا الفت وصال تو ام بر دهد بداد
یا کلفت فراق تو ء زائل شود نشد

یا خاطر از هوای تو دل بر کند نکرد
یا نقش از خیال تو باطل شود نشد

یا از دل آرزوی تو بیرن رود نرفت
یا در سرم بکوی تو منزل شود نشد

یا در دو کار دفع مثابت کند نکرد
یا از سپهر بر دل من حل شود نشد

یا مخلص از خیال تو جانش بدر برد
یا بل زیادهٔ ز تو حاصل شود نشد

۸۵ - مرتضی قلی خان گنجه

از بیم رقیب گفتگویت نکنم
زاندیشه غیر جستجویت نکنم

Marfat.com

لب بندم و از پائی نشینم هر دم
این نتوانم که آرزویت نکنم

۸۶ - دختر اصفهانی تخلص مریم

بنام خداوند عالی اعلا
کشش از بحر ابریست چرخ معلا

علا بر فلک داد و بر مهر تارک
چو جود است و بخشش تبارک تعالا

بصیری که می بنگرد هر چه پنهان
سمیعی که می بشنود هر چه نجوا

دهد از دم نخل خرمای شیرین
نهد در دم نحل شهد مصفا

صبا را کشد زیر پی سلیمان
عصا را کند مار در دست موسی

بموسی و قومش ز احسان فرستد
بصحرای تیه از سما من و سلوی

ز حفظش زید در دل حوت یونس
باذنش دهد روح بر مرده عیسی

بختم رسل بخشد آن پایه در دین
که نازد برو تا که برپاست دنیا

تو مریم کجا و ره وصف حنان
درین ره بپای عقولست حتا

* * * *

چمن فرمود باز آرایش گل
بلند آوازه شد آواز بلبل

Marfat.com

چه زلف مشکبار عندلیبان
فشانده نافهٔ چین جعد سنبل
کنون کز ژاله پر شد جام لاله
تو هم لبریز گردان ساغر مل
زنی اندر تسلسل دور تا چند
بدور انداز جامی از تسلسل
بگردان ساغر مل تا بگردد
مکن در گردش ساغر تعلل
دلم گردید تا مهمان عشقش
نشسته بر سر خوان توکل
بجز مریم نباشد تاجداری
که باشد قابل تخت تجمل

* * * *

به پرسشی که نمودی ازان لب نوشم
هزار شکوه ز جور تو شد فراموشم
هزار عشوه فزونست چشم ساقی را
مگر نخورده می از چیست مست مدهوشم
نموده یاد قد و زلف و خط عارض تو
بسرو و سنبل و ریحان و گل هم آغوشم
بهار گشت و من از خرقه تنگدل شده ام
که گر خرند بیک جام باده بفروشم
نگار همدم غیر است و یار در بر اوست
چرا چو نای ننالم چو چنگ نخروشم
کجا رواست که شب تا سحر همی مریم
تو باده نوشی و من بی تو خون دل نوشم

* * * *

Marfat.com

نثار مقدم جانان چسازم
نثاری نبودت جز جان چسازم

مرا از سازش جانانه با غیر
بدل دردیست بیدرمان چسازم

بدست نامسلمانی گرفتار
خدا را ای مسلمانان چسازم

از این اشک جگر گون من زار
عیان شد از دل پنهان چسازم

محبت غم فراقم جسم فرسا
چه اندیشم باین با آن چسازم

شدم پیر از غم طفلی و دانم
نسازد بامن این نادان چسازم

بگو مریم اگر مرگم نسازد
خلاص از محنت هجران چسازم

* * * *

تو شمعی و پروانهٔ پر سوخته ام من
رحمی بدلم کن که جگر سوخته ام من

دلداده بسی سوخت ولیکن بوصالت
در هجر تو از پای بسر سوخته ام من

خود خاصه خورشید بود تابش سوزان
این طرفه که از نور قمر سوخته ام من

تا گفت مرا سوخته دل بر تو بگفتم
از سوز درون قلب حجر سوخته ام من

خون شد دل مریم بره دیده گذر کن
تا پرده بر افتد که جگر سوخته‌ام من

* * * *

Marfat.com

سخنی از لب آن یار بگویم یا نه
رمزی از مخزن اسرار بگویم یا نه

تا نروید بچمن سرو بنالد از خویش
حالتی زان قد و رفتار بگویم یا نه

تا ز مهتاب و ز خورشید شود نور صفا
شمه‌ای زان گل رخسار بگویم یا نه

از جفای تو و جور فلک و قرب رقیب
سرگزشتی من افگار بگویم یا نه

راز عشقت که پس پردهٔ دل هست نهان
با دف و نی سر بازار بگویم یا نه

چندی از خرقه و تسبیح سخن می گفتم
بعد ازین از بت و زنار بگویم یا نه

تا دهد مژده بدل افشانی **مریم**
خبری ز آمدن یار بگویم یا نه

* * * *

ز شمع و چراغ فروزنده هر شب
زمین را کند چو فلک پر کواکب

اگر خاک راهش بمار و بکژدم
نشد در زمانی که او هست واجب

۸۷ - میر مراد بیگ کاینی تخلص مشفق

ز خوبان جهان امروز یاری کرده‌ام پیدا
ازین خیل سواران شهسواری کرده‌ام پیدا

Marfat.com

پس از عمری که بس پیکان تیر امتحان خوردم
کنون در پیش جانان اعتباری کرده‌ام پیدا

بهر گلشن بهر گلبن بسی خار جفا خوردم
بحمدالله که اکنون گل عذاری کرده‌ام پیدا

نمودم بی قراری تا دلش را مهربان کردم
پس از این بی قراریها قراری کرده‌ام پیدا

بسی گردیدم اندر وادی عشق بتان آخر
درین صحرای بی‌پایان شکاری کرده‌ام پیدا

زمن گرجان شیرین خواهد او در پایش افشانم
که من در دادن جان اختیاری کرده‌ام پیدا

بجز عشق و بجز رخسار تابان در جهان مشفق
درین پایان پیری طرفه کاری کرده‌ام پیدا

* * * *

دو عالم گر بمن نامهربانست
سر شمع گر مهربان آن دلستانست

گل ای باغبان نازی تو تا کی
ندانی هر بهاری را خزانست

بیالینم بیا آخر زمانی
مریض عشق را آخر زمانست

ز نظم او ستاده خوش به گلبن
اندر بحر معانی در فشانست

بیارم شاهدی بهر خود اما
چنان شاهد که بر عالم عیانست

Marfat.com

فغان افتاده کارم با طبیبی
که همچون من هزارش ناتوان است

بحمدالله ازین دلشادم امروز
که دلبر خورده بین و نکته دان است

ملامت گوی بی حاصل چه داند
که مشفق این چنین یا آنچنان است

* * * *

کس مهربان بمن چو تو نامهربان نبود
نامهربان شدی و مرا این گمان نبود

بست از کمر بقتل من ناتوان چه سود
آمد دمی که در تن این خسته جان نبود

هر شکوه‌ای که بود مرا از رقیب بود
هرگز شکایتی ز تو‌ام بر زبان نبود

یار آن بود که دل بنهد بر جفای یار
نه آنکه گویدش ز چه این بود آن نبود

نام تو بر زبانم و مهر تو در دلم
بود آن زمان که هیچ نشان از زمان نبود
مشفق اگر غلط نکنم گفته‌ای غلط
نامهربان شدی و مرا این گمان نبود

* * * *

ای که زلف تو همچو عمر دراز
ای رخت قبله گاه اهل نیاز

فتنهٔ چشم ساحرت فتان
غمزهٔ طرز دلبرت غماز

Marfat.com

بندهٔ روی تو دو صد محمود
چاکر زلف تو هزار ایاز

روشی گر مخالفان گویند
بنوازد سوی عراق و حجاز

مرغ رحمت بود بدست عبث
همچو صعوه بچنگل شهباز

مشفق این باز خویش با یاری
کرده صد گونه حیلها آغاز

سر بپایش نهادم و در دم
خواند کین بیت سعدی شیراز

عاشقان کشتگان معشوقند
برنیاید ز کشتگان آواز

* * * *

پس بهر سو بسته دلهای پریشان کاکلش
درمیان جمع دلها گشته پنهان کاکلش

می شود جمعیت دلها پریشان هر زمان
چون کند آن دلربای من پریشان کاکلش

تا نگردد زان مه رو هاله بر خط آشکار
کی کند آزاد دلها را ز زندان کاکلش

ای بسا سر از تن عشاق بی سامان فتاد
همچوگو بر درگهش تا گشت چوگان کاکلش

سر بسر آفاق را سازد معنبر چون شود
در نسیم صبح گاهی عنبر افشان کاکلش

هر دلی را کآشکارا از کف عشاق برد
زلف مشکینش به یغما کرد پنهان کاکلش

Marfat.com

ترسم از خون دلش آسوده گردد دامنم
ورنه مشفق شانه میکردم ز مژگان کاکلش

* * * *

امشب از سوز نهان خویش سوزانم چو شمع
ز آتش دل آتشی افتاده در جانم چو شمع

گوهر اشکی که عمری در غمش اندوختم
امشب اندر بزم او از دیده ریزانم چو شمع

آتشی زد آتشین رخساری اندر جان من
پای تا سر زآتش رویش گدازانم چو شمع

شیوهٔ شمع است دایم سوختن پروانه را
من سمندر وش در آتش شاد و خندانم چو شمع

از فراق روی یوسف طلعتی در مصر مهر
هم نشین محفل آزردهٔ جانانم چو شمع

عاشقم مشفق ندارم بیمی از میر عسس
زیب بخش محفل رندان و مستانم چو شمع

* * * *

یاد ایامی که در دل مهر یاری داشتم
جان بی تابی ز زلف تابداری داشتم

طعنه از بی قدریم تا چند آخر مدعی
چون تو من هم روزگار اعتباری داشتم

یاد ازان شبها که بر پیمان آن پیمان گسل
تا بروز اندر وصالش انتظاری داشتم

بر سر کویش کشاند دل مرا بی اختیار
کاشکی من بر سر دل اختیاری داشتم

Marfat.com

از من آشفته‌ای همدم قرار دل مجو
خواست باخنگ فلک من هم گذاری داشتم

بر گذاری تهمت و آشفتگی زو مشفقا
وه که پیش یار چشم اشکباری داشتم

* * * *

از شراب عشق مستم یللی شیشه تقوی شکستم یللی
خرقه و سجاده را کردم رها رشته و زنار بستم یللی
تا شدم مستغرق بحر فنا عقل کل آمد بدستم یللی
تا که با او عهد و پیمان بسته ام عهد عالم را شکستم یللی
من مقید بودم اندر دام نفس این نفس از قید جستم یللی
بی خبر گشتم چو از هستئ خویش با خبر گشتم که هستم یللی
هردو کون بگرفته دم مشفق مزن دم که من در رتبه پستم یللی

*از سعی تو دل بستهٔ زنجیر تو نیست
مایل بتو کشتنش تدبیر تو نیست

خود صید تو گشت آنکه زارش کشتی
تقصیر دل من است تقصیر تو نیست

* * * *

می‌گریم** زار و گوید زرقست
چون زرق بود که دیده درخون غرق است

تو پنداری که هر دلی چون دل تست
طوبی تو و صهبا و ز دلها فرق است

---

*در نسخهٔ ر ص ۲۷۹ این رباعی باسم حیدر علی کاینی منسوب است ـ
** نسخهٔ د برگ (۱۸۲ الف) اسم شاعر ندارد اما در نسخه ر (ص ۲۷۹) اسم شاعر پیر مراد بیگ کاینی نوشته شده است ـ

Marfat.com

ای باد گر ان یوسف گل پیرهن
از حقد برادران جدا گشته ز من
پرسد ز تو حال او که آن پیر کهن
محزون ز غمت نشسته در بیت حزن

۸۸ - کربلای جعفر شیرازی تخلص مطبوع

از در گهت برون ننهم پای خویش را
تا آنکه یابم از تو تمنای خویش را

گر می نهی بر آن سر کو پای خویش را
اول بگوی ترک تمنای خویش را

جان دادم و خلاص شدم از غم فراق
کردم بمرگ خویش مداوای خویش را

پرداختم ز غیر تو خلوت سرای دل
تا از دلم برون ننهد پای خویش را

دل جای تست از چه خرابش همی کنی
آخر کسی خراب کند جای خویش را

جانان متاع حسن برابر مکن بجان
بشناس قدر و قیمت کالای خویش را

ای یوسف عزیز فراموش کرده‌ای
یعقوب خویش را و زلیخای خویش را

خوش آنکه پیش روی تو جان داد روز وصل
کوتاه کرد قصه غمهای خویش را

مطبوع اگر که هیچ نداری چه غم تو را
داری بدل محبت دارای خویش را

* * * *

Marfat.com

زاهد خودبین که از عشق بتان انکار داشت
دیدمش برگردن از زلف بتان زنجیر داشت

می توان از خاک او میخانه‌ها آباد کرد
یک دو روزی هر که جا در خانهٔ خمار داشت

دل بدامش ناله از بیم رهایی مینمود
ور یکی بر سر هوای ساحت گلزار داشت

حیرتی دارم که چون با ما گدایان خو گرفت
آن صنم کز همدمی با پادشاهان عار داشت

رشک غیر آوارگی از کوی آرامش نمود
ورنه دل کی طاقت نادیدن دلدار داشت

آه از مطبوع کز جور رقیب و رشک یار
زان سر کو رفت و در دل حسرت بسیار داشت

* * * *

ملک دل را عشق جانانی گرفت
گنجی آمد جا بویرانی گرفت

دل اسیر حلقهٔ زلف تو شد
با پریشانی پریشانی گرفت

وقت آنکس خوش که پیش روی دوست
داد جان و کار آسانی گرفت

ای خوشا وقت مریض خسته‌ای
کز طبیب عشق درمانی گرفت

در رهش هر کس دلم را دید گفت
داد خواهی ره بسلطانی گرفت

دل هوادی غم لیلی وشی
همچو مجنونی بیابانی گرفت

Marfat.com

بوسه بر لعل تو گر مطبوع داد
داد جان تا از لبت جانی گرفت

* * * *

شد مدتی که مرغ دلم پای بست تست
مشتاق تیر غمزه که از چشم مست تست
گفتم که دل بکس نسپارم بیک نگاه
بردی دلم ز دست کنون دست دست تست
هر زخم دل که کاری و مرهم پذیر نیست
چون بنگرم ز ناوک بیداد شست تست
حرفی بگو ز مهر که مقصود جان و دل
شیرین حکایتی ز لب می پرست تست
آن شاخ ناز کیست که تو چون سحر بناز
صد مرغ دل بناله ز بیم شکست تست
ای مرغ دل بشاخ بلند آشیان به بند
آن تیره خاکدان نه مقام نشست تست
مطبوع هست همت شاه جهان بلند
گر نیست شامل تو ز افتاده پست تست

* * * *

در محفلی که ساقی آن نوش لب نباشد
کس را ز مطرب و می ذوق طرب نباشد
در پیش دلنوازان شاه و گدا بیکسان
در کیش عشقبازان نام طلب نباشد
کاش آن نگار سرمست با غیر کم نشستی
تا جان ما ز غیرت در تاب و تب نباشد
هر دم بناز چون سرو بر جان تست مایل
گر سوی ما نفرمود چندان عجب نباشد

Marfat.com

تا مست جام عشقم از ما ادب نخواهند
کاندر طریق مستان رسم ادب نباشد

چون شب ز در در آیی خواهم که دور ماند
بینم چو صبح رویت خواهم که شب نباشد

با رنج و راحت عشق خورسند باش ایدل
کس راحتی نه بیند تا در تعب نباشد

هر کس ز تاب نقشی در تاب رفته باشد
داند که جان عاشق در تاب و تب نباشد

نقد جان داد تاره به پیش اویافت
در بارگاه خسرو کس بی ادب نباشد

* * * *

کاشکی مردم هشیار نبودی هرگز
تا کس از باده در انکار نبودی هرگز

اگر آن نرگس بیمار نبودی هرگز
دل باین درد گرفتار نبودی هرگز

نالهٔ مرغ قفس میکشدش در بازار
ورنه گل شاهد بازار نبودی هرگز

وای بر مرغ دل من که تماشای گلش
بجز از سایهٔ دیوار نبودی هرگز

منم آن مرغ گرفتار بدام صیاد
که دلم مایل گلزار نبودی هرگز

فتنهٔ مردم چشم تو جهان کرد خراب
ورنه کس را بکسی کار نبودی هرگز

ورنه پیکان نگاه تو بدل جا میکرد
مظهر سینهٔ افگار نبودی هرگز

مطبوع

Marfat.com

گرنه زنار سر زلف تو بودی مطلوب
بر دلم طالب زنار نبودی هرگز

سر افسانهٔ حسن تو و عشق من بود
گفتگویی ز گل و خار نبودی هرگز

من ز بی مهریت اندیشه نمایم ورنه
باکم از طعنه اغیار نبودی هرگز

خون مردم ز چه از خون تغافل ریزی
تو باین مرتبه خونخوار نبودی هرگز

آه گر بخت بدو کینه دربان درت
بر سر کوی توام بار نبودی هرگز

لطف شهزاده بمطبوع تو را یار نمود
ورنه با کس تو چنین یار نبودی هرگز

* * * *

بسکه عاجز شدم از فکر پرستاری دل
غیر را یار گرفتم که کند یاری دل

کو طبیبی که دهم شرح گرفتاری دل
یا دوای که کنم چارهٔ بیماری دل

یک طبیب است مرا زان دل بسیار همی
آنهم از چاره فرو مانده ز بسیاری دل

سر نوشتم ز ازل عاشقی روی تو بود
گشت بیماری ما باعث بیماری دل

از جفای که کنم شکوه جوری مطبوع
که جفا می کشم از دست وفاداری دل

Marfat.com

بر سر کوی تو از بسکه دل آنجاست مقیم
این قدر پای نباشد که نهد پای سیم

از پی تیغ غمت بر سر بازار وفا
نقد جان هست اگر نیست بدستم زر و سیم

پیش ازین غمزهٔ خون ریز تو هر کس می کشت
زنده می کرد نسیم سر زلفت بشمیم

حالیا مردم چشم تو نهادند به سحر
از سر زلف تو بس سلسله درپای نسیم

شرح بیداد تو در پیش تو می گویم باز
شکوه بر جور تو هر چند گناهیست عظیم

زاهد از خلد چگویی که برابر نکنم
ذرهٔ خاک در دوست بفردوس نعیم

گرش اسباب جهان نیست بر او خورده مگیر
که ندادند بمطبوع بجز طبع سلیم

* * * *

گر کنی یک ره بسوی آن عذار و خط نگاه
ماه را در هاله بینی هاله را در گرد ماه

شاه حسنش گر برخ از خط کشد زینسان پناه
روز عاشق را به برگ روز میسازد سیاه

هر که بر گلزار رویش سبزهٔ خط دید و گفت
یافته در موسم گل زاغ اندر باغ راه

تا نبودش خط بسوی کس نمی دید از غرور
حالیا از شرم بر وی از کسی نبود نگاه

تیره کردی آفتاب روی او از ابر خط
روز گارم را سیه کردی شود روزت سیاه

Marfat.com

بر رخ آن ماه خط خضر می آید که او
صد هزاران یوسف دلدار اندازد بچاه

شد ز خط بیداد او افزون نمیداند هنوز
مهربان خواهد شد آخر آن دلش ازاین گناه

راه مظلومان نکرد اندیشه چندان تا گرفت
رنگ خط آئینهٔ رخسارش از تاثیر آه

دیده کس مطبوع بی رحمی بجزآن تازه خط
کز ستم هر لحظه ریزد خون مردم بیگناه

* * * *

مه صیام گر از زهد و روزه جان ببری
چه فیض ها که بعید از سر مغان ببری

دلم ز وسوسهٔ عقل تیره شد ساقی
بیار می که ز سر عقل و غم ز جان ببری

بسوی کعبه نخواهم باختیار شدن
مگر ز دیر مغانم کشان کشان ببری

ز می چه عارض گلرنگ را بر افرازی
به لاله داغ نهی رنگ از ارغوان ببری

بناز قد چه پی دلبری بر افروزی
ز پیر جان بستانی دل از جوان ببری

اثر چو نیست درین ناله و فغان ای دل
چسود ازانکه برش ناله و فغان ببری

حدیث ساقی و می چند شرمی ای مطبوع
مدیح شاه همان به که بر زبان ببری

* * * *

Marfat.com

بنگر در آشنای تو شبها
از من تو چه دیدهٔ و من از تو چها

تو دیده بجای کین محبت از من
من دیده بپاداش محبت از تو جفا

* * * *

این غنچه گل ز گلستان دگر است
وین سرو سهی ز بوستان دگر است

این گل که برنگ و بوی او نیست گلی
پروردهٔ دست باغبان دگر است

* * * *

من عهد تو سخت سست میدانستم
بشکستن آن درست می‌دانستم

و ز دشمنی ای دوست که کردی با من
آخر کردی نخست می‌دانستم

* * * *

ای بی خبران درین جهان گذران
باشد بتو میل دل صاحب نظران

در موسم گل گرفتن بادهٔ تلخ
در صحن چمن ز دست صاحب نظران

* * * *

ای برق تو از آه من افروخته
زان اوست بمشک عالمی سوخته

هردم که تو این قطره فشانی گویی
از دیدهٔ خون بدامن آموخته

* * * *

Marfat.com

وی خوش پسری به پیکر نورانی
می رفت مرا بعشوهٔ پنهانی

برد از بی خود بسان حیرت زدگان
افتان و خیزان بگفته حیرانی

۸۹ - آقا محمد ابراهیم شیرازی تخلص منظور

ای صبا از من دل خسته بگو جانان را
کز فراق تو سپردیم بحسرت جان را

بیشه‌ای سوخت زلیخا ز ملامت خورسند
تیر آهی است خریدار مه کنعان را

همت پیر مغانم مدد ار فرماید
از می کهنه مگر تازه کنم ایمان را

زاهد ار سجده بآن کوی کنم عیب مکن
کز حرم عشق به بتخانه کشد صنعان را

سست عهدی که شکست این همه مشتاقان را
هر زمان با دگری تازه کند ایمان را

دل که در کوی تو مانده است مرانش از دور
که نکرد است کس از خانه برون مهمان را

تا کی اندر غم او اشک فشانی منظور
نوح ازین نقل فراموش کند طوفان را

* * * *

اگرچه زندگی خضر ز آب حیوان است
مرا حیات ز صهبای لعل جانانست

Marfat.com

حدیث عشق من و نالهای شام فراق
همان حکایت یعقوب ماه کنعانست

چو خو بمهر تو کردم چه باک از گردون
غریق بحر بلا را چه غم ز طوفانست

اگرچه صورت ممکن برون ز امکانست
ولی نظیر تو دیگر خلاف امکانست

کشی چه شانه بران زلف مشکبار مرا
شمیم بوی تو خوشتر ز بوی ریحانست

گذشت از سر زلفت مگر نسیم صبا
که مشک پرده فرح بخش عنبر افشانست

بمهر روی توام زندگیست بس مشکل
بکام وصل تو از جان گذشتن آسانست

طواف کعبهٔ یار است در نظر منظور
بپای خارمغیلان گلست و ریحانست

* * * *

بنده خویشتنم خواند و خداوندی بین
مهربانی و وفاداری و دلبندی بین

از پی تیر باین طایر بسمل نگرد
خستهٔ را که خود از پای در افگندی بین

شوری افتاده بدلها ز لب شیرینش
نمکین خنده آن شوخ سمرقندی بین

شوق غم های تو دیگر بدلم غم نگذاشت
بغم عشق تو شادیم و تو خورسندی بین

گوش کن نظم گهر بار شهنشه منظور
طرز شیرین سخنی طور سخن بندی بین

* * * *

Marfat.com

گرفتم رخت بربستم ازان کوی
چسان دل بر کنم ز آن تار گیسو

فگندم چرخ دور از یار ورنه
نه من کاهل نه جانان بود بدخو

در میخانه گر بستند غم نیست
من و کیفیت آن چشم جادو

مخوان دیگر سوی محرابم ای شیخ
مرا بس سجدهٔ آن طاق ابرو

در آ زاهد ببزم می پرستان
صلاح زهد را بگذار یکسو

ز جام بیخودی کن جرعه‌ای نوش
که از می نشنوی جز بانگ یاهو

چو خواهی حاصل کونین منظور
متاب از در گه پیر مغان رو

* * * *

زین شکن باز که بر زلف چلیپا زده‌ای
دل سودا زده را آتش سودا زده‌ای

زان لب لعل می آلود بیک شکرخند
رقم نسخ بر اعجاز مسیحا زده‌ای

نیست در سلسلهٔ طرهٔ خوبان یکدل
تا تو در بردن دل دست بیغما زده‌ای

عکس روی تو بساغر نتوانستم دید
غیرتم کشت که با غیر تو ساغر زده‌ای

ره بسرچشمهٔ حیوان نبرد کس انجام
تو چسان بوسه بر آن لعل شکرخا زده‌ای

Marfat.com

عکس از مردمک دیدهٔ غمدیدهٔ ما ست
خال مشکین که بر آن عارض زیبا زده‌ای

نالهٔ زار تو منظور اثر کرده مگر
بوسه بر لعل لب آن بت رعنا زده‌ای

* * * *

زاهد چندم حدیث غلمان خوانی
من عاشقم و عزیز بس میدانی

غلمان و بهشت باد ارزانی تو
ارزانی من باد بتو ارزانی

۹۰ - میرزا رضای ترشیزی تخلص مهجور

فراغت‌کی توان دیدن دران وادی و منزلها
که روزی باشد از کویش که بر بندیم محملها

ندیدم هیچ اگر از منزل محفل نشین دل
بسی کردم بصحرای وصالش قطع منزلها

شب تار است‌ومن‌در کنج‌خلوت همنشین دل
رخ دلدار همچون ماه تابان شمع محفلها

فریب زلف و سحر چشم بیند ناصح جاهل
ترا افتاده در عشقش بسی زینگونه مشکلها

دلم‌شد مبتلای آن شکار افگن که در کویش
بخون خویش‌غلطان هرطرف افتاده بسملها

پریشان میکنی تا چند زلف عنبر افشان را
نداری جان من تاکی سر جمعیت دلها

Marfat.com

چه مهجور از خمارباده دوشینه در انجم
الا یا ایهاالساقی ادر کاساً و ناولها

* * * *

سر دهم زاتش دل ار شرری
نگذارم بدهر خشک و تری

آنکه از خویش کرده بی خبرم
کاش پرسد ز حال من خبری

ترک عشقش ز من نمی آید
ناصح این قصه گوی با دگری

ناله فرماست عشق می ترسم
که مبادا درو کند اثری

بعوض جان طلبم کند از من
بغلط سویم ار کند نظری

غم بی مهری تو می کشدم
ورنه هجران ندارد این قدری

خواستم راز عشق کرده نهان
اشک غماز کرده پرده دری

برو ای خواجه عشق بازی کن
ورنه پندارمت که بی بصری

نکنی ترک این پریرویان
بهر حور و بهشت اگر شهری

لاف مهر و وفا زدی مهجور
خوار گشتی بجرم مختصری

Marfat.com

۹۱ - ابراهیم خان تخلص مینا

غیر آمد و رفت یار افسوس
افسوس و هزار بار افسوس

رفت از برم آن نگار و روزم
شد تیره ز روزگار افسوس

زان طرهٔ تابدار افغان
زین خاطر بی قرار افسوس

نشگفت گلی بباغ و بگذشت
عهد گل و نو بهار افسوس

گلچین خزان رسید و نگذاشت
یک غنچه بشاخسار افسوس

از برگ و نوای دوستان حیف
وز زهره مه هزار افسوس

مردیم ز جور بی حسابت
با حسرت بی شمار افسوس

مینائی از آسمان بجامم
خون شد می خوشگوار افسوس

* * * *

زهی جان من جانانه از دل
همه جایت بود کاشانهٔ دل

همه عکس تو در آئینهٔ جان
همه بطن تو در بتخانهٔ دل

رخت شمع شبستانیست کانجا
نیارد پر زدن پروانهٔ دل

رسد از بادهٔ شوق تو هر دم
بگوشم نالهٔ مستانهٔ دل

Marfat.com

خیالت مونس جان غم افروز
غنیمت دان درین ویرانهٔ دل

دل دیوانه ام آشفته دارد
من آشفته ام دیوانهٔ دل

حریفان باده نوش از ساغر و جام
من و مینای از پیمانهٔ دل

* * * *

دردا که نکرد یاری دل
یاری که ازوست زاری دل

خونست بجای اشک ما را
در دیده ز زخم کاری دل

جان داد و نکرد ترک عشقت
بنگر بوفا شعاری دل

افغان ز درازی شب هجر
فریاد ز بیقراری دل

نومید مرانم از در خویش
ای از تو امیدواری دل

نالیدن نیم شب نباشد
در کوی تو اختیاری دل

آمد غم تازه ایم مینا
هر شب پی غم گساری دل

۹۲ - من کلام میرزا محمد علی شکی شماخی ناظر تخلص

ای تو در ذهن و ذکا از همه دانایان به
برتری یافته در بزم شهان از که ومه
آسمان مرتبتا بحر ولا ابر کفا
از عطاهای تو گویند همه عالم زه

Marfat.com

کرم و جود و سخا شیوهٔ اجداد تو بود
شیوه همت آبای خود از دست مده

خواستم خوانمت از برمکیان عارم شد
زانکه باشی تو بجود و کرم از ایشان به

گله از جود و عطای تو ندارند کنون
بخدا هیچ کس از خلق‌و نه از شهر و نه ده

گره افتاد بکارم چو سر زلف بتان
بکشا از کرم خویش ز کارم تو گره

می زنم چه‌چه چون کبک دری در کهسار
گر کشای گرهم از تو بدون چه و چه

می نگویم که ز لطف تو همی خواهم من
آنچه اندر خور جود کرمت هست بده

نظری کن بمن از لطف کنون با ناظر
آنچه اندر نظرت هست بفرما که بده

تا بود نام و نشان از کرم اهل کرم
تا شود فتح فتوح از اثر ستد و ده

جان احباب تو ایمن بود از آفت‌ها
جسم اعدای تو از تیر شود همچو زره

۹۳ - آقا محسن شیرازی نزهت تخلص

ساقی بده آن باده که من توبه شکستم
مطرب بزن آن چنگ که من بیخود و مستم

Marfat.com

عمریست که در کوی مغان سرخوش و مستم
سررشتهٔ تحصیل دعا رفته ز دستم

پیوند نگه از گل و گلزار گسستم
تا دل بسر زلف سمن سای تو بستم

جایی که فلک دام غم افگنده بپایم
زان سی دوسه جامی بگذارید بدستم

صد شکر که از همت رندان خرابات
از دام گذاران در صومعه رستم

بی خود گذر افتاد مرا دوش بمسجد
وان زاهد هشیار ندانست که مستم

زان روز دلم شد هدف تیر ملامت
کز غیر تو بر خاستم و با تو نشستم

بس کوه که از شوق لقای تو بریدم
بس خار که در راه تو بر پای شکستم

و آخر در و دیوار برویم نکشادی
با آنکه بجز روی تو چشم از همه بستم

گاهی ز وفا بر من شیدا نظری کن
این چند صباحی که سر کوی تو هستم

نزهت چه عجب گر نشوم تا ابد آباد
ز ینسان که خراب از می صهبای تو هستم

۹۴ - چراغ علی خان توالی

ساقی قدحی که فصل گلزار گذشت
مطرب غزلی که وقت گلزار گذشت

Marfat.com

ای هم نفس از بهر خدا باز بگو
افسانهٔ آن دمی که با یار گذشت

* * * *

ای ممتنعان فکر من ساده کنید
وانگاه ز شیشه در قدح باده کنید

چنگ و دف و عود همه جمع آرید
اسباب طرب تمام آماده کنید

* * * *

آن سرو چمن گذشت مفتون تو من
چون فاخته گشته محو موزون تو من

ای نیلی من اگر مرا بشناسی
مجنون تو مجنون تو مجنون تو من

* * * *

ای کرده سیاه روزم از چشم سیاه
راه همه مردم زده از نیم نگاه

من مست چنین ندیده‌ام رهزن خلق
لاحول ولا قوة الا بالله

۹۵ - درویش نور علی شاه کرمانی

ای گشته ز تو سر نهان جمله هویدا
در عکس جمالت شده روشن همه دلها

یک پرتو حسن رخ تو کرده تجلی
از وی شده موجود وجود همه اشیا

Marfat.com

آمد بوجود از عدم آن عشق جگر سوز
افگنده بدلها شرری ز آتش سودا

هم نقطه توحید شد از حال تو معجون
هم کثرت کونین شد از خلق تو پیدا

هم مهر رخت گشته ز راز تو نمایان
هم ذره شد از پرتو مهر تو هویدا

با این همهٔ مهر و مهش کار نباشد
آن را که بود دیده برخسار تو پیدا

از نور علی گشته جهان جمله منور
تا پرده بر افگند ز رخ مهر سکیبا

* * * *

که گفت منظر چشم من آشیانه تست
تو پادشاهی و عالم تمام خانهٔ تست

بیک نگاه مرا کام دل توانی داد
میار عذر که میدانم این بهانهٔ تست

روا مدار که ریزم بخاک از غم تو
که اشک دیدهٔ من گوهر خزانه تست

وفای او بجفا شد بدل منال ایدل
که این هم از اثر نالهٔ شبانه تست

اگر خراب کنی دل و گر کنی آباد
من اختیار ندارم که خانه خانهٔ تست

اگرچه دور شد و برلبست خاقان را
بدل خیال تو و بر زبان فسانهٔ تست

* * * *

گر چه ویران شده از اصل فنا خانهٔ ماست
مخزن گنج بقا در دل دیوانهٔ ماست

Marfat.com

مینماید بجهان آنچه ز پیدا و نهان
همه یک پرتو حسن رخ جانانهٔ ماست

هرچه هرگز بجهان دم نزنم از سرجان
از کران تا بکران قصه و افسانه ماست

ساقیا گر نبود جام بلورین چه شود
گردش چشم تو هم ساغر و پیمانهٔ ماست

در گلستان سرکوی تو چون یک نگهت
همه شب تا بسحر نالهٔ مستانهٔ ماست

آنچه از پرتو حسنش شده غمگین نبود
روز و شب عشق رخش در دل دیوانهٔ ماست

تاشده نور علی جرعه کش محفل من
محفل آرای دلش سد ره دانهٔ ماست

* * * *

زهی گرفته جمالت ز ماه تابان باج
نهاده بر سر خورشید خاکپایت تاج

جهان چو روز منور شود ز رخسارت
کشاده از رخ خود چون نقاب بر سر تاج

شهان ملک جهان بر درت چو مسکینان
ز خوان بزم عطایت بلقمه‌ای محتاج

غرض رسیدن نقلت بود که در ره قصد
وگرنه لایق ثابت نبود این معراج

خمیده قامت محمود احمد مرسل
تویی تویی که دهندت همه رسولان باج

ولی ذاتی اعلیٰ علی عالیقدر
بداد آنکه بامر تو داد شرع رواج

ازان زمان که بدل تافته رخشن نورم
شد است روشن و با وی حدیث نور رواج

Marfat.com

مژده ایدل پیک جانان می رسد
کشتگان عشق را جان می رسد

غم مخور کان یوسف گم گشته ات
اینک اینک سوی کنعان می رسد

صبح وصل آمد شب هجران گذشت
درد بیدرمان بدرمان می رسد

جوی اشک از دیده هر سو میرود
کان صنم هر سو خرامان می رسد

کسب جمعیت چه جویی از رضا
یار با زلف پریشان می رسد

سر بنه اندر کف او بر کمر
دامن خدمت که سلطان می رسد

جلوه گر شد درّ نظر نور علی
آصف ملک سلیمان می رسد

* * * *

ای دل بکشا چشم و به بین جلوهٔ دیدار
کرد است تجلی همه جا بر در و دیوار

سریست نهان در دل مردان ره عشق
کس را نتوان کرد عیان جز بسزاوار

از خلق حریفان بکشودند بسی خون
تا لب نکند سرکشی از بادهٔ ابرار

ای شیخ ز اسرار حقیقت تو چه دانی
عمرت همه بگذشت پی جبه و دستار

خورشید رخ دوست عیانست ولیکن
کی نیست کند نور ازان آئینهٔ یار

Marfat.com

راضی که پس پرده همان بد ز حریفان
کردند عیان با دف و نی بر سر بازار

تا آنکه شود آئینهٔ نور هویدا
گر نور علی سر زند از مطلع انوار

* * * *

مژده ایدل که دلبر آمد باز
تا برد دل بدل بر آمد باز

آفتابم که دوش رفت از بر
صبحدم از درم درآمد باز

ماهم از دیده گرچه غایب شد
همچو خورشید انور آمد باز

روز هجر و شب فراق گذشت
شاهد وصل در بر آمد باز

با اسیران بند غم گوئید
مژده کایام غم سر آمد باز

جمله جانها بره بیارائید
کان صف آرای لشکر آمد باز

نخل عیشم که خشک و بی بر بود
گشت شاداب یا بر آمد باز

دل بود عود و سینه ام مجمر
بوی عودی ز مجمر آمد باز

طوطی جان ز لعل شیرینت
آرزومند شکر آمد باز

کلک خواصان عشق را در بحر
لطف عام تو لنگر آمد باز

Marfat.com

بارها در ره تو نور علی
سر فدا کرده بر در آمد باز

* * * *

ز آفتابت مهها نقاب انداز
اضطرابی در آفتاب انداز

ذره وش ز آفتاب طلعت خویش
عالمی را در اضطراب انداز

سرکشان را بگیر بر گردن
از خم زلف خود طناب انداز

دل کباب است زان لب نمکین
نمکی بر دل کباب انداز

رنگ و تزویر تابکی ساقی
خرقه ام در خم شراب انداز

بهر برنائیت دل ما را
از تف می در التهاب انداز

گر نخواهی بشرم گلشن را
بر گل از سنبلت نقاب انداز

دل خرابم ز نرگس مستت
نظری بر دل خراب انداز

قلب قلاب منقلب گردان
انقلابی در انقلاب انداز

Marfat.com

درین گلشن ز خوبانم گلی بس
ز جعد گل عذاران سنبلی بس

صف لشکر چه آرایی ز زلفت
بتاراجم سپاه کاکلی بس

درین بستان سرای عشرت انگیز
ترنم ساز عیشم بلبلی بس

ز دست لاله کی گیرم پیاله
ازان نرگس مرا جام ملی بس

ز چشمان سیاه فتنه جویت
بلای عمر سحر بابلی بس

درین خمخانه‌ای پر شور و غوغا
ز مینای شرابم غلغلی بس

درین گلشن سرا نور علی را
نشیمن سایهٔ شاخ گلی بس

* * * *

هر که در کوی او بود یارش
کی بود آرزوی گلزارش

کوی او گلشنیست کز خوبی
کرده آرایش چنان خارش

قوت جان و قوت راه آمد
بوی شیر از لب شکر بارش

سرو قدش که غیرت طوبی‌است
برده دلها خرام رفتارش

سوزدم هر سحر چو پروانه
شمع محفل‌فروز رخسارش

Marfat.com

کیست آن کس که خط و خالش دید
از دل و جان نشد گرفتارش

ریزدم خون ز خنجر مژگان
بی‌گنه چشم مست خونخوارش

ماه زهره جبین ما را کیست
مشتری تا شود خریدارش

مژده ساقی که خرقه پوشی باز
فرش می خانه ساخت دستارش

کلک من طوطی شکر خائیست
کاب حیوان چکد ز منقارش

غیر نور علی که می بارد
نفس عیسوی ز گفتارش

* * * *

نقد دل جز ببوتهٔ اخلاص
کی شود از غش زمانه خلاص

چهرهٔ فتح گر مبین خواهی
پرده بکشای از رخ اخلاص

تا بیابی در حقیقت را
شو بدریای معرفت غواص

زاهد آنجا مرو که راهی نیست
عامیان را ببارگاه خواص

نقد ما را عیار کم نشود
گر گزارند صد رهش بخلاص

هر شبم تا سحر ببزم فلک
زهره خنیاگر است و مه رقاص

Marfat.com

دل چو روشن شدم بنورعلی
شد ببزم حضور خاص‌الخاص

* * * *

ای جمالت مطلع انوار فیض
وی جلالت منبع اسرار فیض

وی بخوان جودت ارباب کرم
آمده محتاج بر دربار فیض

جلوه بنمودی و اندر دیده ام
دیده شد آئینهٔ دیدار فیض

گر شود گلچین هزارانش هزار
کم نگردد برگی از گلزار فیض

بحر فیاض دگر آمد بجوش
از خروش پردهٔ گلبار فیض

عالمی کردند تا خوش مستفیض
پرده بکشائیم از رخسار فیض

قاف تا قاف جهان یک فیض دان
واندران اشخاص را اشجار فیض

شد حقیقت بار و برگ معرفت
نخل ما را در دم از اظهار فیض

هر زمان گردد درین بستان سرا
جاری از بهر کرم انهار فیض

بر سپهر جان و دل نور علی
باشدم بس مطلع انوار فیض

* * * *

عشق تو شط و دل من هست بط
نیست بط را منزلی جز روی شط

Marfat.com

شاه خوبانی و در فرمان تو
چون قلم بنهاده خوبان سر بخط

دانه و دام از برای صید دل
بس بود صیاد ما را خال و خط

عاشقان را جز حدیث وصل یار
شرح کردن در بیان باشد غلط

ساقیم مست است و پیماید بکام
می کشان را بادهٔ گلگون ز بط

در معانی نکته‌ها سازد بیان
کلک گوهر بار من از یک نقط

عارفی کی کرده چون ذوق علی
در معانی نکته سنجی زین نمط

* * * *

دلم از نظم گوهر بار حافظ
شود هر دم عیان اسرار حافظ

مرا هر صفحه دیوان ز نظمش
بود آئینهٔ دیدار حافظ

بشیراز آی و بر خاکش نظر کن
ببینی تا عیان انوار حافظ

بود مهر جهان‌افروز گردون
فروغی از مه رخسار حافظ

کند اندر معانی دفتر چند
بیان هر فردی از اشعار حافظ

Marfat.com

بهوشم آورد اشعار سعدی
ولی مستم کند گفتار حافظ

بجز **نور علی** در مخزن دل
کرا مخزن بود اسرار حافظ

* * * *

این عکس ساقیست در جام ساطع
یا گشته مهری از باده طالع

تا سوزدم جان آمد بجولان
آتش عنانی چون برق لامع

زلفت که جمعی کرده پریشان
آشفتگان را گردید جامع

جویای وصلت ترسا و زاهد
هم در کلیسا هم در صوامع

گردیده یارا در دیده ما را
از صنع ما را اسرار صانع

بنمود از دل حل مسایل
عشقت که آمد برهان قاطع

نور علی را مرأت خود کن
تا بازیابی سر صنایع

* * * *

ساقیا برخیز و پیش آور ایاغ
وز ایاغی ساز ما را تر دماغ

ساغر عشرت بدور افکن که دل
از غم دوران دل یابد فراغ

سرو قد آخر بگلذار رخت
غنچه دل نشگفد از باغ وراغ

Marfat.com

پرتو حسن تو ام شب تا سحر
در شبستان دل افروزد چراغ
عاشقانرا نیست در صحرای دل
لاله زاری خوشتر از گلهای داغ
نعرهٔ مستان و وعظ واعظان
آن خروش بلبل و این بانگ راغ
گرهدی جوی بجو نور علی
با تو گفتم این بود شرح ایاغ

* * * *

چهرهٔ یارم که باشد چون گل جنت لطیف
قرص مهر و ماه پیشش هست جرمی بس کثیف
گرچه خوبان از لطافت دل ربائی‌ها کنند
دل‌ربایی کس ندیده همچو یار من ظریف
خوش‌نمایندم بهم انگشت خلقی چون هلال
گشته ام بس در غم مه پیکری زرد وضعیف
ای جنب غسلی بر آور از صفای دل بکوش
چند شویی جامه در حمام با صابون و لیف
گر شریفی بایدت در کعبهٔ دل پیشوا
نیست جز نور علی در کعبهٔ دلها شریف

* * * *

ای خم ابروی تو قبلهٔ ارباب عشق
وی حرم کوی تو کعبهٔ اصحاب عشق
می رسد از هر زمان تازه عتابی ز تو
حب تو گویی رود از دل ارباب عشق
زلف کمندت کنه هست دام دل عاشقان
گردن جان ها بسی بسته باطناب عشق

Marfat.com

تا که بچنگ آورد از صدفت گوهری
دل زندم هر نفس لطمه بغرقاب عشق

کی برساند بلب جام زلال خضر
هر که رسیدش بکام جرعه‌ای از ناب عشق

بر سر بحر فنا جای کند جاودان
هر که نشیند دمی در دم سیلاب عشق

تافته نور علی تا بدلم تابشی
آتشی افروخته دل ز تب و تاب عشق

* * * *

ترا سزد که بگردش در آوری افلاک
که نیست دایرهٔ چون خطت بمرکز خاک

مه جمال تو چون آفتاب تابان است
ولیک دیدهٔ خفاش کی کند ادراک

بفرق تاج لعمرک شها تو را زینت
که مهر عالمی و صدر مسند لولاک

سمک به بندگیت طوق بسته بر گردن
بگوش حلقه‌ای از ماه نو کشیده سماک

مرا که لطف عمیمت بجان و سر باشد
چه باکم ار بدهد روزگار تیغ هلاک

بیا بیا که من و جامهٔ شکیبایی
چو گل ز خار غمت گشته عاشقان را چاک

بجز جمال تو نور علی نمی بینم
از آن که آیینه از زنگ غیر دار چه باک

Marfat.com

ساقیا کو باده‌ای چون سلسبیل
تا شوم مست و کنم جان را سبیل

من غلام همت آنم که آن
کار پیغمبر کند بی جبرئیل

نیست باکم زآتش نمرودیان
گر بسوزندم مرا همچون خلیل

طبل فرعونی چه کوبی زاهدا
غافلی غافل تو از بانگ رحیل

جز کفن با خود نبرده زیر خاک
آنکه زد تخت شهی بر پشت پیل

نیست اندر خانقاه و مدرسه
حاصلی جز آه آه قال و قیل

تا نباشد بر ء دلت نور علی
کی بدل بینی جمال او جمیل

* * * *

باز آمدم موسی صفت ظاهر بدبیضا کنم
فرعون و خیلش‌سربسر مستغرق دریا کنم

باز آمدم تا چون خلیل از معجزات دمبدم
نمرودی نمرود را معدوم و ناپیدا کنم

باز آمدم عیسی صفت گردن زنم دجال را
وانگه‌چو مهدی عالمی از یک‌نظر احیا کنم

گه ماه تابان را کنم خورشید وش برآسمان
گاهی چو یونس سوی یم‌دربطن‌ماهی‌جا کنم

از پای تا سرگشته ام دربحرمعنی غوطه ور
تا جیب و دامان‌چون‌صدف‌پرلؤلؤی‌لالا کنم

Marfat.com

زاهد چه می لافی برو کنجی بمیر و دم مزن
ورنه سراسر پرده‌ها از روی کارت واکنم

آخر نگفتی چیستم نه هستم و نه نیستم
من کیستم من کیستم تا سر حق افشا کنم

من مظهر حق آمدم لاقید و مطلق آمدم
هر لحظه در دیوان دل دیباچه ای انشا کنم

نورعلی نور علی تا در دلم شد منجلی
زان عاشقانه در جهان سر نهان پیدا کنم

* * * *

توبی آن لوح محفوظ معظم
که نقشی هست از وی اسم اعظم

توبی منظور جمله آفرینش
توبی مقصود از ایجاد عالم

صفاتت مطلق از هر بود و نابود
منزه ذاتت از هر بیش و هر کم

ز جامت جرعه‌ای هر کس کند نوش
عیان سازد هزاران جام با جم

جهان صورت و معنی سراسر
تو را زیر نگین باشد مسلم

بظاهر گرچه ختم المرسلینی
بباطن بر همه هستی مقدم

نمی فرمودی ار تو من رآنی
حدیث من عرف می بود مبهم

Marfat.com

خوش آنکس در حریم لی مع الله
که چون نورعلی باقیست محرم

* * * *

موج و بحر و کشتی و طوفان منم
گوهر دریای بی پایان منم

تا کشایم دیده بر دیدار خویشی
جلوه گر از چشم این و آن منم

در تن جانان منم جان عزیز
تن چه و جان چه که جان جان منم

عاشقان را روز و شب از وصل و هجر
نور و نار و جنت و نیران منم

صاحب‌الامر دیار جان و دل
فاش گویم اندرین دوران منم

تا به عشقش بی سر و سامان شدم
عاشقان را خوش سروسامان منم

دم بدم رندانه چون نور علی
فیض بخش جملهٔ رندان منم

* * * *

خلوتی در سرای درویشان
مطلبی از خدای درویشان

محرمان حریم لاهوتند
ساکنان سرای درویشان

منزلی نیست در جهان حق را
جز دل باصفای درویشان

Marfat.com

با رضای خدا یکیست یکی
در دو عالم رضای درویشان

هردم از خوان غیب مایده‌ای
می رسد از برای درویشان

نعمت لایزال و لم یزلیست
خوان و بذل و عطای درویشان

قطره‌ای بیش نیست دریاها
ز ابر و جود و سخای درویشان

پیشوای جهان جهان آمد
هر که شد در قفای درویشان

از خودی رست و باخدا پیوست
دل که شد مبتلای درویشان

هست پاک از غبار کبر و ریا
دامن کبریای درویشان

کی شود مدعی بی معنی
آ گه از مدعای درویشان

مدعای دو کون شاهان را
حاصلست از دعای درویشان

مه و مهر است روز و شب برسر
سایه گستر لوای درویشان

در جهان بهر لقمه‌ای باشند
پادشاهان گدای درویشان

خوش نوا ساز و عالمند، بود
بی نوایی نوای درویشان

Marfat.com

سرخوش آن کو نهاده بر گردن
طوق مهر و وفای درویشان

تا نهم پای بر سر افلاک
سر نهادم بپای درویشان

در دل و جان مراست نور علی
جلوه گر از لقای درویشان

* * * *

ساقی بیا و میکده را فتح یاب کن
مینای می برآر و بمجلس شتاب کن

تا ز آب دیده سرخ کنم رنگ زرد خویش
از خون دل بساغر چشمم شراب کن

بکشا نقاب زلف ز رخسار مهوشت
وز رشک ماه و شمس فلک در نقاب کن

صبحست و آخر شب و مه‌در نقاب و خور
گر وصل یار می طلبی ترک خواب کن

تا رخت بخت ترکنی از موج خیز دهر
سیلاب دیده سرکن و عالم خراب کن

مردانه وار دل بکن از عجز این عجوز
وز عشوه‌های دم به دمش اجتناب کن

اوراق زهد را بمی انداز دفتری
از گفتهای نورعلی انتخاب کن

* * * *

دست در آفاق یافت نرگس مستان تو
سینهٔ مردم شگافت خنجر مژگان تو

Marfat.com

خنده بدریا زند دیدهٔ گریان تو
پردهٔ گل بردرد غنچهٔ خندان تو

قدر گهر پست کرد عقد لآلی من
قیمت مرجان شکست لعل در افشان تو

نور بماهی فگند موج یم اشک من
سلسه بر ماه بست زلف پریشان تو

دفتر خوبی بشست پیش رخ آفتاب
شد رخ یاقوت نسخ از خط ریحان تو

دست اجل گر کشد رشتهٔ جانم ز تن
سر نتوانم کشید از خط فرمان تو

شد ز رخت در دلم نور علی جلوه گر
دیدهٔ جانم بماند واله و حیران تو

* * * *

جز یار در بزم جهان دلدار کو دلدار کو
دلدار در بزم جهان جز یار کو جز یار کو

هشیار کو هشیار کو جز می پرمشتان لبش
جز می پرستان لبش هشیار کو هشیار کو

بیدار کو بیدار کو در زاهدان خفته دل
در زاهدان خفته دل هشیار کو هشیار کو

اسرار کو اسرار کو در سینه های پر زکین
در سینه های پر زکین اسرار کو اسرار کو

انوار کو انوار کو جز در جبین عاشقان
جز در جبین عاشقان انوار کو انوار کو

عطار کو عطار کو جز خال مشک افشان او
جز خال مشک افشان او عطار کو عطار کو

Marfat.com

گلزار کو گلزار کو جز گلشن کویش مرا
جز گلشن کویش مرا گلزار کو گلزار کو

زنار کو زنار کو جز تار زلف آن صنم
جز تاز زلف آن صنم زنار کو زنار کو

خمار کو خمار کو در بزم چون نور علی
در بزم چون نور علی خمار کو خمار کو

* * * *

برخیز و بیا ساقی بکشا در میخانه
بنشین و بدور افکن آن ساغر مستانه

تا یکسر مو باقیست از هستئی تن ما را
زنهار مکن تاخیر در گردش پیمانه

از ذوق مدام ما زاهد چه خبر دارد
ما جام بگردانیم او سبحهٔ صد دانه

دیدیم رخ ساقی مخوردیم می باقی
گشتیم بجان محرم در حضرت جانانه

هر جا که فروزان شد از شمع رخش ساقی
عشق آمد و زد آتش در خرمن پروانه

ای زن صفت از عشقش تا چند سخن گویی
این راه نگردد طی بی حجت مردانه

گر زانکه گدای شهر صد گونه هنر دارد
هرگز ندهندش جا در مجلس شاهانه

ای تازه جوان از جان بشنو سخن پیران
هر چند بگوش تو آید همه افسانه

چون نور علی تا خور از خود نشوی فانی
هرگز نکنی فانی رازی می و میخانه

* * * *

Marfat.com

یارب این مه کیست کز نو سوی بازار آمده
کشش هزاران مشتری هر سو خریدار آمده

این همه جوش و خروش عندلیبان از چه روست
سرو گل رخسار من گویا ببازار آمده

چیست آن خال سیه در زیر زلف آن صنم
هندوی سحر آفرینی بهر زنار آمده

این همه نقش غریب و رنگهای مختلف
جمله یکسو چیست کز این بحر ذخار آمده

خود نموده در لباس حسن لیلی جلوه‌ای
خود شده مجنون و لیلی را خریدار آمده

از لب منصور کرده سر وحدت آشکار
خود اناالحق گفته فاش و بر سر دار آمده

تا نماید رهبران را در طریقت رهبری
از فروغ عین و لام و یا پدیدار آمده

* * * *

فکر اگر سیمین تنی داری به تذخیر طلا
رنگ زرد عاشقان میباشد اکسیر طلا

طوق زرین گرد روی آن زلیخا وش به‌بین
سورهٔ یوسف بگرد آورده تحریر طلا

شمع اندر گریهٔ فانوس می گرید ز سوز
تانگردد بر زبانش لمس گلگیر طلا

اهل دنیا را بسی سوراخ بر لخت جگر
کشته بهر سیم و زر مانند کفگیر طلا

می کشد تیغ از میان آن خسرو زرین کمر
تا بسوزاند جهان از برق شمشیر طلا

Marfat.com

حسن روز افزون نگر کز زلف مشکین ماه من
دست خورشید فلک بسته بزنجیر طلا
گوی دولت می رباید هر که چون نور علی
ورد خود سازد بگیتی ذکر تحقیر طلا

* * * *

چنان مستم ز یار نازنینی
که از مستی ندانم کفر و دینی

من آن ساعت طمع ببریدم از جان
که بستم دل بمهر مه‌جبینی

سلیمان ار نیم از دولت عشق
جهانی باشدش زیر نگینی

خوشا آن ژنده‌پوش بی سر و پا
که دست افشاندهٔ بر هر آستینی

مهی کش خوابگه سنجاب شاهی است
چه غم دارد ز خاکستر نشینی

بتی دارم که هر تاری ز زلفش
بود عشاق را حبل المتینی

بجز یاد رخش دل را انیسی
بجز کنج غمش جان را قرینی

سلیمان حشمتان ملک معنی
ز لعلش آرزومند نگینی

دلش کو روشن از نور علی نیست
بعرفان حقش نبود یقینی

* * * *

Marfat.com

بزم ما بزم عاشقان باشد
نقل ما نقل عارفان باشد

هر نفس جان تازهٔ از غیب
در تن عاشقان روان باشد

هر که آمد ببزم ما بنشست
فارغ از ملک دوجهان باشد

دل چو پروانهٔ مراد بسوخت
شمع خلوت سرای جان باشد

آفتاب جمال مهر افروز
از گریبان شب عیان باشد

هر که از خویشتن شود فانی
باقی ملک جاودان باشد

بزبان فصیح میگویم
تا مرا نطق در زبان باشد

که همه فانی اند و باقی یار
لیس فی الدار غیره دیار

* * * *

صورت ما چو جام و معنی می
باطنا ناله ایست ظاهرنی

در وجودش وجودها موجود
بی وجودش وجود ما لاشئی

مطلب خود ز خود طلب میکن
زانکه مطلوب خود خودی هی‌هی

در ره عاشقان خرد لنگ است
کی بعقل تو گردد این ره طی

Marfat.com

هر که نوشید بادهٔ عشقش
برده در آب زندگانی پی
گوش جان برکشا و شو خاموش
سر نای عیان شنو از نی
که همه فانی اند و باقی یار
لیس فی الدار غیره دیار

* * * *

نور رویش بدیده پیدا کن
دیده از نور روش بینا کن
جام گیتی نما بدست آور
عکس ساقی در او تماشا کن
از خودی بگسل و باو پیوند
رو وصالش خدا تمنا کن
غیر حق گر کنی ز دل بیرون
حق بگوید که روی با ما کن
چشم جان بر کشا به‌بین رویش
دیده بر حسن یار زیبا کن
همچو قطره در آ درین دریا
خویشتن را غریق دریا کن
گر بدیوان دل فرو کردی
این بلوح ضمیر انشا کن
که همه فانی اند و باقی یار
لیس فی الدار غیره دیار

* * * *

دور پرکار بر میان آمد
نقطه در دایره عیان آمد

Marfat.com

سر توحید قطب عالم شد
مهدی آخر الزمان آمد

پادشاه همه جهان گردید
دل چو سلطان ملک جان آمد

عکس دلدار در دلم بنمود
سرور جمله عاشقان آمد

هر که سر باخت اندرین سودا
آن مبرا ازین و آن آمد

سر وحدت یقین ز خال نمود
گره از زلف در کمان آمد

که همه فانی اند و باقی یار
لیس فی الدار غیر دیار

* * * *

نقش او از خیال می بینم
وز خیال آن جمال می بینم

آب حیوان و چشمهٔ کوثر
جرعه‌ای زان زلال می بینم

نقش غیری اگر خیال کنم
آن خیال محال می بینم

بزم عشق است و عاشقان سرمست
همه در وجد و حال می بینم

عیش دنیا و عشرت مردم
سربسر قیل و قال می بینم

مجلس عاشقان بوجد آمد
ذوق اهل کمال می بینم

Marfat.com

چون بدریای دل فرو رفتم
در زبان این مقال می بینم
که همه فانی اند و باقی یار
لیس فی الدار غیره دیار

* * * *

دوش آن ساقی قدح در دست
از در ما در آمد و بنشست
توبهٔ سالخوردهٔ ما را
خوش بیک جام باده اش بشکست
دیده چون نقش عارض او دید
نقش غیری دگر خیال نه بست

کی کند یاد چشمهٔ حیوان
هر که نوشید بادهٔ آن مست
خرم آن رندء مست عالمسوز
که ز بود و نبود خود وارست
هر که با ما در آمد اندر دیر
از خودی رست و با خدا پیوست
این سخن خوش بگوی رندانه
در خرابات با من سرمست

که همه فانی اند و باقی یار
لیس فی الدار غیره دیار

* * * *

آفتاب سپهر یزدانی
شاه مردان علی عمرانی
بر همه رهروان شد اولادش
هادی و رهنمای ربانی

Marfat.com

مهدی آخرالزمان باشد
صاحب خاتم سلیمانی

مستی ما ز بادهٔ دگران
تو ننوشیده‌ای چه میدانی

ما مریدان سید سرمست
هادی وقت و پیر روحانی

تا به‌بینی عیان تو ذور علی
این سخن را بذوق میخوانی

که همه فانی اند و باقی یار
لیس فی‌الدار غیره دیار

* * * *

تا شد خیال زلف او در خلوت دل یار ما
پیوسته تسبیح ملک از رشتهٔ زنار ما

ازلطف‌یاقوت لبش پیوسته همچون جام می
عاشق‌دهدهر دم‌برون خون دل از رخسار ما

* * * *

تا بکی دم زنی ای شیخ باکراه غریب
مگرش نیست خبر از دل آگاه غریب

دو جهان را بدمی سوزد و برباد دهد
چون کشد شعله ز دل آه سحرگاه غریب

* * * *

جز باده کشان عشق او گفت
کز هستی و نیستی مبراست

دل برد که عزتی بجز عشق
پیوسته نظر ز دیده دریاست

Marfat.com

نقد دل جز بتوبه نیست علاج
کی شد از عشق در زمانه رواج

نقد ما را عیار کم نشود
گر گدازند صد رهش به علاج

* * * *

ساقی بقدح چو میکنی راح
لعل تو بس است راح اقداح

این راح که از لب تو نوشم
گنجینهٔ روح راست مفتاح

* * * *

دهند کفر چو با این همه بران گستاخ
ببارگاه گدایی گدا رود گستاخ
ادب ادب ادب او که رسم عشاق است
ادب تو را برساند بوصل او گستاخ

* * * *

چرا باشم دلا ناکام امروز
که ماهم رخ نمود از بام امروز
فشاندم بس ز دیده گوهر اشک
همان مه آمدم در دام امروز

* * * *

کی رسد بر دامن وصل تو دست بوالهوس
بوالهوس را نیست بر دامان وصلت دسترس
زاهدا تا چند می لافی ز عفت در گزاف
کی بود در عرصهٔ خورشید جولان مگس

* * * *

قلمها بر کف مانی شده ریش
ز نقش نقطه پردازی جمالش

Marfat.com

زلالش را مده نسبت بکوثر
که در وی هست کوثر از زلالش

* * * *

ساقی عشرت بدور افگن ایاغ
از غم دوران دون باید فراغ
عاشقان را نیست در صحرای دل
لاله‌زاری خوشتر از گلهای داغ

* * * *

قاصد غم من به یار البته بگو
حال دل بی قرار البته بگو
گر از عدد داغ دل من پر شد
البته بگو هزار البته بگو

* * * *

ابروی تو ماه عالم آرای همه
وصل تو شب و روز تمنای همه
گر با همه کس نه از سر و پای بمن
در پا همه کس همچو سراپای همه

* * * *

ای کاش مرا به لفظ آلایندی
آتش بزدندی و نه بخشایندی
بر جسم ضعیف من نمک ساییندی
وز دوست جدا شدن نفرماییندی

۹۶ - میرزا محمد تقی طبیب شیرازی تخلص نهانی

پس‌از عمری که با خود آشنا کردم‌سگانش را
بامیدی که بوسم گاه گاهی آستانش را

Marfat.com

رقیب سنگدل چندان ندادم دوستان مهلت
که عشری ازشب هجران بگویم داستانش را
خدایا باغبان چندان امان ده از ره یاری
که بیند بلبل شیدا بحسرت پاسبانش را

اگرعاشق سپارد جان شیرین را عجب نبود
که بیند بعد عمری مهربان آرام جانش را
طپد از سینهٔ پرخون دل شوریده‌ام امشب
چه‌مرغی کز قفس بیرون به‌بیند آشیانش را

شناسد قدر صحبت را بزندان قفس مرغی
که بعد از هم زبانی‌ها به بیند هم زبانش را

نهانی جان بدر مشفق نخواهدبرد از غیرت
که با اغیار بیند دلبر نامهربانش را

* * * *

نخواهم برد جان جانا که جای ماتم است امشب
تو با اغیار و ما را سر بزانوی غمست امشب
طبیبا امشبش از عمر باقی مانده از هجران
دل ریش مرا بر کوچه جای مرهم است امشب

من و این کنج تنهایی عجب سوزی بدل دارم
ترا خوش باش عشرتها که غیرت همدم است امشب

مگر آن بیوفا یاران سری با مدعی دارد
که روزم تیره گون و کاروبارم درهم است امشب

همین بار غمت من بار دیگر بر زمین دارم
که از این بار محنت قامت گردون خم است امشب

ز زلف خم بخم پشت‌فلک خم قدمن هم خم
چه زلفست‌این که‌هرجا از خمش‌خم‌در خم‌است‌امشب

Marfat.com

نگر بر لاله زار چشمم ای زیبا صنم یکدم
که بر گلها ز آب دیدهٔ من شبنم است امشب

ذهانی را چه واقع شد که با صد حسرت و محنت
نشسته سر بزانو در زبانش انکست[؟] است امشب

* * * *

متاع حسن تو را هست چون بدهر رواج
روا بود که ربایی ز فرق قیصر تاج

فغان که ترک نگاه نگار سرمستی
نموده ملک دلم را بیک نظر تاراج

حذر نما که بسی دل شکسته بر سر هم
مباد آنکه نهی پای را براه زجاج

بغیر داروی شیرین لب شکر ریزت
بگو که درد دلم را کنم چگونه علاج

ترا لطافت تن از حریر برده گرو
چه حاجت است بفرما به شیشه های دواج

کشیده زلف معنبر بروی مهر منیر
به بین که شام و سحر چون بهم گرفته مزاج

به بخش بوسه ازان لعل لب ذهانی را
که سالهاست که باشد به گل شکر محتاج

* * * *

شنو ز پیر خرابات این حدیث صحیح
بنوش باده تو با یار شوخ شنگ ملیح

بگیر جام می خوشگوار از دستی
ز دست یار پری پیکر جمیل فصیح

Marfat.com

بیا تو شاهد و یکدم خرام دربستان
شده ز مرغ چمن این سخن بحق فصیح

کسیکه دامن یاریش نیست اندر کف
تمام فعل دلش نیست غیر ما تو قبیح

بهبین که خسرو گل کرده بهر دفع خزان
بتن ز غنچهٔ پیکان نموده راست صلیح

دلا فغان مکن از جور بیوفایی دوست
که نیست در ره جانان مگر حلال فصیح

حیات خضر ذهانی بجو ز جام شراب
باین طریق که گفتم نمی کنم تصریح

* * * *

ای نیر جمال تو مصباح یار چرخ
روشن ز یک فروغ تو آئینه دار چرخ

از عارض منیر و دو زلفت کنایتی است
اندر زمانه گردش و لیل و نهار چرخ

یک لمعه پرتو است ز خدام درگهت
گردد عیان صباح مدور کنار چرخ

یک ذره لطف عام تو مایل اگر نبود
آیا چه میگذشت بدوران گذار چرخ

عشقت چنان به عالم و آدم اثر نمود
یکباره شد ز دست سکون و قرار چرخ

این رفعت و شکوه که افلاک را نبود
از چاکری تست که گردد مدار چرخ

Marfat.com

بر آستان شاه **ذهانی** تو سر بنه
دیگر مکن تو شکوه که اینک شعار چرخ

* * * *

هر نفس از زبان دل چه ملیح
نام نیکوی تو بقول فصیح

روح ما را مفرح با قوة
بس بود لعل تو پی تفریح

۹۷ - میرزا سید علی تخلص نیاز

نمیدانم چه داری در سر امشب
که ندهی از کف خود ساغر امشب

همانا انتظار غیر داری
که هر دم گوش داری بر در امشب

نشاندی دوش بر آتش ز رشکم
چه خواهی کرد بامن دیگر امشب

بپایت می فشانم جان شیرین
گذاری گر مرا بر بستر امشب

بسوی غیر و من بینی و داری
بدستی جام و دستی خنجر امشب

دل‌آرا گر خبرداری ز فردا
که داری سر ز غم زیر پر امشب

ندارم در غم عشقش **نیازا**
بجز افغان و ناله یاور امشب

* * * *

Marfat.com

آنکه بنواخت به تیری دل سرگردان را
کاش بیرون نکشیدی ز جفا پیکان را

غیرتم کشت بنزدیک رقیبان امروز
که بصد خشم کشیدی ز کفم دامان را

آدمی زاد نباشد بر من آنکه نظر
بر تو افگند و نیفگند بپایت جان را

طرفه دردیست غم عشق که هرگز نرود
گشت رنجور و فراموش کند درمان را

تا که هر روز مرا دل شکند آن مه شوخ
هر شب از کینه همی تازه کند پیمان را

شادمانم که چه دیدند ستم های عیان
مردم آگه نشدند آن نگه پنهان را

خوب کردی که به تیغ ستمش چاک زدی
زین بتر بود سزا این دل نافرمان را

شد گرفتار نیاز این دل سرگشته چه دید
که فرو هشته بپا گیسوی مشک افشان را!

* * * *

بتی که چارهٔ دردم بیک نگه دانست
فغان که چارهٔ درد مرا گنه دانست

مرا بمیکده حل گشت مشکلی کاورا
نه شیخ مدرسه نه پیر خانقه دانست

علاج درد دلم را طبیب هیچ نگفت
مگر که حال مرا زین مرض تبه دانست

Marfat.com

کجا بمدرسه و خانقاه آرد رو
هر آنکه او بخرابات عشق ره دانست

بیک نگاه دو چشمم بهبست از رخ غیر
ندانم از که چنین دوستان نگه دانست

چرا بافسر شاهی دهم کلاه نمد
بعقل ترک سر و جان در این کله دانست

هلال وار شدم لاغر و خمیده ولی
خوشم که سوز من آن ماه چارده دانست

بود ز دست هر آنشب نیاز آید پیش
تغافل است که تاثیر مهر و مه دانست

* * * *

ایدل افتادی بدام عشق مه رویان عبث
خود فگندی خویش را در رنج بی پایان عبث

از امید یک نظر در گوشهٔ چشمی و بس
سالها بودی بکویش واله و حیران عبث

در جنون عاشقی از عشق آن نامهربان
خویشتن را بهره کردم برسر میدان عبث

بر امید وعده مردم فریبی از وفا
خون دل پیوسته ام جاری سر دامان عبث

از برای مقدم خیل خیالش هر سحر
سفتم از الماس مژگان لؤلؤ مرجان عبث

در وفا و مهر مهرویان نمودستی نیاز
نقد عمر خویش را صرف ره ایشان عبث

* * * *

Marfat.com

ایدل افتادی بفکر جان عبث
دادی از کف دامن جانان عبث

روز وصل ار جان سپردی کاینچنین
می‌فتادی در غم هجران عبث

گوی شان سرگشته باشد دل مرا
تا برون شد زین خم چوگان عبث

عاشقان را پرده در خود حسن اوست
تهمتی بنهاده بر خوبان عبث

جای غمهای تو ام می‌بود دل
کردمش زینگونه خود ویران عبث

کفر زلفش از کفم بیرون نمود
ورنه کی دادم دل و ایمان عبث

بر دل مجروح تو آن مه نیاز
رحم کی آرد مکن افغان عبث

* * * *

گرفته نرگس جادوی تو ز بلبل باج
بماه نو خم ابروت داده است رواج

خدایرا ز من خسته دل بگو به طبیب
که درد عشق بدرمان نمیرسد بعلاج

بدید هر که بروی تو زلف گفت بلند
که آفتاب نهان گشته در دل شب داج

کجا بران دل پر خون ببخشد او اندک
چه نسبت است بگو سنگ خاره را بزجاج

بگوشهٔ ز خرابی بکن قناعت ما
بجام می جم خود گو ترا نباشد باج

Marfat.com

مساعد ار نشود بخت با تو راضی باش
که سود می‌ندهد با فلک نیاز لجاج

* * * *

ساقی گل چهره خیز بین که دمید است صبح
جام میم ده عیان پرده درید است صبح

وقت صبوحی است جان ساغر می ده روان
جام بکف آفتاب بین که رسید است صبح

هندوی شب گرد کرد بر سپه روم و چین
از پی او از شفق تیغ کشید است صبح

با رخ خونین ز کوه سر زده معذور هست
زانکه تورا بی حجاب هیچ ندید است صبح

گر نه ز مهر رخت واله و حیران شده
لعل لب خویش را از چه گزید است صبح

چند بغفلت بری عمر بپایان نیاز
خیز ز خواب غرور بین که دمید است صبح

* * * *

به بین بروی نگار و بیاری ساغر راح
که نیست گنج خوشی را بغیر ازین مفتاح

نوید وصل بفردا دهی و میدانی
که شام هجر تو را روز حشر هست صباح

مرا که منظر چشم از جمال دوست تهی است
چه سود میدهدم گر بود دو صد مصباح

دلی که گشت ز جور بتان فگار طبیب
گمان مبر که بدارو پذیرد او اصلاح

Marfat.com

ببرد ساقی مجلس به نیم جرعه ز خویش
مرا که مست نمیکرد پیش ازین اقداح

به نیم غمزه توانی شکست صد لشکر
مرتب از چه نمائی تو خویشتن اصلاح

پیاله گیر که نبود بغیر باده نیاز
ز رنج شادی گیتی دگر کلید فلاح

* * * *

بتان چو سرخ عذار از شراب می سازند
به‌بین که آتش سوزان ز آب می سازند

خضاب آنکه نمایند چون کف سیمین
بر آفتاب نهان آفتاب می سازند

لب بتان که مرا قوت روان آمد
مگر که مایه اش از لعل ناب می سازند

چه میکنند نکویان که عاشقی رنجد
که گر کشند ولی کامیاب می سازند

غم تو را بدل زار کرده ام منزل
که جای گنج نهان در خراب می سازند

به پیچ و تاب در آرند جان مسکینان
چو زلف خویش بزر تابدار می سازند

نیاز پنجهٔ سیمین خویش مهرویان
بخون همچو تویی کی خضاب می سازند

* * * *

خرامان گر شود آن گل بگلزار
گل از گلزار او آرد ببازار

Marfat.com

دران محفل که ساقی چشم باز است
دگر ره کس نخواهد گشت هشیار

چه داند آنکه او در خواب ناز است
که شب چون بگذرد بر چشم بیمار

گهی کان قامت چالاک بیند
فراغت بخشدش از سرو گلزار

چه رویست این که بیند هر که یکره
بماند محو همچون نقش دیوار

تنم خاک تو شد ای سرو چالاک
فراغت بخشدش از سرو گلزار

بیا ساقی بده جامی از آن می
که کم گردد ازو اندوه بسیار

چنان زد دختر رز راه زاهد
که بردش میفروش از کوی خمار

خموشی پیشه کن چندی **نیازا**
نباشد خوش فغان از دست دیوار

* * * *

ندارد با دل افگاران سری یار
ازین پس کار ما گردید دشوار

بیا از خون این دل دست بردار
در آ در خون کشیده زار و افگار

نه تنها خود جفا رسم نکوئیست
که دلداری بود هم رسم دلدار

نشین با ما دمی ای شوخ سرمست
که نبود عار گل از صحبت خار

Marfat.com

غم دل با که بشمارم ز هجرت
که جز دل نبودم یک دوست غمخوار

فشانم جان بپایت ای بت شوخ
نمایی یکرهم گر زانکه دیدار

بیا ساقی بده آن ساغر می
که خوشتر دارم از آن کار هر کار

بیک ساغر حریفان دوش کردند
امام شهر را آشفته دستار

مکن افغان و زاری چون ندارد
نیاز آن طبع نازک تاب آزار

* * * *

مرا ز عشق تو افتاده پرده از رخ راز
گناه من چه بود اشک چشم شد غماز

اگر بکوی تو کس را طواف ممکن بود
نمی نمود عزیمت کسی بسوی حجاز

مکن ز عشق ملامت مرا دگر ناصح
که هر که رفت ازین راه برنگردد باز

کجا روم بکه شرح غمت کنم تقریر
مرا که غیر غمت نیست دیگری دمساز

براه عشق چو پروانه شو نه چون بلبل
که جان همی دهد و بر نیاورد آواز

چسود زاهدم از منع عشق مه‌رویان
چو رفته است قلم بر سرم چنین ز اعجاز

بهند و روم کجا باده کرده اند سبیل
مرو نیاز بملک دگر تو از شیراز

* * * *

Marfat.com

آنچنان* می رسد از چشم سیاهان که مپرس
وز تغیر بکمر بر زده دامان که مپرس

خواهم ار پرسم ازو باعث خون ریزی او
می گزد آن لب چون لعل بدندان که مپرس

زیر تیغش اگر اظهار جزع کردم لیک
اینقدر گشتم ازین کرده پشیمان که مپرس

هر کجا خاطر جمع است کسی را بجهان
آنچنان میکند از زلف پریشان که مپرس

گر بخود هست گمانیت نیاز اینک یار
میرسد تیغ بکف با غضب آن سان که مپرس

* * * *

زان پیش که راز دل شود فاش
جان چیست جدائی از تن ای کاش

با دامن پاک خود به پرهیز
از صحبت می کشان قلاش

من بر سر آن که جان شیرین
در پاش فشانم او بپرخاش

تا چرخ نیاردم نگون کرد
در میکده بود جایم ای کاش

بشکست و فگند خامه از دست
چون دید بصورت تو نقاش

---

* - در نسخه د (برگ ۶۷ الف) اشتباهاً این غزل بدخترفسائی متخلص بگوهر منسوب شده، اما در نسخه ر (صفحه ۱۳۸) اسم شاعر درست مندرج است (م-ب)-

Marfat.com

کس حسن تو را نیافت هرگز
بر خور نگرد چگونه خفاش
عیش ابدی نیاز می‌جو
در خدمت می کشان عیاش

* * * *

چو ساقیا نبود کار عشق غیر صداع
بیار باده که تا عقل را کنیم وداع

ز دست چرخ ملولیم ساقیا یک ره
بیار ساغر می تا کنیم دفع صداع

گذر نما و بر اطراف باغ بین که شگفت
ز باد صبح گهی لاله صد هزار انواع

نشسته اند بهم خوش پیاله بر کف دست
نداده اند بدل راه فکر و صلح و نزاع

گرفتم آنکه گرفتی ز روی خود برقع
بروی خود نگرد چون کسی زتاب شعاع

مکش بخون پرو بالش هر آنچه خواهی کن
کنون که بر سپه دل توئی امیر و مطاع

مکن تصور وصلش گرانبهاش نیاز
تو را که نیست بکف چون وفا و مهر مطاع

* * * *

بهار است فصل گل و طرف باغ
بده ساقیا می که شویم دماغ

خوری چند غم همچو دیوانگان
اگر عاقلی پر کن از می ایاغ

Marfat.com

نگه کن باطراف باغ و به بین
که هر سو ز گل گشته روشن چراغ

گرفتی دلا خوش بکویش مکان
کنون داری از محنت من فراغ

کسی کش ز هجران گرفته است دل
کشاید کی از سیر باغ و ز راغ

ندانم چه شد آن دل ریش را
که از وی بکویش نجستم سراغ

برفت و نیاز حزین را بدل
نهاد از غم هجر صد گونه داغ

* * * *

ز دست ساقی مهوش چو جام کرد اشراق
گرفت پرتو آن مه چو مه همه آفاق

کشید هرکه ز جام سپهر زهر فراق
بجز وصال دلارام نبودش تریاق

به تیر روی تو مردم شب وصال اگر
بخاطرم برسیدی ز روزهای فراق

چه سود می دهد ای شوخ با تو بستن عهد
که نیست کار تو غیر از گسستن میثاق

حذر چه میکنی ای شوخ غیر تیری چند
اگر رضا کنی از خویش خاطر عشاق

مکن جفا و ستم بیش ازین بمسکینان
که حیف باشد ازان روی اینچنین اخلاق

بریز ساقی گلرخ تو باده اندر جام
بساز مطرب خوشخوان نوای ساز عراق

Marfat.com

بشوی دفتر دانش بمی نیاز که هست
حکایتی ز غم عشق اندرین اوراق

* * * *

هر غم که نهفته گشت در دل
بیرون شدنش بس است مشکل

گیرم که فغان کنیم و فریاد
چون گوش نمی دهد چه حاصل

زنجیری زلف خوبرویان
ناصح نشود ز پند عاقل

بر پای کجا نهند بندش
آن مرغ که گشته است بسمل

خورسند ز قتل خود ازانم
کافتد نظرم بروی قاتل

سرمست ز جام شوقت ای یار
در میکده عاشقان بیدل

در حیرت روی خوبت ای دوست
جز خود نبود نیاز هایل

* * * *

ساقیا تا چند از غم در دل خود خون کنم
لطف کن جامی که یکدم غم ز دل بیرون کنم

حسن آن مه در فزایش عشق من در ازدیاد
هر چه بر حسنش فزاید من به عشق افزون کنم

یک ره از این سو گذر ای شوخ بین کز عشق تو
آنچه پیش از این نکردم پیش تو اکنون کنم

Marfat.com

دانم اندر آن دل سنگین نخواهد کرد اثر
لیک می نالم که شاید غیر را محزون کنم

نه دل اندر بر نه در پا قوتی از کوی او
نه توانم رفتن و نه ایستادن چون کنم

منکه خوردم خون دل پیوسته بین کز لطف دوست
آنزمان در جام زرین بادهٔ گلگون کنم

هیچ دارویی ندارد در دل غمگین اثر
ساقیا جامی که دفع غم ازین معجون کنم

از سر شک لعل گون و از رخ چون زر نیاز
حالیا از دولت عشقش تو را قارون کنم

* * * *

گر جا در آستانهٔ پیر مغان کنم
بس خون که بعد ازین بدل آسمان کنم

خواهم دلا که دم نه زنم برخلاف دوست
ورنه بنالهای بخودش مهربان کنم

هرگه که نامهای بنویسم ز بی کسی
تا سیل اشک خویش بکویش روان کنم

مهلت نداد برق ز شومی بخت بد
بنیاد آشیانه در این گلستان کنم

شوخی که از غرور نه بیند بسوی کس
با وی چگونه شرح دل ناتوان کنم

گردیده است نرم دلش اندکی ولی
آن طاقتم نماند که دیگر فغان کنم

Marfat.com

بسته است نرخ بوسه بجانی نیاز و من
دانم درین معامله کمتر زیان کنم

* * * *

بی تو هر گاه بساغر می گلگون کردم
ساغر از چشم گهربار پر از خون کردم

چون نهادم بره عشق قدم روز نخست
هر چه جز یار ز خاطر همه بیرون کردم

تا گرفتی ز کنارم تو کنار ای مه نو
دامن از خون دل و دیده چو جیحون کردم

بهوای خم گیسوی چو زنجیر تو من
خویش را شهرهٔ آفاق چو مجنون کردم

جان ندادم بعبث روز وصالت در پیش
خویش را با غم هجرانی تو مقرون کردم

جلوهٔ سرو سمن در نظرم پست نمود
تا نظر باز بران قامت موزون کردم

تا بدربانی می خانه شدم شهره نیاز
ای بسا خون که ازین در دل گردون کردم

* * * *

غم درستی کار جهان ز دل در کن
نشین بگوشه تنها و می بساغر کن

بسوی میکده ات گر نمود راه نجات
هر آنچه گفت تورا پیر عشق باور کن

نگویمت که بعاشق جفا مکن لیکن
از آنچه میکنی ای نور دیده کمتر کن

Marfat.com

ترا که تاج شهی نیست گو مباش چه غم
درآ بمیکده وز خاک راهش افسر کن

هر آنچه حاصلت از جانقاه گشتد کنون
فدای طره ساقی و لعل دلبر کن

دمی برهگذر باد زلف مشکین را
بدار و روی جهان سر بسر معطر کن

درآ بکلبه احزان عاشقان یکدم
ز روی خویش مر این کلبه را منور کن

نیاز ما که ترا هست نقد جان برکف
نثار طره آن شوخ ناز پرور کن

* * * *

دردا که نشد آن بت بیدادگر من
آگه بهلاکم که شتابد بسر من

دادم بنگاهی دل و دین را همه برباد
تا بر سرم آرد چه نگاه دگر من

خواهم بجهان فاش نگردد غم عشقش
مشکل که توان چاره آن چشم تر من

در دام تو افتادم و افغان که نباشد
مرغی که بگلزار رساند خبر من

جز خدمت رندان نکنم هیچ دگر ره
در کوی خرابات گر افتد گزر من

بر حال من زار ترحم کنی اما
آن دم که ز بیداد نیابی اثر من

Marfat.com

کردند نیاز از قفس آزاد نکویان
از سنگ ستم چونکه شکستند پر من

* * * *

ای مه من ازین ستم چیست بگوی رای تو
کز سر جان گذشتنم سهل بود برای تو

ای‌دل‌من ز پیش من گر روی از قفای او
با تن خسته‌ای کنون میرسم از قفای تو

از ره فخر و اعتبار بگذردم ز چرخ سر
ای مه دلربا اگر سوده شود بپای تو

کی بنهد به تخت کی پای ز کوی او بدر
سوده شبی بعمر خود سر بدر سرای تو

ای دل با وفای من چند کشی جفای او
می نکند بتو وفا دلبر بیوفای تو

تو همه روز میکنی‌جور فزون و من بشب
می کنم از سر نیاز شام و سحر دعای تو

چند قبول می کنی مهر بتان سنگدل
ای‌دل زار من ازین هست بر این سزای تو

کرد نیاز ممتحن ای مه برج دلبری
آن همه صبر در جفا بهر تو در رضای تو

* * * *

گرچه ای شیخ بود خرقه سالوس تو نو
لیک معلوم شود حرمت آن وقت گرو

پای دل سخت چه بستی بکمند سر زلف
افگنی پیشم و گوئی که تو برگیر و برو

Marfat.com

می پذیرد همهٔ خلد برین ای زاهد
نزد رندان قلندر بجوی نه بدو جو

یکره ای شوخ ز رخ پرده برانداز و به بین
کز جمال توفتد بر مه و خور چون پرتو

گرچه دلدار ندارد سر دلداری لیک
در ره عشق دلا این همه نومید مشو

جام می گیر و مکن یاد نیاز از دوران
که کجا رفت فریدون و چه شد کیخسرو

* * * *

بهر قتلم ز چه شمشیر جفا آخته ای
ای که کارم ز نخستین نگهت ساخته ای

همه را دل ز جفای تو بود خون و عجب
که جدا با همگی نرد وفا باخته‌ای

راست گفتی که بعشاق نظرهاست حرام
زانکه در هر قدمی خسته‌ای انداخته‌ای

خانهٔ دل شودت منزل دلدار یقین
که بجز یار ز غیرش همه پرداخته‌ای

دوشم این نکته خوش آمد که سحرگه در باغ
گفت با سرو ز آهنگ دری فاخته‌ای

نظری کن سوی دل باختگان از سر مهر
ای که در دلبری امروز قد افراخته‌ای

گر نداری بدل امروز سر قتل نیاز
مست از خانه ز بهر چه برون تاخته‌ای

* * * *

Marfat.com

تا برخ آن زلف پرخم ریخته
نظم خلق عالم از هم ریخته

چون رخش نقشی نه بسته تا که خود
دست قدرت طرح عالم ریخته

تیر مژگانش دل خلقی بزد
تیغ ابرو خون عالم ریخته

هندوی زلفش دل خلقی بزد
ترک چشمش خون عالم ریخته

چهره اش خوی کرده یا بر برگ گل
قطر های عقد شبنم ریخته

کی بعمری در شمار آید هر آن
غمزه اش خونی که یکدم ریخته

غم بهند از دل نیارد شد مگر
شد بنای هند از غم ریخته

نه فلک نه چرخ می‌آرد کشید
پنجه شد در خاک آدم ریخته

عاشقان را گر شراب غم بجام
تا قیامت ریزد او کم ریخته

کی شود آن دل نیاز اول که شد
سیل غم در دم دمادم ریخته

* * * *

ساقی ز غصه سخت ملولم بیار می
تعجیل کن که میرسد اینک اجل زپی

Marfat.com

بر برگ لاله قطرهٔ باران بجام می
خوش می کند اشارتی ار بشنوی ز وی

از کف منه تو جام می اکنون بپای گل
کاینک رسد بغارت گلشن سپاه وی

از قید عقل کی شوم آزاد ساقیا
جامی بده که دفتر دانش کنیم طی

از پیر میفروش دلا سر خود مپوش
کا سرار خلق می نگرد او ز جام می

بربانگ چنگ و رود بکش جام می نیاز
پنهان بزیر خرقه کشی باده تابکی

* * * *

ای خوانین خطهٔ شیراز
بشتابید بهر استقبال

که ز ره می رسد چو باد صبا
موکب آسمان و ماه جلال

آنکه در کشور جهان امروز
باشد از لطف ایزد متعال

صاحب عقل و دانش و فرهنگ
مالک ملک و دولت و اقبال

آنکه در مدح عدل او دارد
جای در خوابگاه شیر غزال

آنکه از رشک نعل توسن او
لاغر و زرد گشته است هلال

آنکه با رای و حلم او باشد
مهر چون ذره کوه چون مثقال

Marfat.com

آنکه بخشد ز همت عالی
در همه روز هفته و مه و سال

بگدایان بینوا زر و سیم
بفقیران خسته مال و منال

آنکه در آرزوی تشریفش
عور آیند در جهان اطفال

آنکه بی آب جدول جودش
ندمد از فضای باغ نهال

آنکه صهبای ساغر لطفش
برده از خاطر زمانه ملال

آنکه در بزم روزگار بود
جامش از عیش راح مالا مال

آنکه بوی نسیم وُ خلق خوشش
هست خوشتر ز بوی باد شمال

آنکه در مدح او قصیده مدام
شاعران جهان کنند خیال

آنکه بیرون کند بوقت وغا
رمح و بیلک ز دست رستم‌زال

آنکه باشد خدنگ خونریزش
همچو مژگان شاهد قتال

آنکه از تن جدا کند سر خصم
در زمانیکه پا نهد بجدال

آنکه در راه توسنش باشد
سر بدخواه جاه او پامال

Marfat.com

خصم تو چون تو کی تواند شد
ای مه و مهر و ماه برج جلال

گل و ریحان کجا و خار و خسک
لعل و گوهر کجا و سنگ و سفال

تو چو ماهی و خصم تو چو کتان
تو چو شیری و دشمنت چو شغال

جای دارد که آرد از ظلمات
از برای تو خضر آب زلال

گر به‌بیند در تو هر کس را
وضع باغ ارم بود آمال

کامگارا غلام تو گلشن
کز دل و جان تراست مدح سگال

میکند روز و شب بصدق و یقین
بدعا گویدت باستعجال

تا که هر بامداد بنماید
مهر انور ازین دریچه جمال

بر رخ دولت تو ننشیند
تا بروز نشور گرد زوال

* * * *

ای آنکه جفا عادت دیرینهٔ تست
خالی ز محبت دل پر کینهٔ تست

جز مهر تو هست آنچه در سینه ماست
جز کینهٔ ما هر آنچه در سینهٔ تست

* * * *

Marfat.com

دوشم ببر آن لاله عذار آمد و رفت
جانی بتن زار نزاز آمد و رفت
چون عاقبت کار چنین است تمام
ساقی قدحی نوبهار آمد و رفت

* * * *

خانهٔ دل شودت منزل دلدار رواج
که بجز یار عزیزش نبود هیچ رواج

دوش این نکته‌در آمد که سحرگه در باغ
گفت با سرو بآهنگ در آمد بعلاج

* * * *

روزی که بمرگ گل نشیند گلشن
بلبل شود از مرثیه خوانان چمن

میراث گل و لاله چو تقسیم کنند
رنگ گل سرخ از تو و داغش از من

* * * *

خوبان بر خود که همچو شیر اند همه
در کشتن عاشقان دلیر اند همه

آنان که هزار کشته هر سو دارند
امروز به پیری بصیر اند همه

* * * *

تسبیح و ردا به بت شکن ارزانی
زنار و صنم به برهمن ارزانی

گلزار بمرغان چمن ارزانی
من جز تو نخواهم تو بمن ارزانی

* * * *

Marfat.com

۹۸ - نواب علی نقی خان مرزا حاکم قزوین
تخلص والا

از گریه سوز عشقت پنهان نماند یارا
وین آتش نهانی گردید آشکارا

بر حسن خود ببخشا مقتول مبتلا را
تا چند زار سازی این یار باوفا را

از درد در فغانم دردا که سوخت جانم
ای یار مهربانم وی بیوفا نگارا

از دل غبار غم را با آب دیده شستم
از خون خود بدادم بر روی خود صفا را

در نیکوئی چو ماهی در حسن پادشاهی
آخر بیک نگاهی رحمی بکن نگارا

گویا که از سر خشم گفتی کشند مارا
از اینکه من نباشم خواهی چه کرد یارا

ای شوخ چشم جادو بر رخ فشانده گیسو
تا چند جان عشاق گیری توبی مدارا

والا شنو ز حافظ این پند مشفقانه
با دوستان مروت با دشمنان مدارا

از کعبهٔ وصالت ما را مساز محروم
کز طوف کعبه مطلوب دیدار تست یارا

* * * *

لعلت بسخن چه شد گهر سنج
زان لعل پر است گنج در گنج

Marfat.com

در ششدر نرد حیرتم من
تا باخته دل بیاد شطرنج

غیر از تو که زد ز خوبرویان
در کشور حسن نوبت سنج

رخسار تو گنج حسن و کاکل
ماریست که خفته بر در گنج

ای وصل تو گنج عیش و شادی
ای هجر تو اصل محنت و رنج

ریزد گهر از بیان والا
در وصف تو چون شود گهر سنج

* * * *

گل بدان حسن و لطافت خجل از روی تو بود
سرو پایش بگل از قامت دلجوی تو بود

سالها پیروی شیخ و برهمن کردم
جمله را روی بطاق خم ابروی تو بود

دل گم گشته که عمری طلبش میکردم
بستهٔ دام خم اندر خم گیسوی تو بود

دوش در خواب خوشی طوف حرم میکردم
چون که بیدار شدم دل بسر کوی تو بود

عقل را پای بزنجیر جنون کردم بند
حلقههایش همه از سلسله موی تو بود

دوش والا بدر دیر مغان بیخود و مست
هر طرف واله و حیران به تگا پوی تو بود

* * * *

آن مه که صید عالمی از یک نظر کند
آه و فغان من بدلش کی اثر کند

Marfat.com

ماند بآفتاب که نیمش گرفته است
زلف سیاه او که برویش نظر کند

گر بانگ صبح ناز ویم آورد پیام
و ز نالهای زار من او را خبر کند

فریاد کان حریف جفا جو ز پیشتر
هر روز جور غم زدگان بیشتر کند

امشب بسینه سوخت دل از آتش فراق
مرغ سحر کجاست که فریاد بر کند

مسکین دلم ز آتش هجرت کباب گشت
سودای وصل خام تو از سر بدر کند

یا چون نسیم وصل تورا آورد بکف
یا همچو شمع چیده زبان تیز تر کند

گر کوی تو ز گریه عشاق خاک نیست
تابنده کی ز جور و جفایت بسر کند

روزی هر آنکه چشم کشاید بروی تو
ممکن نمیشود ز تو قطع نظر کند

هر ناوکی ز غمزهٔ خون ریز کافگنی
والا ز شوق سینهٔ خود را سپر کند

* * * *

چون روی تو شب بخواب بینم
در نیم شب آفتاب بینم

چون رخ ز شراب برفروزی
از بهر تو دل کباب بینم

از فرقت تو چه زار گریم
از گریه زمین پر آب بینم

Marfat.com

گفتی که شبی ببزمت آیم
این وعده مگر بخواب بینم

چون زلف فتد بروی ماهت
در دور قمر سحاب بینم

تا چند ز هجر دوست والا
دل در غم و اضطراب بینم

* * * *

تا عهد تو ای نگار بستم
عهد همه دلبران شکستم

یاران همه مست باده و من
از گردش آن دو چشم مستم

ساقی قدحم ده که من نیز
سرمست ز باده الستم

زاهد تو ء و طاعت ریائی
من رند خراب و می پرستم

والا بهزار نا امیدی
رخت از سر کوی یار بستم

* * * *

ز گریه تا بسحر چند دیده تر دارم
خدا کند که دل از دوستیت بردارم

حکایت تو و جور رقیب هر دو گذشت
ز دوری تو بمیرم اگر خبر دارم

ز یادگار تو چیزی بدست نیست مرا
بغیر زخم خدنگی که بر جگر دارم

ز بسکه گرد کدورت بدل نشسته مرا
بحشر سر نتوانم ز خاک بردارم

Marfat.com

بدان رسید ستمهات ای جفا پرور
خدا نکرده که دل از وفات بردارم

ز خاک کوی تو مشتی بدیدهٔ والا
که در مجاورتش حاصل بصر دارم

* * * *

الا سایه ات چتر بالا گرفته
رکابت هلال و فلک پا گرفته

نشسته سم مرکبت پشت ماهی
بر اوتاد نعلش ثریا گرفته

زر و سیم را سکه بر زر بنامت
بمهر و مه این نقش سیما گرفته

کف زر فشان کان همت کشوده
دلت اسم نیسان و دریا گرفته

چه خورشید ساطع بوجه منور
زمین و زمان طول و پهنا گرفته

ز نه بام فیروزه قدرت گذشته
ز روی زمین تا ببالا گرفته

ز کلک معانی مانی نژادم
ز ریحان خط سبزه صحرا گرفته

بوجهت گلستان گل دسته بسته
ببادام چشم تو شهلا گرفته

بوجه طباشیر و خال سیاهت
قمر رشک آن ماه سارا گرفته

Marfat.com

ببازار حسن عزیزیت یوسف
تمنای شوق زلیخا گرفته

بماهی جبین منی چین نشسته
خطا و ختن چین و صنعا گرفته

چو من مهر وجه تو خورشید اعظم
بدلسوز حب تو حربا گرفته

شب فکرتم مشک زلف سیاهت
بنور قمر قدر یلدا گرفته

شگرفم ز تیغ است کش باغبانی
ز سر دست بستان لالا گرفته

گلستان سر چیدهٔ نخل قامت
روان جدول خون صهبا گرفته

بزن گردن خصم بدکیش ارذل
کش او صورت زشت جیفا گرفته

ز ناجنس زندیق بدکیش بدبوی
بقاف قلم جای عنقا گرفته

به بینش چو طیر مسیحا سرشتش
بباطن بت کیش ترسا گرفته

در افتد بمداح آل محمد
بر افتد کش اوکین والا گرفته

چو پیل سیه گر نه خرطوم عجزش
بساید بروی زمین سا گرفته

بسنگ ابابیل مغزش ز بینی
بپاشم بپا را حصینا گرفته

Marfat.com

تن کذب او پای پیل هجاسا
مساوی کنم گرد غبرا گرفته

تواند که خورشید اعظم نگیرد
نه که خاک غبرا معلا گرفته

بلند آسمان را که برهم توان زد
چه زرقست شاهی زرقا گرفته

به اکسیر اعظم غبار کدورت
چه باشد توان جنگ خلقا گرفته

که پیچد بسام سوار نریمان
تهی مغز سرسام سودا گرفته

عصای کلیم آورم مار ارقم
هلاهل زده جان حمقا گرفته

ز مشک دواتی دهم آبرویش
خضابش الی صبح فردا گرفته

نشانده به ثور و ببازار برده
لجام دمش دست رسوا گرفته

بکوبم بسندان پتک معانی
زجاج سرش بی محابا گرفته

بششدر ثنایش مرا پس برانم
نگون نعل طوق تبرا گرفته

که تا حشر دم در دمد روز محشر
سیه بخت را شور و غوغا گرفته

بابران و توران و قسطنطنیه
ز شروان و اقصای بلغا گرفته

Marfat.com

بتازی و تاجیک و رومی و دیلم
برانند این قصه ضوضا گرفته

که صدیق خواند بزندیق لعل لعنی
بکشمیر نسلی ز سفها گرفته

نباتست آنکو نباتست آنکو
که بنیان نمک راست حاشا گرفته

نمک خوردهٔ کو نمکدان شکسته
ببرده همان گونه آبا گرفته

بحب علی و بجان محمد
کشم در دل پاک ماوا گرفته

بحب جوانان خلد تمنا
که حق دو سی ساله ما را گرفته

ز آبای پاک شما شرم دارم
بران نطفهٔ پاکم ایفا گرفته

رضای شما جویم و بر وفایم
که روی سخن را معما گرفته

بدان پاس طغرای نامش معما
ببردم باخفا نه پیدا گرفته

کنون حمد یزدان چو موسی عمران
بمدح شما طور و سینا گرفته

بعلم لدنی و لطف معانی
مبین مطلعی أحسن اسما گرفته

ثنای تو یسین و طه گرفته
ز صغرای وکبرای به طغرا گرفته

Marfat.com

ز خورشید بخت قمر وجه طالع
سر طور و سینا تجلا گرفته

ز بخت بلندت شگفتم چو وامق
سر زلف دامان عذرا گرفته

حضور تو ای یوسف شمس دولت
چو یعقوب بوی تو بینا گرفته

اگرچه در این مدح بردم جسارت
باجداد پاکت تولا گرفته

بدور قمر دین پاک محمد
سخنور چنین کی کجا جا گرفته

بنامت کشودم سری تا ثریا
ثنا یثرب و چین و بطحا گرفته

سزد نازش آرد بمداح ممدوح
بسنجر چنین نظم عظما گرفته

رکاب سخنور سزد زر بپاشی
بشبدیز فرزین و زیبا گرفته

فلک سجده آرد بمداح حیدر
ملک حشمتش را تمنا گرفته

بزی تا برد دوره شبدیز گلگون
بشام و سحر جام و مینا گرفته

بعیش و بشادی بعشرت بشاهی
ببر ماه زیبای رعنا گرفته

به بین طنیت پاک والا ز حسنت
ز مشک و قمر خال طعما گرفته

Marfat.com

بر خیز که این نشست بگذاشتنی است
هامون و بلند و پست بگذاشتنی است

خبر نیستی‌است هرچه بخاطر گذرد
بگذار که هرچه هست بگذاشتنی است

* * * *

تا آن رخ تابنده بمن رو نکند
سویم نظری بچشم و ابرو نکند

از شعلهٔ آه من نترسد باری
آتش اثری باتشین خو نکند

* * * *

هم یار خراباتی سر مست توئی
هم مقصد صبح سبحه در دست توئی

القصه که موجود بحق در دو جهان
نا بوده تو بوده و تاهست توئی

۹۹ - آقای محمد کاظم اصفهانی تخلص واله

بخاک ابر بهاری ریخت آب‌زندگانی را
فشان بر خاکیان ساقی شراب ارغوانی را

به پیری گر برندی‌کار افتاد است ای زاهد
مکن عیبم تلافی میکنم زهد جوانی را

ز خضرم بس بود امید ساقی کامیابم کرد
مرا بین کز کجا می جستم آب زندگانی را

هنوزم‌سود خود منظور بود از جانفشانی‌ها
که با تیغ تو میدیدم حیات جاودانی را

Marfat.com

ز رستن ایمنم کز رخنه در کنج قفس واله
که ذوق دام برد از خاطر من پرفشانی را

* * * *

امشب* بجز از عشق تو جانانه ندارم
کاری بخم و شیشه و پیمانه ندارم

دل بود که دلدار ربود از من و صد شکر
جائی که کنون غیر درین خانه ندارم

بر شمع خیال رخ او بال فشانم
کاری بپر افشانی پروانه ندارم

هر جا که رسم قصهٔ عشق تو کنم سر
از قصهٔ عشق تو بافسانه ندارم

بر یاد لب لعل تو در بستر هجران
غمخوار بجز نالهٔ مستانه ندارم

گویند بزلف بتی افتاد بزنجیر
عمریست خبر از دل دیوانه ندارم

جانانه اگر کرد بواله ستم و جور
دارم گله از بخت و ز جانانه ندارم

* * * *

ببزمم آمدی شادم بجامی ای صنم کردی
قدم در بزمم امشب رنجه فرمودی کرم کردی

---

* اسم شاعر در نسخهٔ د (برگ ۹۲ الف) مندرج شده و نسخهٔ ر غزل هم ندارد ـ

Marfat.com

علاج خصمی گردون بآه صبحدم کردی
بکویت ریختی خونم بخواری و کرم کردی

کند رم صید از صیاد نه صیاد از صیدی
کنون توصید صحرائی توبا صید حرم کردی

تو خود ز اول نگاهی جان فدا کردم بصدسنت
نگاهت را چرا آخر تقلب بر ستم کردی

قدم چون از وفا برتربت من رنجه فرمودی
چنان کردی که مشتاقم به صحت ازعدم کردی

اسیر یار و یارم هرزمان امشب مگر ای دل
نگارستان چین را خاک از نقش قدم کردی

شکاری کردی و بستی پرم اکنون وسردادی
ستم کردی که بر واله ستم بعد ستم کردی

۱۰۰ - محمود خان شیرازی تخلص وامق

آن کس که جامی از کف پیر مغان گرفت
از آفت زمانه برات امان گرفت

مردم بذوق یاد اسیری درین چمن
کنج قفس چو شد که دلم ز آشیان گرفت

دین و دل ای رفیق توان داد اگر توان
در کوی میفروش زمانی مکان گرفت

خنجر چه می کشی تو بقتلم بکام غیر
کز ما بغمزهٔ دل و جان میتوان گرفت

از بس که سرکش است سمند وصال تو
دست تصورت نتواند عنان گرفت

Marfat.com

از جذبه محبتش آرم شبی به بزم
راهم ز آستانش اگر پاسبان گرفت

گویم چسان گرفت دلم را که کس ندید
آن طرز دلبریش چگویم چسان گرفت

وامق چه می روی که بگیری عنان او
مسکین ز پادشه نتواند عنان گرفت

۱۰۱ میرزا کوچک شیرازی تخلص وصال

صحبست* و ساقی زنده کن این مردگان خواب را
وقت صبوحی فوت شد در ده شراب ناب را

هرچند در دور جهان نایاب باشد خرمی
جوئیم از دریای جام آن گوهر نایاب را

در بحر غم افتاده را هم کشتی می بایدش
ورنه خلاصی مشکل است آشوب این غرقاب را

بادام خواب آلود تو با چرخ طوفان رای تو
این هر دو شبها برده اند از چشم مردم خواب را

چون مطرب آید در سماع از گوش در کش پنبه را
چون واعظ آید در زمین آماده شو سیماب را

خو کرده با راحت کجا داند رموز عاشقی
از خار این وادی مپرس آسوگان خواب را

می زد ز آب آتش همی وین بس عجب نبود وصال
از سوز دل بین چشم من کاتش برآید آب را

* * * *

* - این غزل فقط در نسخهٔ د حفظ است (م-ب)

Marfat.com

هرگز نشود کم ز شکر خنده لبی را
کز لطف نوازد دل پرتاب و تبی را

درد دل یک عمر اگر با تو شمارم
گیرم که بر آرم بتو تا روز شبی را

ای چشمهٔ حیوان بلب لعل تو پنهان
مپسند چنان سوخته جان تشنه لبی را

ترسم که بمحشر نکنم دعوی داور
داند ز تو خون ریختن بی سببی را

شادیم غمین داشت غم داد خلاصی
دردی عجبی جست دوایی عجبی را

رو کن بکمان ستم ای ترک جفا کیش
چندانکه نوازی دل محنت طلبی را

از دست مده همچو وصال و مخور افسوس
تار سر گیسوی و جام طربی را

* * * *

نسبت بعارضت نتوان داد ماه را
بسیار فرق ها بود از گل گیاه را

پیش تو نام خویشتن آئین دیگر است
اولی تر آنکه عذر بخواهم گناه را

بیم زوال نیستت ای شاه ملک حسن
زان گوش ناله می نکنی داد خواه را

خط عارضت گرفت که دشمن قوی شود
ور کشوری که معدلتی نیست شاه را

بیم جمال تست که آئینهٔ دلست
ورنه من از کجا و چنین ضبط آه را

Marfat.com

آهم گواه سوز دل آمد ولی چسود
در شرع عشق کس نپذیرد گواه را

بامن مگو کز آتش عشقی چنین مسوز
این خود ببرق گو که نسوزد گیاه را

خود آن مجال کو که ببوسم جمال او
کان بی وفا گناه شمارد نگاه را

گفتی وصال شرح غمی پیش یار کن
کو جرأتی که بوسه زنم خاک راه را

* * * *

شاهد آن بهتر که باشد بی نقاب
شاهد ار خواهی جمال آفتاب

ز اتش و باد است رویت بافروغ
یا مگر افتاده عکس گل در آب

بر خرابی چون بنای عالم است
وقت آن خرم که گشت از می خراب

می بدور آور کزین گردیده جام
زود می بینم حریفان را بخواب

با جوانی خوش نشین پیرانه سر
وصل جو با شاهد عهد شباب

حرفی تلخی زان لب شیرین بگو
تا دهی هم نقل مستان هم شراب

پنجه از خون دلم عناب رنگ
کرده ترکی لشکری باصد عتاب

Marfat.com

شاهد آری چونکه باشد لشکری
پنجه از خون بایدش کردن خضاب

زین چه از یک ریختن خون وصال
بس خطا کز دوستان باشد ثواب

* * * *

آنکه محمل از دل عشاق بیدل بست و رفت
وه که برجای جرس دلها بمحمل بست و رفت

تا نه پیمانده ره کوی دل آرامی دگر
پای دل محکم بآن مشکین سلاسل بست و رفت

گر هزاران دلبر آید یکدل اندر شهر نیست
بسکه دل برمحمل آن شیرین شمایل بست و رفت

در دل سنگین او یا رب کسی را ره مباد
تا نه بندد با کس آن عهدی که با دل بست و رفت

یک نفس غافل نبودم از برای رفتنش
دیده از افسونگری آن شوخ غافل بست و رفت

یا شهید تیغ خود را از همه جاوید یافت
یا ز طفلی دست و پای صید بسمل بست و رفت

موکشان میرفت دل اندر پی محمل وصال
ز انکه ره گر بر سر موداشت بردل بست و رفت

* * * *

کنون زبخت منت رحم در دل افتاده است
که دل ز تیغ جفای تو بسمل افتاده است

هزار بار فزون مرغ سدره رشک برد
بطایری که ز تیغ تو بسمل افتاده است

Marfat.com

دلی چو شیشه ز سنگ سپهر باک نداشت
تو سنگدل شدی و کار مشکل افتاده است

کجاست فرصت آن تا بداد آرم دست
مرا که دست بدامان قاتل افتاده است

هزار قطره فشاندم ز چشم و سود نداشت
که سوز عشق توچون شمع در دل افتاده‌است

دل جفاکش من مایل جفاست هنوز
مگر ز لذت بیداد غافل افتاده است

به نیم پرسش از الطاف خویش شادم کن
که بیخود آنکه وصالم بمحفل افتاده است

* * * *

شکایتی ز تو حرفی برای خویشتن است
وگرنه عهد محبت بجای خویشتن است

بحسرت دلم افزود هر کجا دیدم
شهی که مرخمتش باگدای خویشتن است

تو از من و دل من فارغی و دل عمریست
که پای بست بدام وفای خویشتن است

پیام خویش ندانم اگر توانم گفت
که هر که رفت دران کو برای‌خویشتن‌است

طبیب اگر همه عیسی است بی نیازم من
مریض عشقم و دادم دوای خویشتن است

بجان رسیده ز آه و فغان مشتاقان
بلای خلق شد و مبتلای خویشتن است

فغان دل بتو شد رهنمای خلق کنون
ز رشک میرد و اینش سزای خویشتن است

Marfat.com

مگر که صید تو را شوق خود نگهدارد
وگرنه رشتهٔ زلفت بپای خویشتن است

مراد ما نبود جز رضای دوست وصال
مرا ز مدعیان مدعای خویشتن است

* * * *

بنای هستی من شد چه از برای قدح
ز خاک من چه عجب گر شود بنای قدح

قدح زبهر صبوحی چو پر کند ساقی
کند طلوع دو خورشید از صفای قدح

کسی چو جام شود طرح رای روشن او
که سجده همچو صراحی کند بپای قدح

چو جان بهای قدح بود بذل ساقی شد
مگردهد قدحی یا عدهم بهای قدح

بمدعای دل بیقدح بکف بردی
یکی بسی بقدح بر بمدعای قدح
مریز جرعه بخاک و بمن بده ساقی
بجان خستهٔ من باش گو بلای قدح

وصال خواهی اگر آگهی ز راز جهان
مدار دست ز جام جهان نمای قدح

* * * *

مگر چون من هوای آن بت نامهربان دارد
که امشب نی زهر بندی بآهنگی فغان دارد

نوای نی بگویش آنکه دارد نو سفر همدم
خوشست اما نه آهنگ درای کاروان دارد

Marfat.com

ز کوتاهی بال و پر ندیدم جلوهٔ برق
خوشا مرغی که بر شاخ بلندی آشیان دارد

ننالم زانکه ترسم تا برد گلچین بگلزاری
وگرنه از گلی هر بلبلی صد داستان دارد

بنالد بلبل از یک باغبان با صد هزاران غم
وز آتش من که یکدل دارم وصد باغبان دارد

همین فرقست با رخسار زیبایت گلستان را
که این پیوسته شادابست آن آخر خزان دارد

وصال امشب دگر شکر فشانی میکند گویا
ز وصف آن لب شیرین بیانی بر زبان دارد

* * * *

مشکل که بی تو اهل وفا زندگی کنند
گر زندگی کنند بشرمندگی کنند

گر برقعی ز عارض تابان برافکنی
کی وصف مهر و ماه بتابندگی کنند

گر سر فرو بسلطنت آری بدین جمال
شاهان به پیشت آرزوی بندگی کنند

هرجا بحسن و طرهٔ آشفته می رود
تعریف حال ما به پراگندگی کنند

تاپای می رود من و راه طلب که دست
بر گردن مرا بخرامندگی کنند

جان در بهای وصل تو دارد بهای ما
گر قیمت متاع به ارزندگی کنند

* * * *

باد بهاری دمید گشت هوا مشکبار
ساقی مهوش بخوان بادهٔ بی غش بیار

Marfat.com

مرغ شب آهنگ شد مطرب بزم چمن
مطرب مستان کجاست تا نفس خوش برآر

در دهن غنچه بین قطرهٔ باران چنان
کز لب خندان بدید گوهر دندان یار

شاخ گل آتشین سقی مجلس فروز
ساغر او پر شراب بادهٔ او بی خمار

فصل گل آمد بیار می که دگر مشکل است
ما و تو باشیم و گل بر دمد از شاخسار

جز لب ساقی که یافت شهد چنین با نمک
جز می ساقی که دید تلخ چنین خوشگوار

نیست بغیر از هلاک چارهٔ بیچاره‌ای
دل چو نشیند صبور غم چو نداند شمار

چند کنی زاهدا منع منْ از عشق دوست
کو بت پنهان به است با صنم آشکار

بندهٔ خوشست ار برد گوش نصیحت نیوش
نه چو من آشفتهٔ بیدل و بی اختیار

یار چو بی مهر شد کار چو از دست رفت
یاری یاران چه شد یاوری روزگار

بر سر آتش اگر نیست قرار مپند
چون دل سوزان من بی تو ندارد قرار

گفتی اگر جان دهی وصل ندارم دریغ
لیک دریغ ار نبود عهد تو ناپایدار

با همه دانش وصال کی رهی از این قفس
تا نکنی اعتماد بر کرم کردگار

Marfat.com

خون ریزی سپهر مبین از ره ستیز
ساقی تو نیز خون رز اندر پیاله ریز

با دشمنان محبت و با دوستان ستم
سهل است اگر تو دوست بدشمن دهی تمیز

ز آزادیم چه سود که مهر تو بر دلست
بندم کشودهٔ و ندارم ره گریز

باور مکن که با همه خواری و غم تو را
بیرون کنم ز دل که چو جان دارمش عزیز

بیچاره واعظ از شب هجر است بی خبر
بیهوده میکند سخن از روز رستخیز

شد محو خواهش گل و سنبل ز خاطرم
زان لعل روح پرور و گیسوی مشکبیز

گر دیگرت وصال میسر شود وصال
بنشین در آتش و ز بر یار برمخیز

* * * *

دارم بگوش این سخن از پیر می فروش
خواهی ز غم گزند نیابی پیاله نوش

از رند باده نوش کرامت عجب مدار
کز جام باده راز جهان آیدش بگوش

تعریف جام باده همین بس بود که او
بر حسن پرده در شد و بر عیب پرده پوش

گه برلبم بنه لب و گه در کنار کش
تا همچو نی بنالم و چون دف کنم خروش

دلبر ز شرم حسن زبان بسته از سخن
من از حجاب عشق لبم از گفتگو خموش

Marfat.com

در حیرتم که این همه ناز و نیاز عشق
بی کام و بی زبان که رساند ز دل بگوش

بر تقوی وصال اگر منکری به بین
اسباب زهد او همه در رهن می فروش

* * * *

بیا و ز لعل ساقی باده کن نوش
که این می میکند غم را فراموش

اگر ماهم ندیدی روز و شب را
به‌بین آن زلف مشکین بر بناگوش

نصیحت می بریدم ناصح اما
دران ساعت که باشم مست و مدهوش

چه افسون کرد لعل پر فریبت
که ما را از حکایت کرد خاموش

اگر از خامی زاهد نباشد
چرا از آتش ما می زند جوش

خدا را روز خلقی تیره مپسند
مپوش آن زلف مشکین بر بناگوش

وصال خسته را گر بردی از یاد
نخواهد کردنت هرگز فراموش

* * * *

بدستی شیشه دستی جام دارم
علاج فتنهٔ ایام دارم

غمت را در دل ناکام دارم
چو غم از گردش ایام دارم

بمن از بیم رسوائی نشد یار
چها از این دل بدنام دارم

Marfat.com

مرا از باده تا مینا تهی نیست
چه باک از چرخ مینا فام دارم

شکستی بالم و جرمم همین است
که جا در گوشهٔ آن بام دارم

نه تنها حسرت دیدار یار است
بدل بس آرزوی خام دارم

اگر راز جهان دارم عجب نیست
که خوش آئینه‌ای چون جام دارم

وصال از بوسه‌ای کی بخشدم کام
کزان لب حسرت دشنام دارم

* * * *

من نه آنم که ز مهر تو برد پیوندم
ور ببرند رقیبان تو بند از بندم

دیده بر چهرهٔ زیبا نه فگندن اولی است
چارهٔ صبر بناکام کنون کافگندم

من نگویم که نیز ار برخ خود بینی
گوئی از حسن و لطافت نبود مانندم

گر تو خورسند ز آزردن من باشی که من
بهمین قدر که من یاد توام خورسندم

دل انداز پذیرم شده در بند اسیر
تو خود ای ناصح فرزانه چگوئی پندم

من همان روز که عاشق شدم آگندم گوش
تا پریشان نکند گفتهٔ دانشمندم

از تو رخ باز نتابم که تویی غمخوارم
وز تو دل باز نگیرم که تویی دل بندم

Marfat.com

بدو لعلت که قدح بی من دلداده منوش
بدو چشمت که فراموش مکن سوگندم

بد اغیار نگویم بر دلدار وصال
نه پسندم بکسی آنچه بخود نه‌پسندم

* * * *

هستم ز رشک مدعی ایمن که خوی او
نگذاشت تا گذار کس افتد بکوی او

آن مرده را که داد مسیحا دوباره جان
تا ریخت غیر باده چو اندر گلوی او

مرآت دل ز زنگ حوادث سیاه گشت
ساقی کجاست تا بکنم شست شوی او

دردا نیافت کس که چو دردم هلاک ساخت
از بس نهفتم از همه کس گفتگوی او

صوفی که زیر خرقه سبو می کشد مدام
بیمست تا بسنگ بر آید سبوی او

گرچه نمی شود نفسی وصل او نصیب
منشین وصال یک نفس از جستجوی او

* * * *

صید اوفتد بپای خود اندر کمند تو
کآزاد گشت هر که در آید به بند تو

مشکل که دست کوته همچو منی رسد
ای میوهٔ رسیده بشاخ بلند تو

هرگز مباد از غم هجرش خلاصیش
آن طایری که جست رهائی ز بند تو

Marfat.com

دانی دوای درد دل غم رسیده چیست
شیرین تبسمی ز لب نوشخند تو

بیدردیش برد غم عشق تو از خیال
بر درد اگر دوا طلبد دردمند تو

غیر از بچشم بد برخت بنگرد چرا
من می شوم بر آتش غیرت سپند تو

ناصح چه‌سود پند من از چنگ و نی که نیست
چشمم بدست ساقی و گوشم به پند تو

در راه دل ز هر طرفی دام گستریست
آن بخت کو که افگندم در کمند تو

دارد وصال نقد هوا بوالهوس فریب
از این دوتا کدام یک افتد پسند تو

* * * *

رخسار آتشین ز می ناب گشته‌ای
یا از خیال سوخته‌ای در گذشته‌ای

همچون توی ز مادر گیتی دگر نزاد
با این جمال آدمئی یا فرشته‌ای

تا طره بهر دلبری افگنده مانده‌ای
نه گردنی به بند نه پایی برشته‌ای

آخر بخرمنش چه زند برق ازین حسود
گر قطره‌ای فشاند سحابی بکشته‌ای

دل داده‌ای و از سر کویش نمی روی
می بینمت وصال که از جان گذشته‌ای

* * * *

بزیر پرده چون مه در سحابی
سخن بی پرده گویم آفتابی

Marfat.com

جهانی در گمانند از دهانت
بگو باری حدیثی را جوابی

نه چشمم را ز خاکت سرمه‌ای به
نه دستت را ز خون من خضابی

بمشتاقان زویت پرده بکشای
کزین خوشتر نمی بینم ثوابی

بود جز عشق اگر باریش بر دوش
چه فرق است آدمی را با دوابی

سرای میفروشان باد معمور
که هست آنجا پناه هر خرابی

بهم چندان نزیبد ماه و خورشید
گه گر گیرد پری روی نقابی

قمر چندان نه بخشد روشنایی
که از دست بتی جام شرابی

کتابی پر شد از اوصاف حسنت
همان ننوشته حرفی از کتابی

بدل هرکس نوید وصل او داد
فریب تشنه‌ای داد از سرابی

چنانت عهد یاران شد فراموش
که پنداری خیالی بود و خوابی

وصال اول تو را گفتم که باشد
محبت محنتی الفت عذابی

کنون اینت سزا کز دیده و دل
گهی در آتش و گاهی در آبی

* * * *

Marfat.com

اگر نه پیر خرابات رهنما بودی
مرا بکوی سلامت ره از کجا بودی

دوای دردی و در دل هزار درد نهان
خوش آنکه درد دل خسته را دوا بودی

بس است این همه بیگانگی مکن بامن
دو روز پیش مگر با من آشنا بودی

ز ناله منع من ای هم نفس نمی کردی
اگر بدرد دل خسته مبتلا بودی

به نیم لحظه شکایت ز من مباش ملول
که عمری از برم ای بیوفا جدا بودی

وصال خوار شدی در رهش بجرم وفا
چه بوالهوس که توام کاش بیوفا بودی

* * * *

شنیدم که در کشور هندوان
بعهد کهن بود سروی جوان

بتی دلربا لعبتی دلفریب
بلای قرار و عدوی شکیب

ز سر تا بپا باغی آراسته
شگفته درو آنچه دل خواسته

گلش مشک سا سنبلش گل فروش
مهی شام پرور شبی صبح پوش

بقامت صنوبر بچهر آفتاب
دو هندو بیغما دو جادو بخواب

Marfat.com

بهشتی ز رخسار تابان شده
دلی کوثرش آب حیوان شده

دو عودش بر آتش چو دود افگنی
لب از گندمین خال چون جوزنی

دو لب چون دو جادوی بابل بفن
بسی زهره از چاه شان غوطه زن

خرامی برفتار کبک دری
همه دلفریبی همه دلبری

سیه نرگس او ز مستی خراب
دو آهو بچنگال شیران خراب

بگردن دو گیسوش از مشک ناب
هلالی دو پیوسته بس تیره تاب

بتی گرد رویش گرو مشکین رسن
ز زنار مویانش صد برهمن

برش چشمهٔ نور بلور فام
دران چشمه مسکین دلش چون رخام

میانش چو موئی بد اما شگفت
که باری بکوهی سرین بر گرفت

نگارین کفش چون بساغر برانش
که پامال سازد دل عالمانش

بآئین خود هر صباح آن پری
به گنگ آمدی درستائش گری

ستائش نمودی و گفتی درود
سر و تن بشستی دران ژرف رود

Marfat.com

چو پردخته کردی دل از کار خویش
بمنزل شدی با پرستار خویش

بدیدش جوانی و شد صید او
ز خود رفت و افتاد در قید او

بشد تا نظر باز گیرد ز وی
دلش رفت و خاطر فتادش ز پی

بدل گفت خود را شکیبا کنم
دلش گفت آهنگ صحرا کنم

نظر خواستی بستن از پیش تیر
چو بستی نظر دیدمش در ضمیر

چو در خواب رفتی جمالش ببر
چه بیداد کشتی خیالش بسر

بپرهیز در جست و غافل ازین
کد جوشن حریر است و تیر آهنین

از آن شد که چون بیقراری کند
شکیبش بغم پرده داری کند

خرد با سنان خواستی جنگ‌ها
بیک حمله بگریخت فرسنگها

نبودش دلی کز غمش بر کند
بجز عشق او رای دیگر زند

لکد کوب عشقش چنان کرد پست
که شد خاک و بر رهگزارش نشست

بهر صبح کز خانه آن ماه شنگ
پرستش برون آمدی سوی گنگ

بهمره پرستنده و دایه اش
فتاده بدنبال چون سایه اش

Marfat.com

جوان نیز افتادی اندر رهش
شدی عیش خرم بروی دلش

چو حربا که دل بسته بر مهر هور
ازو کام دل جستی اما ز دور

ز بس گرم کز سوز دل آه کرد
صنم را ز سوز دل آگاه کرد

ز بس شد پیاپی ز هر سو نگاه
نهان در دل هم نمودند راه

ازان سو نگه گرم غارتگری
و زین سو بفرمان ارادت گری

ز سوز دل و چشم خونخوار او
رقیبان شدند آگه از کار او

بخویشانش این قصه برداشتند
همه تخم کین و خلل کاشتند

پدر مادرش یافتند آگهی
پریشان شدند از مه خرگهی

پر اندیشه گشتند از کار دخت
بدل هر یکی دیگ سودا به پخت

بیاران نشستند پس رای زن
که چون باز دارند جان را ز تن

به گل راه بلبل به بندند چون
یکی داستان زد برین رهنمون

که در کیش مانیست خون ریختن
نه با کس بخصمی در آویختن

Marfat.com

من این مشکل آسان نمایم همی
خود این عقده را در کشایم همی

ولی باید این فتنهٔ روزگار
نیاید سوی گنگ روزی چو خار

جوان چون به بیند مه خویشن را
فزاید بدل رنج و تشویش را

که هر کس ازو باز جوید همی
نشانی ز دمساز جوید همی

منش گویم آن گوهر ابر باب
فرو شد چو خورشید تابان در آب

به گنگ آمد آن آفتاب جهان
ولی اندران غرق شد ناگهان

همه یاورانش ز غم خسته‌اند
بسوگ و باندوه بنشسته‌اند

چو این بشنود عاشق مستمند
بر او مر بسوزد دلش روز چند

چو نومید گردد ازان یار خویش
پی خویشتن گیرد و کار خویش

یکی ز انجمن با جوان راز گفت
حدیث پریشان بدو باز گفت

شنید این سخن عاشق دردناک
نهاد از غم دوست دل بر هلاک

ز پای آمد و رفت هوشش ز سر
چو آمد بخود گفت با حیله گر

Marfat.com

که آن سرو بالا بت ماهرو
کجا شد درین ژرف دریا فرو

بیا گفت کانجا نشانت دهم
نشان زان مه دلستانت دهم

نمودش بانگشت جای عمیق
که آنجا شد آن ماه پیکر غریق

جوان را ز دل نالهٔ دردناک
بآب اندر افگند خود را چو خاک

بدل آتشی بودش از سوز درد
ز آب آتش خویش را چاره کرد

سرشکش جهانی بسیلاب داد
مکافات آن خویش سیراب داد

پریشان شد آن جمع ازان ماجرا
که بر وی شد این ظلم بر ما چرا

چو این قصه گفتند با رشک ماه
جهان شد بچشمش چو چشمی سیاه

ازان قصه افتاد در تاب و پیچ
بخود برد و بیرون نیاورد هیچ

نهان عذر جست از روان حبیب
که ای یار حسرت کش بی نصیب

زهی داده جان در غم روی من
ندیده جز اندوه در کوی من

ز چشمت دو جادوی من برده خواب
بجانت دو هندوی من برده تاب

Marfat.com

بآخر ز افسوس مشتی دغل
بپایت فرو رفته خار اجل

ز من هرچه داری شکایت رواست
ولی من نکردم محبت گواست

ز جام تو کام مرا بحر داد
مرا شهد و بد خواه را زهر داد

سحرگاه کز چشمهٔ خاوران
شد از نور رخ گنج روی روان

فلک هندو آسا دران ژرف رود
ز پیکر بشست این سیاهی دود

پری پیکر از خواب نوشین بجست
چگویم کجا خواب نوشین مست

ز شب تا سحر چشم بیدار داشت
که در دل غم فرقت یار داشت

بتن جامهٔ دلبری راست کرد
ز زیور بخویش آنچه میخواست کرد

بسی برد از عود و صندل بکار
روان شد به کشتی چه خرم بهار

بهمراه او رفت یاران همه
دل آسوده از ننگ داران همه

رسیدند چون بر لب گنگ رود
سر و تن بشستند در بحر رود

کشاد آن رخ لعبت دلفریب
ز خویشان بپرسید حال غریب

Marfat.com

که آن را ندانم چه سودا فتاد
کجا اندرین ژرف دریا فتاد

اشارت بسر کرد آن حیله گر
که اینجا فرو رفت شوریده سر

پری پیکر از غصه بیتاب شد
ز تاب آتشی گشت و در آب شد

ز دریا در آمد درخشان گهر
بدریا فرو رفت بار دگر

بسی هر کسی کرد هر جا شنا
ولی شد بر آشنا آشنا

ازین بوالعجب تر بر آفاق چیست
که معشوق درپیش عشاق کیست

زنان بین بمردان سبق جسته اند
ازین کار مردان ورق جسته اند

در خرابی زلزله و بیوفایی دنیا گوید

جهان گاهی شادی و گاهی غم است
همه غم همه شادمانی کم است

گه آرد نژندی و گه خرمی
کند گاه زخمی و گه مرهمی

بیک سینه انده بیک دل سرور
بیک خانه ماتم بیک خانه سور

یکی شب فروزد ز جام شراب
یکی تیره بیند بروز آفتاب

Marfat.com

نه انده نه شادیست در دست کس
غم و شادی ایزد بیزدان و بس

یکی رنج نا برده بر گنج زد
یکی گنج بنهاد و بر رنج زد

همه هر چه پیش آید از خوب و زشت
بدانگو نه زاید که شد سر نوشت

درین انجمن خامه لرزان بود
سخن هر چه آرد پریشان بود

نه آن داستان است این انجمن
که خواننده را دل نسوزد بمن

که این قصه را خواند و زاری نکرد
چو ابر بهار اشکباری نکرد

که با این سخن خاطری شاد داشت
وگرچه دل از سنگ و پولاد داشت

که این قصه خواند که باور کند
که نادیده تصدیق محشر کند

یکی داستان دارم از رستخیز
بدل کار گر همچو شمشیر تیز

ز شیراز و آن رشک گلگشت حور
بساط نشاط و سرای سرور

چه شیراز آن خاک مینو سرشت
ز مایه خزانش بهار بهشت

چه شیراز آن خاک رامش فزا
همه جای شادی و عیش و نوا

Marfat.com

چه شیراز باغی همیشه بهار
هوایش ز خلد برین یادگار

نسیمی کزان روح پرور دمد
تن مرده را روح دیگر دمد

گر از لای جویش کفی بفشری
روان بینی از دست خود کوثری

هزاران قصور اندرو بی قصور
چو قصر جنان جای غلمان و حور

همی بآسمان گردن افراشتی
که با آسمان همسری داشتی

ز خویش آسمان را ندیدی فزون
بغیر از نکوئی و شد سرنگون

چه پرسی چگویم که این حال چیست
سی و نه فزون از هزار و دویست

که ماه نهم زان نهم سال بود
سیم عشر از ماه شوال بود

مگر هفتمین روز از هفته بود
همان چهر خورشید بنهفته بود

بشیراز آمد یکی زلزله
جهان روز محشر شد از ولوله

زمین همچو دریا در آمد بموج
جهان غرقهٔ موج او فوج فوج

و یا همچو کشتی که بر روی آب
بیفگنده طوفانش از اضطراب

Marfat.com

بجنباند دست قضا مهد خاک
جهانی بر آمد بخاک هلاک

چنان شد بر افلاک خاک سیاه
که شد تیره آئینهٔ مهر و ماه

فلک بر سر خاکیان خاک بیخت
زمین از تزلزل بر افلاک ریخت

ز برج و ز بار و ز ایوان و کاخ
بجا ماند دشتی همه سنگلاخ

پدر برده از یاد مهر پسر
پسر نا امید از وفای پدر

چو کودک بمادر در آویختی
ازو مام چون خصم بگریختی

فراموش کرده جلیس و ندیم
ازین امر حادث وفای قدیم

گران سنگ ها آمد از که بزیر
که بر خواست از گاو و ماهی نفیر

همانا ز بس خاک غبرا شگاف
بحالش دل سنگ خارا شگاف

بر افروخته شعله از هر مغاک
تنوریست گفتا بطوفان خاک

بطوفان آب از تنور آمد آب
بطوفان خاک آتش گرم تاب

شده پاره هر کوه مانند طور
وزو نار موسی نموده ظهور

Marfat.com

بسا سنگ کز تیغ که شد رها
فگندش زمین از تزلزل بجا

نماند از گریوه بصحرا و دشت
که با صفحهٔ دشت یکسان نگشت

همان کاخ پور شه هفتمین
که بود آسمانی بروی زمین

امیر احمد آن سبط پاک رسول
چراغ هدایت بر اهل وصول

یکی طاق محراب اهل دعا
در او چرخ را پشت طاعت دوتا

چنان آمد آن طاق و خرگه بخاک
که ماند آسمان تا کمر گه بخاک

ضریح وی آن موج دریای نور
کز او نور یزدان بدی در ظهور

فرو بسته آن قبه بر رخ نقاب
تو گفتی که شد در کسوف آفتاب

در او بود چون نازنین پیکری
مبارک نهادی نکو گوهری

هوای زمین بوسیش داشت طاق
فرود آمد و طاقتش داشت طاق

دگر کاخ فرخ برادرش را
که زینت بد از فرخی عرش را

چنان کوفت بر خاک دور سپهر
که مهر از غبارش بپوشید چهر

Marfat.com

مگر چشم اختر ضیا خواستی
ز خاکش فلک توتیا خواستی

بر آورده کاخ همایون شاه
که باشد جهان را ز هر بد پناه

یکی طاق بگذشته ز اوج سپهر
ز آیینه پیغارهٔ ماه و مهر

چنان کاخ نادیده آسیب زنگ
چنان گشت کاینه ز آسیب زنگ

ز عرش بربن شد ستونها نگون
که بد هر یکی آسمان را ستون

ز مسجد ز بازار و میدان و باغ
اگر جوی از چغد می جو سراغ

ز هر طاق شان مرغ کوکو زند
که کوبانی طاق تا او زند

بسا طاق آمد ز مسجد فرود
که در محکمی کم ز گردون نبود

کس آن طاق‌ها چون به بیند خراب
کی ایمن رود زیر گردون بخواب

نگون گشتن خرگه مهتران
قیاسی است بر حالت کهتران

یکی زان میان کلبهٔ تنگ من
کز او نام من بود شد ننگ من

من اکنون نشسته بر تل خاک
پس و پیش من نالهٔ درد ناک

Marfat.com

جگر خوارگانم جگر پارگان
ز خان و زمان گشته آوارگان

نمانده بمن دفتر و خامه‌ای
کز این حالت انشا کنم نامه‌ای

شکسته قلم در سر انگشت من
سر انگشت من خامه در مشت من

پریشان ترم زانچه بودم ز پیش
بزخمم زمانه فرو برده ریش

بگریم بخود یا که بر دیگری
غم خود خورم یا غم کشوری

گرفتم برافشانم از دیده آب
کی از سیل آباد گردد خراب

نمیداند این دردٔ را چاره کس
خدا و خداوند دانند و بس

شهنشاه فتح علی شه که باد
جهانش بفرمان فلک بر مراد

خدیوی که آرامش جان ازوست
جهان بنده فرمان و فرمان ازوست

درش آسمانیست چرخش زمین
ز جام جهان بینش مه خوشه چین

ز تیغی که برق و کفشش میغ اوست
کجی گر بجا مانده هم تیغ اوست

ز دستش که آز از عطا مست اوست
اگر ماند بحری همان دست اوست

Marfat.com

نشد شست او تا به تیر افگنی
نشد پیکر چرخ پرویزنی

کجا ابر را مایه دریاستی
اگر نه ز دستش مدد خواستی

ز عکس دلش تابش آفتاب
ز جود کفش بحر در اضطراب

جهان سایه پروردهٔ پادشاست
برین بر سپهر و ستاره گواست

ازو یکسر موی خود کم مباد
جهان چون سر موی درهم مباد

جهان شهریارا فلک چاکرا
رعیت پناها کرم گسترا

زهی از پس پاک پروردگار
نماز تو واجب ترین کاروبار

بویژه بجمع پریشان فارس
شکسته دلان سینه ریشان فارس

تو چون مایهٔ شادی عالمی
چرا در دلی بود باید غمی

تو هستی چرا نیست اختر بمهر
تو یاری چرا خصم باشد سپهر

تو شاهی و ملک از تو وانگه خراب
تو ابری و کشت از تو وانگه سراب

ز حکمت مگر خاک لنگر نداشت
چرا بار ما خاکیان بر نداشت

Marfat.com

ز شیر درفشت بگاو زمین
که خواند آیتی تا بگردد چنین

نه یک ساله شاها که ده ساله باج
به بخشد بر این بوم گردون خراج

اگر دیده بر دوزی از حال ما
سیه روز ما تیره احوال ما

وگر لطف عامت شود یار ما
ز اول به است آخر کار ما

وصال این همه ژاژ خایی که کرد
ازان بد که بودش دلی پر ز درد

وگرنه کیم من که گستاخ وار
نصیحت برم بر در شهریار

نصیحت بشاهان ز خود رایی است
بهانه مرا مغز سودایی است

غرض عرض حالیست بر شهریار
وگرنه مرا با فضولی چکار

کسی را که یزدان دهد سروری
به از ما شناسد ره مهتری

خدا مهربان است بر خلق خویش
پس ازوی خداوند انصاف کیش

صلاح جهان آنچه باشد خدا
همان افگند در دل پادشا

چه هرچه آن کند شاه یزدانیست
بر او بر فروزد ز نادانیست

من آن به کزین گفته بنده نفس
شرایم دعای شهنشاه و بس

Marfat.com

همی نیست تا سایه از کس جدا
بود بر سر خلق سایه خدا

ازو خلق با بیم و امید باد
چو اصل خود این فرع جاوید باد

* * * *

ای خال لبت برده بیغما دل ما
افگنده سر زلف تو برپا دل ما

تا غرقهٔ دریای محبت گشتم
عالم همه قطره گشت و دریا دل ما

* * * *

گرچه برمن ز عنایت نظری نیست تو را
لیک شادم که نظر بر دگری نیست تو را

ترسم آیینهٔ حسن تو ز خط گیرد زنگ
که دگر زآه ضعیفان حذری نیست تورا

* * * *

شاطر پسری که زیبد الحق او را
گر سجده برد چرخ معلق او را

در بندگیش چو باکم از ابلق چرخ
تا باد همی خورد برایق او را

* * * *

از جام رقیب باشد او مست و خراب
در سینه مرا شد دل ازین غصه کباب

Marfat.com

در بزم تو دوش تا سحر بود آزاد
فریاد من و نالهٔ گلبانگ رباب

* * * *

این ترک پسر را که دو زلف سیه است
با قامت چون سرو و رخ همچو مه است

زین پیش اگرچه او مرا بود غلام
زین بعد منم غلام او بادشاه منست

* * * *

ای‌دوست که دشمنی تو را خوست بدوست
این شیوه به‌بین ز دوست نیکوتر ازوست

خود گو که بجز لبش بود کیش دگر
بود است روا و دشمن دوست بدوست

* * * *

تمام تربت من چشم آرزوست عبث
ز روی تربت من هر که بگذرد بعبث
که بعد راحتی از خاک گلشنش نبود
بروی تربت او یکقدم زد و بعبث

* * * *

زهی گرفته جمالت ز ماه تابان باج
نهاده بر سر خورشید خاکپایت تاج

جهان چو روز منور شود ز رخسارت
کشای از رخ خود ارنقاب داشت رواج

* * * *

چون غم بمشام او چه بغداد و چه بلخ
پیمانه چو پر شود چه شیرین و چه تلخ

Marfat.com

می نوش چه بیمار تو این ماه بسی
از سلخ بغره آید از غره بسلخ

* * * *

هر کس که مقیم کوی ذلت باشد
رسوا شدهٔ شهر و محلت باشد

هرکس که میان جمله ملت باشد
در کوی وفا قرین دولت باشد

* * * *

خصاب بسر که دارد آن سیمین بر
بر روی چو آفتاب خال از عنبر

هر روز ز عجز رفتم او را برپا
باشد که برد چو گوسفندانم سر

* * * *

از مهر بمن گذر نداری افسوس
جز آنکه بمن خبر نداری افسوس

از خفته عاشقان بروز تو مباد
از حال شبم خبر نداری افسوس

* * * *

عاشق شب وصل یار بگزیدهٔ خویش
از بهر نثار دل غم دیدهٔ خویش

هر کس که برون شود همی بر دوزد
بر دامن شب سیاهی دیده خویش

* * * *

عاشقان را جز حدیث وصل بط
شرح کردن در بیان باشد غلط

Marfat.com

ساقیم مست است پیماید بکام
می کشان را باده گلگون ز بط

* * * *

ای آنکه بهرزه گشت عمرت همه صرف
از صحبت ناکسان چه بر بستی طرف

می بینمت افسرده بدم بر دلشان
آن روز که ریش خویش بینی طرف

* * * *

یکدم بدم همام ای پیک شمال
بر خاک رهش بجای من دیده بمال

گر قصه حال من کند از تو سوال
قل مات من الهجر علی اصعب حال

* * * *

ای باد بگو ز راه غمخواری من
با آنکه نباشدش غم از زاری من

آن خفته بمهد ناز شبهای دراز
آیا چه خبر دارد ز بیداری من

* * * *

آن را که بصحبتش همی داری خو
یک موی نگنجد بمیان تو و رو

فرداست که چون ریش برویت آید
آن ریش تو بیند و بگرداند رو

* * * *

ای دوست که بی سبب ز من رنجیدی
رفتی ز بزم غیر مرا بگزیدی

Marfat.com

در شیوهٔ بندگیت ای بنده نواز
از بندهٔ خود چه بد ندانم دیدی

* * * *

شیخی که شکست خم و خمخانه می
یارب تو کن اساس زهدش را طی
صنعان صفتش مایل ترسایی کن
کآلوده کند خرقه و سجاده بمی

۱۰۲ - میرزا حسین فراهانی تخلص وفا

دلا بمهر بتان دل ز جان توان برداشت
ولی ز مهر بتان دل نمیتوان برداشت

اسیر آن پسرم دیده گفت مادر دهر
محبت پدری از تو آسمان برداشت

بر آستان تو شبها ز بسکه نالیدم
ز نالهٔ من و دل پاسبان فغان برداشت

قدم زکوی دلارام مهربان بیرون
توان گذاشت اگر دل توان ز جان برداشت

چسان ز درگه او پا کشم که نتوانم
سر از ارادت آن خاک آستان برداشت

جدا ز گلشن کویش به طایری مانم
که صرصریش ز شاخ گل آشیان برداشت

وفا مباد ز افتادگی فراموشت
دو روز اگر فلکت بهر امتحان برداشت

* * * *

Marfat.com

زین بیشتر دل ما تاب جفا ندارد
وانشوخ جور پیشه مهر و وفا ندارد

ای ماهرو چو سالی از رنگ قهرتالی
با مدعی که دانی یک جو حیا ندارد

شرم آخر از خدا کن پرهیز ازان بما کن
دانی رقیب غدار شرم از خدا ندارد

بشناس مدعی چیست والله بیغرض نیست
این خاکبوسی از کیست گر مدعا ندارد

دل شد ترا چو مسکن کردی بحرف دشمن
ایدوست آنچه برمن دشمن روا ندارد

غیر از ولی که دارد آن ماه روی خارش
دیگر بنیکوئی نیست کان بی وفا ندارد

مسکین وفا ز جورش بنموده چند تاکی
یا آنکه درد عاشق دانی دوا ندارد

* * * *

ای فلک تا چند باشد یار با اغیار یار
در بلای اشک دل را دارد آن آزار زار

کار دل بگذشت از کار آن جفا جو چون کند
داری از جور و جفا با این دل افگار کار

منکه نتوانم که بینم خار با آن گل چنان
بنگرم پیوسته با آن نرگس بیمار مار

گر جفای آسمان باشد ز حیرت تا بچند
این گل بی خار در آن گلشن پر خار خار

دیدهٔ اندر جهان نور بصر از دور نور
عندلیب دل مدام از هجر آن گلزار زار

Marfat.com

سوختم از داغ حسرت تابکی باشم وفا
من چرا از آن دیار و محفل اغیار یار

* * * *

از نگاری بدل غم زده باری دارم
خوش دلم زانکه بدل بار شکاری دارم

دردها بردلم از عشق نگاری باشد
داغها بر جگر از حسرت یاری دارم

او سری پر ز غرور و دل شادی دارد
من دل سوخته و جان فگاری دارم

برو ای سرمه ام از چشم که روشن سازم
دیده را تا بره یار غباری دارم

سینه شد چون چمن لاله ز بس داغ درون
هر دم از نالهٔ دل صوت هزاری دارم

شعله او که چو شمعم رگ جان می سوزد
ز آتش عشق بدل طرفه شراری دارم

ناصح انکار من از عشق غم اندوز مکن
کاندرین غم بدل غم زده کاری دارم

بسکه شبهای غم از هجر تو کوکب شمرم
هر سحر دفتری و روز شماری دارم

خوارم افگنده وفا یار و کمان کرده مگر
که ازان گل بجگر نشتر خاری دارم

* * * *

یارا اگر تو را نیست با ما وفا و یاری
ما را بیاری تست چشم امیدواری

Marfat.com

آخر ز حرف بد گو شد تند بامنت خو
این بود ای جفا جو رسم جفا و یاری
از چون توئی نزیبد ای مجمع نکویی
با ما ستیزه جوئی باغیر سازگاری

مشاطه زلفت‌آراست‌زان‌بوی مشک را خواست
این طرهٔ مطر است یا نافهٔ تتاری

گل پیش عارض یار باشد کم از خس و خار
دیدم بسی گل و سرو ماتم ز سوگواری

افروخت شوق یارم دل سوخت زان نگارم
بردند پس قرارم مرغان ز بیقراری

در خون کشیده شد دل از نغمهٔ عنادل
شد مرغ روح بسمل از نالهٔ قماری

هر دم نهد نگارم مرهم بجان زارم
اکنون که ساخت کارم از زخمهای کاری

شب ها که دارم ای یار دورازتورو بدیوار
با جسم و جان بیمار گویم بآه و زاری

درمان لب تو یارا جان پر ز درد مارا
تاکی دل وفا را مجروح میگذاری

* * * *

من افغان نتوان این دل رسوایی را
کاشنائی نبود عشق و شکیبای را
از چه چون گل‌نزنم جامه‌جان‌چاک که‌نیست
فرق در باغ تو گلچین و تماشائی را

* * * *

آخر تو سفر ز پیش من خواهی کرد
ما را تو غریب در وطن خواهی کرد

Marfat.com

این جامه که از تار وفا دوخته ام
اندر برم از هجر کفن خواهی کرد

۱۰۳ - ولی محمد خان لغاری* تخلص ولی

رفتیم چو مجنون بجنون نام بر آریم
ناکام دل از لیلی خود کام بر آریم

خورشید نهان گر شود از عرصهٔ افلاک
ما شاهد مه رخ بسر بام بر آریم

خواهم که ز جعد سمنش عقده کشایم
چندین دل دیوانه ازین دام بر آریم

تا چند در این مرحلهٔ وادی عشقت
مانند جرس نالهٔ ناکام بر آریم

شاها چه گدا بر سر کوی تو نشینم
باشد که مراد دل ناکام برآریم

۱۰۴ - میرزا رضا قلی ما زندانی تخلص هدایت

ساقی ز باده باز به پیمود جام را
نگذاشت تا ز کف ندهم ننگ و نام را

زاهد بزهد خشک مزن راه مرغ دل
رندان ز دانه فرق نمایند دام را

مطرب بر آر نغمه که دستی برآوری
آخر جز آگهیست ز خاصان عوام را

---

*این غزل نسخهٔ د (برگ ۹۲ الف) در نسخهٔ ر مندرج نیست ـ

Marfat.com

بر عاشقان حلال بود باده می بیار
ز انگونه فهم کن تو حلال و حرام را

گر منع میکنند کز این ره عنان بکش
گو عشوه در ربوده ز دستم زمام را

وجدانی است حالت عشاق خسته دل
منکر مباش صوف عالی مقام را

دانی بنام بهرچه نامند عاشقان*
یعنی بدام ریز بساغر مدام را

وه وه ز چاک سینهٔ رندان درد نوش
کز شوق آرزو نکند آن ستام را

با وصل یک دو روزه هدایت کنون بساز
ما را نمیدهند وصال مدام را

* * * *

همه عالم ز تو مستند و خراب
عارف از ذکر تو جاهل ز شراب

ما چه موجیم و حجاب تو چه جوئی
عین بحر است پلی موج حجاب

ای رخت مرهم جانهای فگار
ای غمت همدم دلهای خراب

ای تو بی پرده و از پیدایی
بسته نور تو بهر دیده نقاب

ای تو خورشید فلک جمله شعاع
ای تو دریا و جهان جمله سراب

---

* باده را (نسخه‌ر)

Marfat.com

گاه بکشوده بما چشم سیاه
گاه بنموده بما زلف شباب

دیده‌ای ده بهدایت که مدام
بنگرد روی تو بیشرم و حجاب

* * * *

روزی بشوخی گرفتد در دستم این جان دادنت
یا دست بردارم ز جان یا آورم درگردنت

گفتا چه‌دیدی باز گو در دوستی عشق من
دردی که من دیدم زتو یارب نه بیند دشمنت

ترسم که‌چندین‌نقد جان اندر رهت گردد زیان
پنهان نمیماند چنان در پیرهن سیمین تنت

ای یوسف کنعان دل ماندیم ما با بار دل
بر عاشقانت کن محل میکن تن از پیراهنت

سرمست جام باده‌ای خنجر بکف افتاده‌ای
بر جان هر دلداده‌ای فرمان عاشق کشتنت

خواهم کنم‌ازچشم‌خود مسکن درین خانه ترا
کاندرمیان اشک خون نیکو نباشد دامنت

گر بلبلی ای باغبان گیرد بباغت آشیان
انصاف ده یکچون زمان کی میرسد در گلشنت

ای آستانت چون حرم چون خلد کویت محترم
بگذار تا طوفش کنم چون نیست در پیرامنت

با اینچنین‌روی نکو حیف است باشی تندخو
رو سیرتی نیکوبجو چون صورت جانانه ات

گفتم گرفتارم زتو سر گشته و خوارم ز تو
گفتا که بیزارم ز تو روزی‌بود چه بامنت

Marfat.com

ای دل هدایت راز تو جان رفت و دین و دل ز کف
آفت زدی در خرمنم آتش فتد در خرمنت

* * * *

چه عجب دوست گذر بر سر ما تیز کند
شاه گاهی نظری سوی گدا نیز کند

صبر کو ورنه یقین است که صیاد مرا
چون گرفتار نموده است رها نیز کند

رحمت لم یزلی بین که کف خاکی را
جان دهد قبلهٔ ارباب وفا نیز کند

اول عشق و چنین جور خدا را ایدوست
بعد ازین یا بمن خسته جهان نیز کند

سر گران است و جفا کار اگر با من یار
روزی آید که شود رام و وفا نیز کند

ای خطا پوش مرا گوچه ز بس رفته خطا
کرم عفو تو پس رفع خطا نیز کند

حالیا باش هدایت تو بیابی خورسند
آخر آن دوست ترا اهل هدا نیز کند

* * * *

گر بجفا رانیم حاکمی و کامگار
ور بوفا خوانیم بنده ام و دوستدار

هر چه تو را آرزوست گر همه قتلم نکوست
دوست ننالد ز دوست یار ننالد ز یار

جرعه کش جام عشق بسکه چشد زهر غم
دست خوش روی گل بسکه کشد زخم خار

همچو ضعیفی به بند تا که اسیر کمند
چشم و دلم می کشد سوی تو بی اختیار

Marfat.com

ای که شدت دل پسند صورت اهل برون
اهل درون را مخند بر مژهٔ اشکبار

وقتی اگر عارفی اشک فرو ریختی
خنده زنان رفتمی از بر آن بیقرار

آه اگر جاهلی بر کند بیرون ز دل
از غم او روز چند گریه کنم زار زار

زانکه نباشد بدل سوز غمی تا نهان
گریه و آه از کسی می شنود آشکار

اول درد است هم باش **هدایت** خموش
هر که ازین باده خورد دیده شود هوشیار

* * * *

گر از در تو روی به پیچم به تیغ تیز
از تیغ تیز پیکر من باد ریز ریز

خاک تمام حشر نمایم بسر ز غم
گر بیتو سر ز خاک بر آرم برستخیز

بر ما تو هرچه میکنی امروز قادری
با پادشه چگونه نماید گدا ستیز

صیاد را بگو پس ازین پای من مبند
کین صید را ز قید تو نبود سر گریز

هر کس که شد غلام تو بر هر که گشت شاه
هر کس که گشت خوار تو هر جا بود عزیز

روشن شد از غبار تو چشمان من مگر
از کوی یار می رسی ای باد مشک بیز

قصد **هدایت** از دو جهان روی وصل تست
در وصل نیست هر دو نیرزد بیک پشیز

* * * *

Marfat.com

مست می دوست ندارد خروش
نفحه صورت مگر آرد بجوش

بنگر و بشنو رخ و گفتار یار
ارنه چه صورت بود از چشم و گوش

وقت غنیمت شمر ار عاقلی
میرود امروز و ز حد رفت هوش

از در می خانه منه پا برون
گر بودت گوش نصیحت نیوش

بندهٔ رندان خرابات باد
معتقد خدمت هر درد نوش

صد کله و کشور و تخت و نگین
قیمت یک موی شهی خرقه پوش

عاشقی غیر ندارد بقا
عاشق خود باش گرت هست هوش

قیمت خود دان که عجب گوهری
صبر کنی گرچه نشینی خموش

زاهد سالوس تو خورده عبث
داد می ناب و در می فروش

خرقه و سجاده بده بهر می
بار ریا چند کشی تو بدوش

چند هدایت سخن این و آن
علم چو حاصل بعمل نیز کوش

* * * *

Marfat.com

تا بگیرم گره زلف گره گیر گسل
گره دل نشود باز بتدبیر گسل

سینه را چاک نمودم ز خیالات بیان
که شود قابل و اما چکند تیر گسل

چند گویند مرا از سر آن کوی برو
بسته پای دل من زلف چو زنجیر گسل

نسبتی هست همانا که چنین با دل خون
چشم خونبار مرا با دم شمشیر گسل

شهر بند دل سودا زده را در بستم
که درو کس نرود تا که بزنجیر گسل

سر گزشتم ز ازل عاشقی روی تو بود
نتوان داد بفریاد تو تغییرگسل

تو دل خلق بسر پنجهٔ خونین ریزی
نبود دل بدهد گر تو به تقصیرگسل

بهر نخچیر بصحرا مرو ای فتنهٔ شهر
خاطرم نیست اگر هست به نخچیرگسل

این هدایت مگر آخر برود هم ره جان
این محبت که بخشم آمده شمشیرگسل

* * * *

چه شد از عشق آن مه حاصل من
بجز آن کز غمش خون شد دل من

شود آسان و باقی مشکل من
که خیزد بهر قتلم قاتل من

مرا فردا بگو سوزند اغیار
یک امشب گو بمان در محفل من

Marfat.com

بدل امروز شد صیدت که میبود
ز بدو فطرت و آب و گل من

بهم دیوانه و عاقل نسازند
برو ای همنشین عاقل من

جوانا اینقدر با من مکن جور
بترس از آه پیر کامل من

محبت گر اثر میداشت می کرد
دل آن سنگدل را مایل من

پس از کشتن همینم خون بهایش
که بینی یک نظر بر بسمل من

خیال وصل یارم بود در سر
دریغا از خیال باطل من

چنان غرقم به بحر غم هدایت
که غیر مرگ نبود ساحل من

* * * *

آشفته و دیوانه ام زنجیر کو زنجیر کو
از عقل و دین بیگانه ام تدبیر کو تدبیر کو

یا رب در این رنج و تعب جان غمین آمد بلب
در نالهای نیم شب تاثیر کو تاثیر کو

ای ترک مست قاتلم من خود بقتلم قایلم
سیراست از جانم دلم شمشیر کو شمشیر کو

گیرم که آید سوی تو باصد سخن در کوی تو
آنگه که بینم روی تو تقریر کو تقریر کو

شرح فراق آن صنم در دفتری نتوان رقم
ز انسان که آید در رقم تحریر کو تحریر کو

Marfat.com

بهر شکار ای سیم تن هرسوی ناوک کم فگن
در دشت عشقت به ز من نخچیر کو نخچیر کو

کشتی **هدایت** راچرا از تیغ کین ای بی وفا
جرمم کجا جرمم کجا تقصیر کو تقصیر کو

* * * *

در بزم رندان دادند مان راه
الحمدلله الحمدلله

نا بوده بودیم ای کاش ز آغاز
کاسوده بودیم زین درد جانکاه

عالم خیالست غیر از غم عشق
یک سر وبالست جز عشق آن ماه

گر مرد راهی در عشق جانان
چیزی نخواهی جز جان آگاه

زین شکر هستم من در زمانه
من بت پرستم نه شیخ گمراه

گر جان سپردیم اما نمردیم
زان رو که بردیم مهر تو همراه

در دست داریم حالی کمندی
تاکی در آریم این یوسف از چاه

یاری ندارم کاری ندارم
جز محنت و درد جز حسرت و آه

ای مرد دنیا بر ما چه تازی
مار تو این مال چاه تو این جاه

Marfat.com

فردا که جانان خواهد ره آورد
از ما چه خواهی بیرون بدرگاه
زینها چه سود است ما را هدایت
ره بس دراز است هان قصه کوتاه

* * * *

مگر هلاک یکی شهر در نظر داری
که باز از بر یاران سر سفر داری

بخاکپای شریفت که سر نمی پیچم
اگر ز تن سر ما را به تیغ برداری

وجود پاک تو را آب و گل نشاید گفت
تو روح پاک چه نسبت بهر بشر داری

کلامت از همه دشنام تر ز شیرین است
مگر بوقت سخن در دهان شکر داری

مرا هوای غلامیت در سر است مدام
که تا دهم برهت جان و خود سری داری

ز تیر آه چه باکت که حلقه حلقهٔ زلف
ز بر فگنده و چون جوشنی ببر داری

تو را که هست هزاران چو من بهرطرفی
عجب که سوی من بینوا گذر داری

هدایت از درش ای طایر حرم دور است
تور است بخت و سعادت که بال و پرداری

* * * *

وا فریاد از عشق وا فریادا
کارم بعجب ستمگری افتادا

Marfat.com

گر داد دل خون شده دادا دادا
ورنه من و عشق هر چه بادا بادا

* * * *

از قد و رخ از لطف اله اسماعیل
صد طعنه زده بسرو و ماه اسماعیل

در کشور حسن عالم افروز امروز
خوبان همه بنده اند و شاه اسماعیل

* * * *

دردا که ز حسرت تو سر گردانم
در عشق تو نیز حسرت درمانم

هر چند که شرح اشتیاق تو کنم
مشتاق بخدمت تو صد چندانم

* * * *

شب بی توام از چه خون نگرید دیده
وز ابر فزون بسی نگرید دیده

تو نور دو دیدهٔ منی دور از تو
ای نور دو دیده چون نگرید دیده

۱۰۵ - سید زین العابدین شیرازی تخلص همدم

دل خواست کاهوان تو گردید دام ما
غافل ازانکه زلف کشت بود دام ما

افغانم از جفا و ستمگاری تو نیست
ترسم زمانه از تو کشد انتقام ما

ناصح ز بیم ننگ مده پند من ز عشق
بگذار تا بباد رود ننگ و نام ما

Marfat.com

رضوان بچاکری درم افتخار داشت
بر جای پاسبان تو گیرد بقام ما

ای بیوفا چو باده بجامم نمی کنی
مشکن بسنگ کینه صراحی و جام ما

گاهی خیال طره و گه فکر طلعتست
این کار هست روز و شب و صبح و شام ما

او را سر تغافل و ما را هوای وصل
همدم غرور او نگر و فکر خام ما

* * * *

از مرغ چمن ناله دل سوز من آموخت
یا مرغ دلم ناله بمرغ چمن آموخت

پروانه ز سوز دل من سوختن آموخت
یا سوز ز پروانهٔ دلسوز من آموخت

روزم ز شب زلف تو آموخت سیاهی
یا زلف تو این تیرگی از روز من آموخت

شیرین که ندارد غم شیرین شکر خود
باید صفت عاشقی از کوهکن آموخت

ز آهوی ختن یافته ام آهوی چشمت
یا رم ز نگاه تو غزال ختن آموخت

سنبل شکن آموخته از جدول زلفت
یا هندوی زلف تو ز سنبل شکن آموخت

خون ریختن آموخت نگاه تو ز مژگان
یا برگ جمال تو چمن ریختن آموخت

Marfat.com

آموخته آن ماه من از مهر فلک نور
یا مهر فلک نور ازان ماه من آموخت

آموخته همدم ز تو شیرین سخنی را
یا طوطی تطق تو ز همدم سخن آموخت

* * * *

نسیم از کوی او آمد مگر آهسته آهسته
که ریزد ز آستینش مشک تر آهسته آهسته

نگردد با غم پنهان ثمر آهسته آهسته
نهان مرغ دلم نالد ببر آهسته آهسته

مبادا زخم او بیند بسازد خویشتن غمگین
زنم در زیر تیغش بال و پر آهسته آهسته

شود آزرده ترسم آن گل عارض ز نظاره
نظر دزدیده در رویش مگر آهسته آهسته

تف عشق بتی شمع وجودم را چو پروانه
بخواهد سوخت از پا تا بسر آهسته آهسته

بدل هرخون که کرد ازیک نظرچشم پرازخونم
بدامان کرد دل از چشم تر آهسته آهسته

تغافل میکنی با همدم اندک اندک و ترسم
دهد دلرا بدلدار دگر آهسته آهسته

۱۰۶ - آقا محمد حسین اصفهانی تخلص هلاک

نه همین می رمد آن نو گل خندان از من
می کشد خار درین بادیه دامان از من

Marfat.com

با من آمیزش او الفت موج است و کنار
روز و شب با من و پیوسته گریزان از من

قمری ریخته بالم به پناه که روم
تا بکی سرکشی ای سرو خرامان از من

به تکلم بخموشی به تبسم به نگاه
می توان برد بدین شیوه دل آسان از من

نیست پرهیز من از زهد که خاکم برسر
ترسم آلوده شود دامن عصیان از من

گرچه خوارم بنظر لیکنم آن حوصله هست
که به بخشم، بود ار ملک سلیمان از من

اشک بیهوده مریز این همه از دیده هلاک
گرد غم را نتوان شست بطوفان از من

تمت الکتاب المنتخبات المشهوره بزبدة المعاصرین از فضل و عنایت پروردگار رب العالمین حسب الخواهش عالیجناب، مقدس الالقاب، مبادی آداب، حضرت خجسته فطرت، فرشته طینت، قدسی طویت، عزیز مهربان کرام، سلالته السادات العظام، سید میر حسین الحسینی زاده الله تعالی قدره و عمره خط الحقیر الفقیر سراپا تقصیر اسماعیل الشیرازی فی سنه ۱۲۴۰:

گر بهم بر زده بینی خط من عیب مکن
که مرا گردش ایام بهم بر زده است

امید که خواننده هرگاه سهو و غلطی مطالعه نماید عفو فرماید ـ

Marfat.com

فہرست مآخذ و منابع

۱ - اوریئنٹل کالج میگزین (نومبر ۱۹۳۳م) مقالہ از پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال (فارسی کی بعض شاعر عورتیں اور آن کا کلام)۔

۲ - الذریعہ الی تصانیف الشیعہ تالیف آقای شیخ محمد محسن تہرانی - چاپ نجف، ۵۷—۱۳۵۵ق -

۳ - روضات الجنات تالیف سید محمد باقر موسی - چاپ اصفہان، ۱۳۰۷ ق -

۴ - ریحانہ الادب فی تراجم المعروفین بالکنیہ او اللقب (جلد اول) تالیف محمدعلی تبریزی مدرس۔ چاپ تبریز، ۱۳۱۶ شمسی۔

۵ - زبدۃ المعاصرین (نسخۂ خطی) میر حسین الحسینی متعلق بکتابخانۂ پیر سید حسام الدین راشدی، کراچی (نسخۂ ر)۔

۶ - زبدۃ المعاصرین (نسخۂ خطی) میر حسین الحسینی متعلق بکتابخانۂ دانشگاہ پنجاب، لاہور (پاکستان) شمارہ ش ۱۵۰۲۔

۷ - شمع انجمن محمد صدیق حسن خان - چاپ بھوپال، ۱۲۹۳ھ۔

۸ - طرائق الحقائق تالیف نائب الصدر شیرازی۔ چاپ تہران، ۱۳۱۸ ق۔

۹ - فہرست کتابخانۂ مجلس شورای ملی (جلد سوم) تالیف ابن یوسف شیرازی - چاپ تہران، ۲۱—۱۳۱۸۔

۱۰ - فہرست کتابخانۂ مدرسہ عالی سپہسالار (جلد دوم) تالیف ابن یوسف شیرازی - چاپ تہران، ۱۸—۱۳۱۶ -

۱۱ - مجمع الفصحا (جلددوم) تالیف رضاقلی خان ہدایت - چاپ تہران، ۱۲۹۵ ق -

۱۲ - مہران جون موجون ترتیب سید حسام الدین راشدی - چاپ کراچی، ۱۹۵۶ میلادی -

13 - Sadarangani, Dr.H.I., *Persian Poets of Sind.* Karachi, *1956.*

Marfat.com

Marfat.com

فهرست مندرجات

شماره	موضوع		صفحه
۱ -	فهرست اسامی شعرا	شماره ۱	الف
۲ -	فهرست اسامی شعرا	شماره ۲	و
۳ -	تعارف	از محمد باقر	۱۵—۱
۴ -	متن تذکرهٔ زبدة المعاصرین	اثر سید میر حسین الحسینی شیرازی	۴۸۸—۱۹
۵ -	فهرست مآخذ و منابع		۴۸۹

Marfat.com



Marfat.com

۱ - فهرست اسامی شعرا

شماره		صفحه
۱	- آزاد : میرزا آزاد کشمیری	۳۴
۲	- آزاد : منشی صاحب را (هندی)	۳۶
۳	- اسیری : اسماعیل خان	۳۶
۴	- الله قلی میرزا	۳۷
۵	- اذور : ابراهیم خان زند	۳۸
۶	- (آقا) بابای شیرازی	۳۸
۷	- بسمل : حاجی علی اکبر نواب شیرازی	۳۹
۸	- بهجت : آقا عبدالحمید شیرازی	۴۲
۹	- بیدل : میرزا رحیم خراسانی	۴۳
۱۰	- تیمور میرزا	۵۷
۱۱	- جعفر تبریزی	۵۸
۱۲	- جعفر کرمانشاهانی	۵۸
۱۳	- جلال : ملا جلال داوانی	۵۸
۱۴	- جهانگیر میرزا	۵۹
۱۵	- حبیب : میرزا حبیب اصفهانی	۵۹
۱۶	- حجاب : دختر کاینی (شیرازی)	۶۰

Marfat.com

ب

۱۷ - حسرت : عبدالله شیروانی ۶۹

۱۸ - حسن‌علی میرزا ۶۹

۱۹ - (آقا) حسین یزدی ۷۰

۲۰ - حسین علی میرزا ۷۰

۲۱ - حشمت: نواب ابوالفتح خان پسر کریم خان زند ۷۱

۲۲ - حشمت : میرزا زین‌العابدین هندی ۷۱

۲۳ - حورا : دختر مازندرانی ۸۵

۲۴ - حیرت : میرزا محمد شیرازی ۸۷

۲۵ - درویش خادم دستشانی ۹۴

۲۶ - خاقان : فتح علی شاه قاجار ۹۵

۲۷ - دولت : سید زین‌العابدین شیرازی ۱۱۲

۲۸ - دولت : شاهزاده محمد علی میرزا ۱۱۳

۲۹ - ذوقی : آقا بزرگ شیرازی ۱۳۵

۳۰ - (میرزا) رضای عجونی ۱۳۹

۳۱ - روشن : میرزا احمد شیرازی ۱۳۹

۳۲ - سایل : آقا جونی قیری ۱۴۳

۳۳ - شحنه : محمد مهدی خان مازندرانی ۱۷۲

۳۴ - صابر : سید صابر علی دیولی (هندی) ۱۸۲

۳۵ - صابر : میرزا مهدی شیرازی ۱۸۳

۳۶ - صابر : میرزا هادی شیرازی ۱۹۶

۳۷ - صبا : فتح علی خان کاشی ملک‌الشعراء ۱۹۶

۳۸ - صبوری: میرزا صبوری شیرازی ۲۰۱

۳۹ - ضیائی : فرامرز بیگ شیرازی ۲۰۲

۴۰ - طاهر : امیر طاهر شوشتری ۲۰۳

Marfat.com

ج

۴۱ - عارف : آقا محمد تقی اصفهانی ۲۰۷
۴۲ - عالی : میرزا محمد حسین شیرازی ۲۰۷
۴۳ - عامی : حاجی حسین علی شیرازی ۲۲۲
۴۴ - عباس میرزا ۲۲۴
۴۵ - (میرزا) عبدالباقی ۲۲۴
۴۶ - (آقا) عبدالجواد تبریزی ۲۲۶
۴۷ - عشرت : زینب کاشی ۲۲۶
۴۹ - عظیم : سید عظیم‌الدین دیولی (هندی) ۲۳۴
۵۰ - عفت : خانمجان شیرازی ۲۳۶
۵۱ - عفیفه : دختر خراسانی ۲۶۳
۵۲ - عقیق : دختر یزدی ۲۶۴
۵۳ - عیان : احمد خان جهرمی ۲۷۳
۵۴ - غمین : میرزا محمد تقی شوشتری ۲۷۴
۵۵ - فقری : اسماعیل کرمانشاهی ۲۷۷
۵۶ - فگار : آقا لطف علی شیرازی ۲۷۷
۵۷ - قاری : حاجی کریم شوشتری ۲۷۸
۵۸ - قصاب : آقا محمد کریم اصفهانی ۲۷۹
*۵۹ - کاتب : آقا عبدالوهاب شیرازی ۲۸۰
۵۹ - کرم : میر کرم علی خان تاپر سندهی ۲۸۲
۶۰ - کوثر : حاجی محمد رضا کرمانی ۲۸۴
۶۱ - گلشن : میرزا گلشن اصفهانی ۲۸۸
۶۲ - گوهر : گوهر نسا فسائی ۳۱۳
۶۳ - مایل : شیخ علی میرزا لزکی ۳۳۱
۶۴ - مجرم : آقا محمد یزدی ۳۳۲

* این شمار باشتباه دو دفعه مندرج شده.

Marfat.com

۶۵ - محجوب : حیدر علی کاینی (شیرازی)	۳۳۴
۶۶ - محجوب : میرزا رضای ترشیزی تخلص	۳۳۷
۶۷ - محرم : محرم طهرانی	۳۳۷
۶۸ - محسن آقا محسن اصفهانی	۳۳۸
۶۹ - آقا محسن چاپلاغی	۳۳۸
۷۰ - (آقا) محمد اصفهانی	۳۳۸
۷۱ - (خواجه) محمد لاری	۳۳۸
۷۲ - آقا محمد اصفهانی	۳۳۹
۷۳ - آقا محمد ابراهیم بواناتی	۳۳۹
۷۴ - (آقا) محمد ابراهیم مروی	۳۳۹
۷۵ - محمد تقی طهرانی	۳۳۹
۷۶ - (میرزا) محمد حسین تبریزی	۳۴۰
۷۷ - محمد رفیع خان مرو دشتی	۳۴۰
۷۸ - (میرزا) محمد علی قوچانی (خراسانی)	۳۴۰
۷۹ - محمد علی خان	۳۴۱
۸۰ - محمد نبی خان بصره‌ای	۳۴۱
۸۱ - محمد ولی میرزا	۳۴۲
۸۲ - (آقا) محمد هاشم یزدی	۳۴۲
۸۳ - مخدومه کرمانشاهانی	۳۴۳
۸۴ - میرزا مخلص شیرازی	۳۴۴
۸۵ - مرتضی قلی خان گنجه	۳۴۴
۸۶ - مریم اصفهانی	۳۴۵
۸۷ - مشفق : پیر مراد بیگ کاینی (شیرازی)	۳۴۸
۸۸ - مطبوع : کربلای جعفر شیرازی	۳۵۴

Marfat.com

۸۹ - منظور : آقا محمد ابراهیم شیرازی ۳۶۲

۹۰ - مهجور : میرزا رضا ترشیزی ۳۶۵

۹۱ - مینا : نواب ابراهیم خان اعما شیرازی ۳۶۷

۹۲ - ناظر : میرزا محمد علی شکی شماخی ۳۶۸

۹۳ - نزهت : آقا محسن شیرازی ۳۶۹

۹۴ - نوایی : چراغ علی خان ۳۷۰

۹۵ - درویش نورعلی‌شاه کرمانی ۳۷۱

۹۶ - نهانی : میرزا محمد تقی طبیب ۳۹۹

۹۷ - نیاز : میرزا سید علی شیرازی ۴۰۳

۹۸ - والا : شاهزاده علی نقی میرزا ۴۲۵

۹۹ - واله: آقا محمد کاظم اصفهانی ۴۳۴

۱۰۰ - وامق : محمد خان شیرازی ۴۳۶

۱۰۱ - وصال : میرزا کوچک شیرازی ۴۳۷

۱۰۲ - وفا : میرزا حسین فراهانی ۴۷۱

۱۰۳ ولی : ولی محمد خان لغاری حیدر آباد (سنده) ۴۷۵

۱۰۴ - هدایت : میرزا رضا قلی مازندرانی ۴۷۵

۱۰۵ - همدم : سید زین‌العابدین شیرازی ۴۸۵

۱۰۶ - هلاک: آقا محمد حسین اصفهانی ۴۸۷

Marfat.com

۲ - فهرست اسامی شعرائیکه نام هر یک در این کتاب نگارش یافته اما انتخاب کلام مندرج نشده

۱ - ترابی : ترابی جهرمی
۲ - رضا قلی بیگ کاشی
۳ - (میرزا) عبدالکریم طهرانی
۴ - محمد پیر خان
۵ - مراد : میر مراد علی خان تالپر سندهی
۶ - نیاز : آقا محمد رضای درویش شیرازی

Marfat.com